پیغام مدینہ
جلد دوم
ندیم ایاز
مکتبہ دارالرحیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ ، اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم سے آج اس کتاب کی دوسری جلد کی تکمیل ہوئی میں نے خود اپنے لئے اس کتاب کو بہت مفید پایا اور کیوں نہ ہو کہ یہ تو صاف اور واضح پیغامات پر مبنی ہے جن کا سمجھنا ہر خاص و عام کے لئے بالکل آسان ہے ۔ پھر بھی کسی جگہ مشکل پیش آئے تو اپنے محلے کے علماء سے پوچھ لیا کریں یا مجھ سے واٹس ایپ نمبر پہ رابطہ کریں ۔ یہ سب کام اس نیت سے کیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوسکیں ۔ یہ کتاب علماء، طلباء اور عوام سب کے لئے مفید ہے ۔ شیخ کامران یاسین صاحب سے باقاعدہ اجازت لےکر یہ مضامین islamfort.com ویب سائٹ سے ہوبہو لئے گئے ہیں (مضامین کی فہرست کتاب کے آخر میں موجود ہے) پھر بھی علماء سے درخواست ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی بھی قسم کی غلطی ہوئی ہوتو مجھے ضرور آگاہ کرلیں تاکہ آیندہ اسے غلطیوں سے پاک کرکے مزید بہتر بنایا جاسکے ۔ میں اپنے بہن بھائیوں اور شاگردوں سے خصوصی طور پر اور تمام مسلمانوں سے عمومی طور پہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں اور بیوی بچوں سے بھی مطالعہ کروائیں۔ سکول کالج اور کمپنیوں کے انتظامیہ سے درخواست ہے کہ کچھ وقت درس قران و حدیث کے لئے بھی دے دیں طلباء اورملازمین کے مثبت کردار کی تعمیر میں یہ ایک اہم پیش رفت ہوگی ۔ یہ کتاب ایک آسان اور قابل فہم مجموعہ ہے یہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے کسی خاص مسلک، فرقے یا تنظیم کی کتاب نہیں ہے ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے اور صدقہ جاریہ بنادے آمین ۔ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے ، میرے والدین ، بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کے لئے دعا کیجئے ۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے ۔ تمام عالم اسلام کو بلکہ تمام انسانیت کو دعا میں یاد رکھا کریں اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعاگو ہوں ۔ جزاک اللہ خیرا

قاری شیخ ندیم ایاز حفظہ اللہ تعالیٰ
20ستمبر 2021 کراچی
whatsapp 00923172134743
Peaceofmindna.com website
Peaceofmind.na facebook page

مختصر تعارف

میں نے قرآن کریم قاری نورالامین صاحب کے پاس حفظ کیا آخری 4 پارے بنوری ٹاون میں ۱۱ دن میں حفظ کئے ۔ حفظ دور قاری ظاہرصاحب کے پاس کیا ، درس نظامی کی کتابیں شیخ عبدالوکیل صاحب ، عنایت اللہ صاحب، شیر عالم صاحب ، روح الامین صاحب ، عبدالروف صاحب ، ہاشم صاحب اور صدرا لشہید صاحب اور بھی علماء سے کتابیں پڑھیں میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں ۔

دورہ تفسیر القرآن شیخ عبدالسلام رحمہ اللہ، شیخ امین اللہ صاحب ، شیخ افضل خان شاہ پور شیخ ، شیخ طیب صاحب ، شیخ امیر حسین باچا صاحب ، شیخ ولی اللہ رحمہ اللہ اور شیخ روح الامین صاحب سے کئے ۔

اتحاد المدارس مردان اور وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد سے درس نظامی کے امتحانات دئیے ۔ تجوید اور حفظ کی بھی وفاق سے امتحان دیئے اور سب کے سند حاصل کئے ۔ ادیب عربی کا امتحان دیا اور سند حاصل کی ۔

تقابل ادیان کے تمام کورسز کئے ۔ میٹرک میں سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی ۔ ہمارے گاوں میں میٹرک کا جو سب سے پہلا بیچ پاس ہوا اس میں میرے والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے پہلی پوزیشن لی تھی اور اب بھی ان کانام سکول میں پوزیشن لینے والوں کی لسٹ میں اول لکھا ہوا ہے ۔ میں نے علم نفسیات میں بی ایس کیا ، پاکستان انسٹیٹیوٹ آف منیجمنٹ سے انڈسٹریل اینڈ ارگنائزیشنل سائکالوجی میں ڈپلومہ کیا ،ہیپی لائف سائکولوجیکل سروسز سے چھ مہینے کا کورس کلینیکل سائکالوجی میں کیا ۔ کمپلیمینٹری تھراپیز میں ڈپلومہ سری لنکا سے ، این ایل پی اور ہپناسز کورسز سر ارسلان لاڑیک اور سر سدید مرزا کے ذریعے امریکن بورڈ آف نیورولنگویسٹک پروگرامنگ سے کیا ،پریسٹن یونیورسٹی سے ڈاکٹر عمران صاحب سے این ایل پی کے ایک سالہ کورس میں داخلہ لیا لیکن ایک سیمیسٹر کے بعد مکمل نہیں کرسکا ۔ ایم فل نفسیات میں داخلہ ہوا ایک سیمیسٹر کے بعد وہ بھی پورا نہ کرسکا یہ میری زندگی کا تاریک پہلو ہے کہ کچھ کاموں میں میں نے استقامت اختیار نہیں کی۔ اب بھی میں ایک تین سالہ کورس کر رہا ہوں جس کا دوسرا سال جاری ہے اب دیکھنا ہے کہ یہ مکمل کرتا ہوں یانہیں ؟ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

کئی آن لائن کورسز مکمل کئے اور ایک خاصی تعداد میں سیمینارز اور ورکشاپس اٹینڈ کئے ۔

عمرہ کے سفر میں جدہ ، مکہ ۔ مدینہ اور خیبر کے علاقوں کی زیارت نصیب ہوئی الحمد للہ ۔ دبئ کے سفر میں ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب کے تین روزہ پیس کانفرنس میں شرکت کی اور مختلف خوبصورت مقامات اور خصوصا ابوظہبی کی مشہور شیخ زید مسجد جانا ہوا۔

13 مرتبہ خود دورہ تفسیر القرآن کے درس دئے مختلف مقامات پر ۔ اس کے علاوہ روزانہ کے دروس اور جمعہ کے خطبات اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بے شمار ہیں ۔ مسجد ابراہیم میں پورے دس سال خطابت اور درس کے فرائض سرانجام دئیے۔

بہت سے طلباء اور طالبات نے مجھ سے قرآن و حدیث سیکھا میں ان سب کے لئے دعا گو ہوں یہ سب میرے اور میرے اساتذہ کے لئے صدقہ جاریہ ہیں ۔

تالیفات

(1) قرآنی دعائیں
(2) اللہ کے بندے مادہ پرست نہیں ہوتے
(3) اصلاح النساء
(4) طرق التفسیر
(5) قرآن مجید کی تفسیر کے اقسام
(6) المناهج المختلفة للمفسرين
(7) الكبائر التي ذكرها الإمام الذهبي
(8) اسلام سائنس اور الحاد
(9) ملحدین کے پچاس اعتراضات کے جوابات
(10) ملحدین کی اصلاح
(11) خدا کے بارے میں ملحدین کی پریشانی کا علاج
(12) پاکستان میں اسلامی دستور کے لیے علماء کے 22 متفقہ نکات
(13) أسهل طريقة لحفظ القرآن الكريم
(14) صحیفہ ہمام بن منبہ
(15) المعجم الصغیر للطبرانی
(16) پیغام مدینہ جلد اول
(17) پیغام مدینہ جلد دوم
(18) پیغام مدینہ جلد سوم
(19) پیغام مدینہ جلد چہارم
(20) پیغام مدینہ جلد پنجم
(21) پیغام مدینہ جلد ششم
(22) پیغام مکہ جلد اول
(23) مقالات حصن المسلم جلد اول
(24) مقالات سیرت جلد اول
(25) مقالات سیرت جلد دوم
(26) مقالات سیرت جلد سوم

(1) اعلی اخلاقی اقدار کی فضیلت اور اہمیت

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

ڈھیروں، پاکیزہ، اور بابرکت تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جیسے ہمارے پروردگار کو پسند ہوں اور جن سے وہ راضی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے، دنیا اور آخرت میں اس کا کوئی شریک نہیں وہی اعلی اور بلند و بالا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور اس کے چنیدہ رسول ہیں، یا اللہ! اُن پر، اُن کی آل، اور تمام متقی صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانو! میں تمام سامعین اور اپنے آپ کو تقوی الہی اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں؛ اللہ تعالی سے ڈرنے والوں کو اللہ تعالی سعادت مند بنا کر انہیں راضی کر دیتا ہے۔

مسلمانو!

اعلی اخلاق انسان کی کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ ہے، خیر وبھلائی حاصل کرنے کیلیے حسن اخلاق اور اعلی کردار کا کوئی ثانی نہیں۔ اعلی اخلاقیات اور بہترین کردار اپنانے کی ترغیب میں کتاب وسنت میں بہت زیادہ نصوص ہیں۔ افضل المخلوقات ﷺ کی جن صفات کو اللہ تعالی نے ذکر فرمایا ہے ان میں اعلی اخلاق سر فہرست ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ

القلم—4

اور بیشک آپ عظیم اخلاق پر فائز ہیں۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ اپنی ساری تبلیغ کوزے میں بند کرتے ہوئے فرمایا: (بیشک مجھے اعلی اخلاقیات کی تکمیل کیلیے بھیجا گیا ہے) احمد، مالک، اور دیگر اہل علم کے ہاں یہ روایت صحیح ہے۔

آپ ﷺ نے تمام لوگوں کو بالکل واضح لفظوں میں حسن اخلاق اپنانے کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا: (جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، گناہ ہو جائے تو نیکی کر و یہ گناہ کو مٹادے گی، اور لوگوں کے ساتھ حسن خلق سے پیش آؤ) احمد اور ترمذی نے اسے روایت کیا، اور ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا۔

حسن اخلاق انسان کو پرور دگار کے قریب کر دینے والی خصلت ہے، اس سے انسان کے درجات بلند ہوتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ (34) وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ

فصلت—35/34

برائی کو بھلائی سے ختم کرو تو وہی جس کے ساتھ تمہاری دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے کوئی دلی دوست ہو۔ [34] اور یہ سلیقہ انہیں کو ملتا ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ بڑے نصیب والے ہی حاصل کر پاتے ہیں۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تم میں سے بہترین وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے) بخاری، مسلم

اسی طرح آپ ﷺ نے حسن خلق پر عظیم اجر اور مقام و مرتبہ ملنے کی بھی خوش خبری دی، چنانچہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: (مومنین میں سے کامل ترین ایمان کا حامل وہ شخص ہے جس کا اخلاق اچھا ہے، تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کیلیے اچھا ہے) امام احمد نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، جبکہ ترمذی اسے روایت کر کے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

آپ ﷺ حسن خلق کا درجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (بیشک مومن اپنے حسن اخلاق کی بدولت روزے دار اور قیام کرنے والے کا درجہ پا لیتا ہے) ابو داود نے اسے روایت کیا ہے اور ابن حبان و دیگر محققین نے اسے صحیح کہا ہے۔

اہل ایمان!

اچھے اخلاق کا مالک انسان بلند و بالا درجات کا حقدار ہو گا، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک قیامت کے دن میرے ہاں محبوب ترین اور میری سب سے زیادہ قربت کا حقدار وہ ہو گا جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو گا۔) ترمذی نے اسے روایت کر کے حسن غریب قرار دیا ہے اور منذری نے اسے ترغیب و ترہیب میں ذکر کیا ہے۔

آپ ﷺ سے ایک بار یہ بھی پوچھا گیا کہ کس چیز کی وجہ سے سب سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کا تقوی اور حسن اخلاق) ترمذی نے اسے روایت کر کے صحیح اور غریب قرار دیا ہے، ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

اچھے اخلاق کا اسلام میں بہت بلند مقام ہے، چنانچہ پروردگار کا فرمان ہے کہ:

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

الشعراء–215

اور ایمان لانے والوں میں سے جو آپ کی اتباع کریں ان سے تواضع سے پیش آیئے۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے: (قیامت کے دن مومن کے ترازو میں حسن خلق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں ہو گی) ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے نیکی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: (نیکی حسن اخلاق کا نام ہے)

اسلامی بھائیوں!

جب یہ بات واضح ہو گئی تو حسن اخلاق میں وہ تمام عملی اور قولی قدریں شامل ہیں جو شرعی اور فطری ہر اعتبار سے زندگی کے تمام گوشوں میں پسندیدہ ہیں۔

حسن خلق یہ ہے کہ کتاب وسنت میں ذکر ہونے والے تمام شرعی آداب کا خیال کریں، گفتار، کردار، چال چلن اور تمام طور طریقے انہی آداب کے تابع ہوں۔

ہر ایسا رویہ حسن خلق ہے جس سے انسان کے دوست زیادہ ہوں اور دشمن کم ہوتے جائیں، جس سے مشکل کام آسان ہو جائیں، سنگ دل موم بن جائے، لہذا حسن خلق کا مالک شخص ہر وقت سراپا نرم خو، حسن کارکردگی، اور ہمہ قسم کی اچھی خوبیوں سے مزین ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تم کسی بھی نیکی کو حقیر مت سمجھو چاہے تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ہی کیوں نہ ملو) مسلم

اور بطور مثال اخلاقیات میں یہ شامل ہے کہ: انسان ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ ہر کسی سے ملے، دوسروں کے کام آئے، کسی کو تکلیف نہ دے، دوسروں سے ملنے والی تکلیف، دکھ اور اذیت برداشت کرے۔

اسی طرح اپنا غصہ پی جائے، فضولیات سے بچے، دوسروں کو ڈانٹ ڈپٹ، لڑائی جھگڑے اور گالم گلوچ سے دور رکھے۔

حسن خلق کا مطلب یہ ہے کہ: انسان دوسروں کا خدمت گزار ہو، سب پر شفقت کرے، جود وسخا کا پیکر ہو، دوسروں کے کام آئے، بخیلی اور لالچی طبیعت کا مالک نہ ہو، صبر شکر سے کام لے، حلم اور رضا سے مزین ہو، منکسر المزاج ہو، عفت، شفقت اور رحمدلی سے بھرپور ہو، طبیعت میں نرمی اور شگفتگی پائی جائے، بات چیت اور معاملات میں دھیمے مزاج کا حامل ہو، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا

لقمان–18

لوگوں سے منہ پھیر کر بات مت کر اور نہ ہی زمین پر اکڑ کر چل۔ [لقمان: 18]

لوگوں سے منہ پھیر کر بات مت کر اور نہ ہی زمین پر اکڑ کر چل۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے: (کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں جو آگ پر حرام ہے یا اس پر آگ حرام ہے؟ [یہ وہ شخص ہے] جو نرم مزاج، ٹھنڈی طبیعت والا ہے اور گھل مل کر رہتا ہے) ترمذی نے اسے نقل کر کے حسن اور غریب قرار دیا ہے۔

حسن اخلاق میں یہ بھی شامل ہے کہ: شائستہ الفاظ کا چناؤ کیا جائے، اعلی سلوک کریں، لوگوں کے ساتھ نرمی برتیں، بیو قوفانہ امور اور ایسی تمام حرکتوں سے انسان باز رہے جو مناسب نہ ہوں، وہ شخص اعلی اخلاق کا مالک ہے جس کے عیب محفلوں میں ذکر نہ ہوں، کسی کو اس کی کسی غلطی کا علم نہ ہو، ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ''میانہ روی، طبیعت میں ٹھہراؤ، اور باوقار شخصیت نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک ہے''۔

اعلی اخلاق کے مالک شخص کو آپ باوقار، حلیم مزاج، پر سکون اور طبیعت میں ٹھہراؤ والا پاؤ گے۔ اس میں عفت اور پاکدامنی بھری ہو گی، وہ اکھڑ مزاج اور لعن طعن کرنے والا نہیں ہو گا، وہ چیخنے اور چلانے کا کام نہیں کرے گا، وہ جلد باز اور بد گوئی کرنے والا نہیں ہو گا، لوگوں کے ساتھ انتہائی اعلی ظرفی سے پیش آئے گا، اس میں نیکی اور تقوی کوٹ کوٹ کر بھرا ہو گا، وہ صرف ایسے کام کرے گا جس کے نتائج اچھے بر آمد ہوں۔

اعلی ترین اخلاقیات میں ''حیا'' بھی شامل ہے، جیسے کہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''حیا کا اخلاقیات میں سب سے بڑا، اونچا اور اعلی مقام ہے''۔

بہترین اخلاقیات میں یہ امور بھی شامل ہیں: ایثار، پردہ پوشی، دوسروں کے کام آنا، مسکرا کر ملنا، غور سے بات سننا، مجلس میں دوسروں کو جگہ دینا، سلام عام کرنا، مردوں کا آپس میں ملتے ہوئے مصافحہ کرنا، کوئی آپ کے کام آئے تو اس کا بڑھ چڑھ کر بدلہ دینا، کوئی قسم ڈال دے تو اس کی قسم پوری کرنا، لایعنی امور سے دور رہنا، حلم اور حکمت کے ذریعے جاہلوں سے بچنا۔ مسلمانوں میں سے بڑوں کو اپنے باپ کے مقام پر سمجھنا اور چھوٹوں کو بیٹوں جیسی شفقت دینا اور درمیانی عمر والوں کو بھائی سمجھنا۔ جیسے کہ کسی نے خوب کہا ہے:

يَرَى لِلْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ حَقًّا

كَفِعْلِ الْوَالِدِ الرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ

جیسے باپ شفقت اور رحمدلی کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے اسی برتاؤ کو وہ تمام مسلمانوں کا اپنے آپ پر حق سمجھتا ہے۔

ان تمام امور کو ایک اخلاقی اصول اور ضابطہ انتہائی مختصر سے جملے میں اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، یہ ضابطہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبانی ارشاد فرمایا کہ: (تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک وہ اپنے بھائی کیلیے وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے)

جو کچھ ہم نے سیکھا ہے اللہ تعالی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں، اور اپنے سمیت تمام مسلمانوں کے لیے گناہوں کی بخشش اللہ تعالی سے مانگتا ہوں، آپ بھی اسی سے بخشش مانگیں، وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

میں اللہ تعالی کی پاکیزہ اور بابرکت الفاظ میں ڈھیروں حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ یا اللہ! ان پر ان کی آل اور صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

مسلمانوں!

اے مسلم! اچھے اخلاق کے مالک بنو کہ آپ لوگوں کے ساتھ اور لوگ آپ کے ساتھ گھل مل کر رہیں، مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (مومن لوگوں سے مانوس ہوتا ہے اور لوگ مومن سے مانوس ہوتے ہیں، اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو خود بھی مانوس نہ ہو اور دوسرے اس سے مانوس نہ ہو سکیں) احمد، طبرانی اور بیہقی نے اسے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اللہ کے بندو!

ہم سب کا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم کسی بھی ایسے کام کے ذریعے اللہ کا قرب تلاش نہ کریں جس کے متعلق کتاب و سنت میں دلیل نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص ماہ رجب میں کسی عبادت کو خاص کرتا ہے، تو اس کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں ہے، یہ بات بہت سے محققین جیسے کہ ابن حجر، ابن رجب، نووی اور ابن تیمیہ وغیرہ نے صراحت کے ساتھ لکھی ہے۔

اور اللہ تعالی نے ہمیں نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے، یا اللہ! ہمارے نبی اور حبیب محمد ﷺ پر ڈھیروں رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔ یا اللہ! خلفائے راشدین، اہل بیت، صحابہ کرام اور قیامت تک ان کے نقش قدم پر چلنے والوں سے راضی ہو جا۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ! شرک اور مشرکوں کو ذلیل و رسوا فرما۔

یا اللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یا اللہ! اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنا دے، یا رب العالمین! یا اللہ! جو بھی ہمارے بارے میں یا کسی بھی مسلمان کے بارے میں برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یا اللہ! اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنا دے، یا اللہ! تباہی اور بربادی اس کا مقدر بنا دے، یا ذا الجلال والا کرام!

یا اللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کی حفاظت فرما، یا اللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کی حفاظت فرما۔ یا اللہ! تمام مسلمانوں کی پریشانیاں ختم فرما دے، یا اللہ! تمام دکھ درد دھو ڈال، یا حیی! یا قیوم!

یا اللہ! تمام مسلمان بیماروں کو شفا یاب فرما، یا اللہ! تمام مسلمان بیماروں کو شفا یاب فرما، یا اللہ! تمام مسلمان بیماروں کو شفا یاب فرما۔

یااللہ ! تمام مسلمان اور مومن مرد وخواتین کی مغفرت فرما، زندہ اور فوت شدگان سب کی مغفرت فرما۔

یااللہ ! یاحیی ! یا قیوم ! یااللہ ! یاحیی ! یا قیوم ! یاذالجلال والاکرام ! پوری دنیا میں اپنے دین کو پھیلا دے، یااللہ ! پوری دنیا میں اپنے دین کو پھیلا دے، یا اللہ ! پوری دنیا میں اپنے دین کو پھیلا دے۔ یااللہ ! اپنے کلمے کو بلند فرما، یااللہ ! اپنے کلمے کو بلند فرما، یااللہ ! اپنے کلمے کو بلند فرما، چاہے کافروں اور مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ لگے۔ یاذالجلال والاکرام ! یاعزیز ! یاحکیم !

یااللہ ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ہمارے حکمران اور ولی عہد کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یااللہ ! تمام اسلامی ممالک کو ہر قسم کی شر انگیزی سے محفوظ فرما، یااللہ ! مملکت حرمین کو ہر قسم کی شر انگیزی سے محفوظ فرما، یااللہ ! مملکت حرمین اور تمام اسلامی ممالک کو ہر قسم کے شر سے محفوظ فرما، یاحیی ! یا قیوم ! یاذالجلال والاکرام !

یااللہ ! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! تو ہی غنی اور حمید ہے ! یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما۔ یااللہ ! ہم پر بارش نازل فرما، یااللہ ! ہم پر بارش نازل فرما، یااللہ ! ہم پر بارش نازل فرما۔ یااللہ ! تمام مسلم خطوں میں بارشیں نازل فرما، یااللہ ! تمام مسلم خطوں میں بارشیں نازل فرما، یا اللہ ! تمام مسلم خطوں میں بارشیں نازل فرما۔

یااللہ ! کمزور مسلمانوں پر رحم فرما، یااللہ ! مصیبت زدہ مسلمانوں کی مصیبت وا فرما، یااللہ ! کمزور مسلمانوں پر رحم فرما، یااللہ ! مصیبت زدہ مسلمانوں کی مصیبت وا فرما، یااللہ ! کمزور مسلمانوں پر رحم فرما، یااللہ ! مصیبت زدہ مسلمانوں کی مصیبت وا فرما، یاحیی ! یا قیوم !

اللہ کے بندو !

اللہ کے بندو ! اللہ کا ڈھیروں ذکر کرو، اور صبح و شام بھی اسی کی تسبیح بیان کرو۔

ترجمہ: شفقت الرحمن مغل

(2) عذاب قبر کے اسباب اور نجات کے ذرائع

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ایمان اور صبر جیسی نعمت پر تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اس فضل پر اسی کا شکر بجالاتے ہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، کائنات کے فیصلے اور تصرف اسی کے ہاتھ میں ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ نے مومنوں کو ان کی قبر کی حالت سے بہرہ ور فرمایا۔ اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور ہر جگہ پیش رو بننے والے صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہو، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

انسانی زندگی کے اس سفر میں متنوع اور مختلف مرحلے ہیں، انسان ایک عرصہ ماں کے پیٹ میں، پھر زمین کی پشت پر اور دوبارہ جی اٹھائے جانے تک زمین کے نیچے گزارتا ہے۔

یہ سفر ظاہری طور پر بہت طویل ہے؛ لیکن جلد ہی نمٹ جاتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے؛ کیونکہ دنیا کسی بھی زندہ چیز کا مستقل ٹھکانا نہیں ہے، عقل مند شخص جب دنیا کے اتار چڑھاؤ دیکھتا ہے، فنا ہوتی زندگی پر نظر دوڑاتا ہے، تو اس کے دل پر رقت اور گدازی طاری ہو جاتی ہے۔

قبر ایسی منزل ہے جہاں تک ہر مسافر نے پہنچنا ہے، اور نصیحت کیلیے قبر کا نام ہی کافی ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک قبر بھینچتی ہے، اگر کوئی قبر کے بھینچنے سے بچ پاتا تو وہ سعد بن معاذ ہوتے)۔

امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: ''جب قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنے اشکبار ہو جاتے کہ آپ کی ڈاڑھی بھی تر ہو جاتی، تو آپ سے کہا گیا: آپ جنت اور جہنم کو یاد کر کے تو اتنا نہیں روتے لیکن قبر کو یاد کر کے رو دیتے ہیں؟! تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ: (قبر آخرت کی پہلی منزل ہے، اگر اس سے کوئی بچ گیا تو اس کے بعد والے مرحلے آسان ہیں، اور اگر اسی سے نجات نہ پا سکا تو اس کے بعد والے مرحلے بہت شدید ہوں گے)''۔

سیدنا عثمان نے مزید یہ بھی کہا کہ آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے: (اللہ کی قسم! میں جتنا بھی خوفناک منظر دیکھ لوں لیکن قبر کا منظر اسے بھی زیادہ دہشت ناک ہو گا)۔

اور آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ قبر کی حقیقت پر بھی ایمان ہو، نیک لوگوں کو قبر میں ملنے والی نعمتوں پر ایمان ہو، اور اہل معصیت میں سے عذاب کے مستحقین کیلیے عذاب ملنے کا ایمان بھی ہو، آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تمہیں وہ عذابِ قبر سنوا دے جو میں سنتا ہوں)۔

حصول عبرت کیلیے قبرستان جانا سنت اور عبادت ہے، قبرستان جانے والے کو اپنے آبا اور اجداد کی یاد آتی ہے اور اسے یقین ہو جاتا ہے کہ وہ بھی انہی کی طرح قبر میں جانے والا ہے اور وہاں اس سے بھی سوالات ہوں گے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (قبرستان جایا کرو بیشک یہ تمہیں آخرت یاد دلاتے ہیں)۔

جس وقت انسان کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے اہل خانہ سامان وغیرہ کے ساتھ واپس ہو جاتے ہیں تو مردے سے ملاقات کیلیے سب سے پہلے دو فرشتے امتحان کی غرض سے آتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ واپس جاتے ہوئے لوگوں

کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے، اگر میت مومن ہو تو نماز اس کے سر کے پاس کھڑی ہو جاتی ہے، روزہ دائیں جانب کھڑا ہو جاتا ہے، زکاۃ بائیں جانب، اور صدقہ، دعا سمیت لوگوں کا تعاون وغیرہ جیسے [رفاہی] کام اس کے پاؤں کی جانب کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر میت کے سر کی جانب سے آنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن نماز کہتی ہے میری طرف سے داخلہ ممکن نہیں، پھر دائیں جانب سے آنے کی کوشش کی جاتی ہے تو روزہ کہتا ہے میری جانب سے داخلہ ممکن نہیں، پھر اس کے بائیں جانب سے آنے کی کوشش کی جاتی ہے تو زکاۃ کہتی ہے میری طرف سے داخلہ ممکن نہیں، تو پھر اس کے قدموں کی جانب سے آنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن صدقہ، دعا سمیت لوگوں کا تعاون وغیرہ جیسے [رفاہی] کام کہتے ہیں یہاں سے داخلہ ممکن نہیں، تو پھر میت سے کہا جاتا ہے بیٹھو، تو میت بیٹھ جاتی ہے اور اسے سورج کا منظر ایسے دکھائی دیتا ہے کہ وہ غروب ہو رہا ہے، اسے کہا جاتا ہے کہ تمہاری طرف یہ جو شخص آیا تھا اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ اور تم اس کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔ تو وہ کہتے ہیں: تم پڑھ لوگے، پہلے ہمیں ہمارے سوال کا جواب دو، تمہاری طرف یہ جو شخص آیا تھا اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ اور تم اس کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے وہ محمد ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، آپ اللہ کی جانب سے حق لیکر آئے۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: تم ساری زندگی اسی پر قائم رہے اور اسی پر تمہاری وفات ہوئی، ان شاء اللہ اسی پر تمہیں اٹھایا جائے گا، پھر اس کیلیے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے یہ جنت میں تمہاری جگہ ہے اور وہ کچھ ہے جو اللہ نے تیرے لیے تیار کیا ہے، تو وہ بہت زیادہ خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہے۔ پھر اس کیلیے جہنم کا ایک دروازہ کھول کر کہا جاتا ہے: اگر تم اللہ کی نافرمانی کرتے تو یہ جہنم میں تمہاری جگہ اور وہ کچھ ہے جو اللہ نے تیرے لیے تیار کر رکھا تھا، تو وہ بہت زیادہ خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہے۔ پھر اس کیلیے قبر کو ستر ہاتھ تک فراخ کر دیا جاتا ہے، قبر کو منور کر دیا جاتا ہے اور اس کا جسم ویسے ہی لوٹا دیا جاتا ہے جیسے وہ شروع میں تھا، اس کی روح کو پاکیزہ پرندوں میں شامل کر دیا جاتا ہے یہ پرندے جنت کے درختوں میں رہتے ہیں، یہی اللہ تعالی کے فرمان کا مطلب ہے:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

ابراھیم–27

اللہ تعالی ایمان لانے والوں کو قول ثابت کے ذریعے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم بناتا ہے۔

اور جب کافر کے سر کی جانب سے آنے کی کوشش کی جاتی ہے تو کوئی چیز مانع نہیں ہوتی، پھر دائیں جانب سے اس کے پاس آیا جاتا ہے تو کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی، پھر بائیں جانب سے آیا جاتا ہے تو کوئی رکاوٹ نہیں آتی، پھر قدموں کی جانب سے آیا جاتا ہے تو کچھ رکاوٹ نہیں ہوتی، پھر اسے کہا جاتا ہے: اٹھ کر بیٹھو، تو وہ رعب اور دہشت کی حالت میں اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے، اسے کہا جاتا ہے: تمہارے ہاں یہ جو شخص تھا اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ اور تم اس کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے کون سا شخص؟ اسے اس کا نام ہی معلوم نہیں ہوتا، تو اسے بتلایا جاتا ہے محمد کے بارے میں، تو وہ کہتا ہے: مجھے نہیں معلوم، میں تو وہی کہہ دیتا تھا جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا۔ تو اسے کہا جائے گا: تم نے اپنی زندگی اسی طرح گزاری اور اسی پر تمہیں موت آئی، اور اسی پر تمہیں ان شاء اللہ اٹھایا جائے گا، پھر اس کیلیے جہنم کے دوازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے: یہ جہنم میں تمہارا ٹھکانا ہے اور یہ سب کچھ اللہ نے تمہارے لیے تیار کر رکھا ہے، تو وہ شدید حسرت اور ندامت میں چلا جاتا ہے، پھر اس کیلیے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول کر اسے کہا جاتا ہے: اگر تم اللہ کیا اطاعت کرتے تو یہ تمہارا ٹھکانا ہوتا اور اللہ تعالی نے تمہارے لیے یہ

کچھ تیار کرر کھا تھا،اس سے اس کی حسرت اور ندامت مزید بڑھ جائے گی اور پھر قبر تنگ ہونا شروع ہو جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں آپس میں داخل ہو جائیں گی،اور یہی وہ تنگ زندگی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى

طٰہ–124

اور جو میرے ذکر سے اعراض کرے تو اس کیلیے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے روزِ قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

اسے طبرانی نے معجم الاوسط میں اور ابن حبان نے صحیح ابن حبان میں روایت کیا ہے۔

اسلامی بھائیوں!

عقل مند شخص موت سے پہلے موت کی تیاری کرتے ہوئے اپنے آپ کو قبر کیلیے تیار کرتا ہے،اپنی قبر کو نیک اعمال اور ایمان سے بھر دیتا ہے تا کہ اس کی قبر جنت کا باغیچہ بن جائے،رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:(مومن کی موت کے بعد مومن کو جو کچھ پہنچتا رہتا ہے وہ یہ ہیں: علم جو دوسروں کو سکھایا اور اسے پھیلایا،نیک اولاد چھوڑ جائے،قرآن مجید وراثت میں ترک کرے،یا مسجد بنا جائے،یا مسافر خانہ تعمیر کر دے،یا نہر کھدوا دے،یا اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں ذاتی مال سے صدقہ کر جائے تو یہ مومن کی موت کے بعد اسے پہنچتا رہتا ہے۔)

موت کو کثرت سے یاد کرنے والا شخص اپنی قبر کو عمل صالح سے بھرتا ہے؛ کیونکہ اسے یقین ہے کہ اگر صبح ہو گئی تو [نیکی کیلیے] شام کا انتظار نہیں بنتا، اور اگر شام ہو گئی ہے تو صبح کا انتظار سود مند نہیں،اس لیے عبادت اور بندگی کیلیے تاخیر نہیں کرتا مبادا کوئی رکاوٹ کھڑی ہو جائے،یہ دیکھیں کہ: ''سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک میت کو دفن ہوتے دیکھتے ہیں تو جلدی سے مسجد جا کر دو رکعت ادا کرتے ہیں،تو ان سے پوچھا گیا: آپ نے ایسے کیوں کیا؟ تو کہنے لگے: مجھے قبرستان نے اللہ کا ایک فرمان یاد کروا دیا:

وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ

سبأ–54

ان کے درمیان اور ان کی چاہتوں کے درمیان رکاوٹ حائل کی دی گئی۔[سبأ: 54] تو میں نے نماز پڑھ لی مبادا میرے اور نماز کے درمیان کوئی رکاوٹ کھڑی نہ ہو جائے''۔

جو شخص چاہتا ہے کہ قبر میں اس کا کوئی ساتھی ہو، جو تنہائی میں اس کا دل بہلائے، اس کی قبر کو منور کر دے، اداسی چھٹ دے تو وہ قرآن کریم کو لازم پکڑے۔ قبر کے سوالات اور عذاب سے بچنے کے اسباب میں یہ بھی شامل ہے کہ ہمیشگی کے ساتھ سورت ملک کی تلاوت کی جائے اور اس کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔

قبر میں تمہارا مسئلہ مومنوں کے تمہارے لیے استغفار اور دعا کرنے سے مضبوط ہو جاتا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے: (تم اپنے بھائی کیلیے بخشش طلب کرو اور ثابت قدمی کا سوال کرو؛ کیونکہ اس سے اب سوال کیے جا رہے ہیں) اگر آپ بھی اپنے آپ کو عذاب قبر سے تحفظ دینا چاہتے ہیں تو ہر نماز میں عذاب قبر سے تحفظ کی دعا مانگیں جیسے کہ رسول اللہ ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

[یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے، اور دجال کے فتنے سے])
اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو بابرکت بنائے، اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو اس کی حکمت بھری نصیحتوں سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جیسے اس ذات اور بادشاہی کے لائق ہوں، میں اللہ سبحانہ و تعالی کی عنایات کے لائق اسی کی حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آسمان و زمین میں کہیں بھی اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد اللہ کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں، آپ کے تمام تر فیصلے مبنی بر عدل تھے، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، تمام صحابہ کرام اور آپ کے پیروکاروں پر روزِ قیامت تک رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

دانش مند مسلمان تباہی اور ہلاکت والی جگہوں سے دور رہتا ہے، جو کہ مسلمان کے معاشرے کو تباہ کر دیں اور قبر میں اسے آزمائش میں ڈال دیں، انہی امور میں سے جھوٹی باتیں پھیلانا اور ان کی ترویج کرنا بھی شامل ہے، جیسے کہ اسرا اور معراج کی لمبی حدیث میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو فرمایا: (اور جس آدمی کے پاس آپ آئے تو اس کی باچھیں گردن تک، نتھنے بھی گردن تک اور آنکھیں بھی گردن تک چھیلی جا رہی تھیں وہ صبح اپنے گھر سے جب نکلتا تو ایسا جھوٹ بولتا تھا کہ وہ آفاق میں پھیل جاتا) ایسے ہی گناہوں میں سود خوری اور سود کو جائز سمجھنا بھی شامل ہے، جیسے

کہ اسرااور معراج کی حدیث میں ہی ہے کہ :(اور جس شخص کے پاس آپ آئے تھے اور وہ نہر میں تیراکی کر رہا تھااور اس پر پتھر برسائے جاتے تھے،تو وہ سود خور تھا)۔

ایسے ہی فرض نماز سے سوئے رہنااور قرآن کو چھوڑ دینا بھی ہے، جیسے کہ اسرااور معراج کی حدیث میں ہی ہے کہ :(اور پہلا آدمی جس کے پاس آپ گئے تھے جس کا سر کچلا جارہا تھا،تو وہ قرآن یاد کر کے چھوڑ دیتا تھااور فرض نماز سے سویا رہتا تھا)۔

عذاب قبر کا باعث بننے والے اسباب میں یہ بھی شامل ہے کہ انسان لوگوں میں چغلی کرے، طہارت کا خیال نہ رکھے، جیسے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا:(ان دونوں میں عذاب دیا جارہاہے،انہیں کسی غیر معمولی مسئلے پر عذاب نہیں دیا جا رہا،ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے بچتا نہیں تھااور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا)اس حدیث کوالبانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں نقل کیا ہے۔

اللہ کے بندوں !

رسولِ ہدیٰ پر درود پڑھو،اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں تمہیں اسی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں،اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

یااللہ ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان،اور علی سے راضی ہو جا،انکے ساتھ ساتھ اہل بیت،اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، نیز اپنے رحم، کرم،اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ ! کافروں کے ساتھ کفر کو بھی ذلیل ورسوا فرما، یااللہ ! تیرے اور دین دشمنوں کو نیست ونابود کر دے، یااللہ ! اس ملک کو اور تمام اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنا دے۔ یارب العالمین !

یااللہ! جو بھی ہمارے بارے میں، ہمارے ملک کے متعلق یا اسلام اور مسلمانوں کے متعلق برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنادے، یا سمیع الدعاء!

یااللہ! جو تیرے دین کی نصرت کرے توں اس کی مدد فرما، اور یااللہ! جو اسلام اور مسلمانوں کو رسوا کرے یااللہ! توں اسے ذلیل ورسوا فرمادے۔

یااللہ! پوری دنیا میں کمزور مسلمانوں کی مدد فرما، یااللہ! ان کی مدد، نصرت اور حمایت فرما، یااللہ! کمزور مسلمان بھوکے ہیں ان کے کھانے پینے کا بندوبست فرما، ننگے پاؤں ہیں انہیں جوتے فراہم کر، یااللہ! مسلمان کپڑوں سے برہنہ ہیں انہیں لباس مہیا فرما، یااللہ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے، ان کا بدلہ چکادے، یااللہ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے، ان کا بدلہ چکادے، یااللہ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے، ان کا بدلہ چکادے، یا قوی! یا عزیز!

یااللہ! قرآن کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو تن تنہا شکست سے دوچار کرنے والے، تمام دین دشمن قوتوں کو تباہ و برباد فرما دے، اور مسلمانوں کو ان پر غلبہ عطا فرما، یا رب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے ہر کام کی توفیق مانگتے ہیں۔ یااللہ! ہم جہنم اور جہنم کے قریب کرنے والے ہر عمل سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے۔ یااللہ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لیے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یا رب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ سے ہدایت، تقوی، عفت اور تونگری کا سوال کرتے ہیں۔

یااللہ! ہم تجھ سے شروع سے لیکر آخر تک، ابتدا سے انتہا تک، اول تا آخر، ظاہری اور باطنی ہر قسم کی جامع بھلائی مانگتے ہیں، نیز تجھ سے جنتوں میں بلند درجات کے سوالی ہیں۔ یا رب العالمین!

یااللہ 1 ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ فرما، یااللہ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ فرما، یااللہ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف نہ ہو، یااللہ! ہماری رہنمائی فرمائی اور ہمارے لیے راہ ہدایت پر چلنا بھی آسان فرما، یااللہ! ہم پر زیادتی کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ! ہمیں تیرا ذکر، شکر، تیرے لیے مر مٹنے والا، تیری طرف رجوع کرنے والا اور انابت کرنے والا بنا۔

یااللہ! ہماری توبہ قبول فرما، ہماری کوتاہیاں معاف فرما، ہماری حجت کو ٹھوس بنا، اور ہمارے سینوں کے میل کچیل نکال باہر فرما، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تیری نعمتوں کے زوال، تیری طرف سے ملنے والی عافیت کے خاتمے، تیری اچانک پکڑ اور تیری ہمہ قسم کی ناراضی سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یارب العالمین!

یااللہ! ہمارے اگلے، پچھلے، خفیہ اعلانیہ، اور جن گناہوں کو توں ہم سے بھی زیادہ جانتا ہے ان سب گناہوں کو معاف فرمادے، توہی تہہ و بالا کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔

یااللہ! ہم پر اپنی برکتوں، رحمتوں، فضل اور رزق کے دروازے کھول دے۔ یارب العالمین!

یااللہ! ہم سب کے والدین اور تمام مسلمان فوت شدگان کو بخش دے، یااللہ! تمام فوت شدگان پر رحمت فرما، تمام مریضوں کو شفایاب فرما، اور ہمارے معاملات سنوار دے، یاقوی! یاعزیز!

یااللہ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! ان کی تیری رضا اور رہنمائی کے مطابق توفیق عطا فرما، یارب العالمین! یا اللہ! ان کے ولی عہد کو ہر خیر کے کام کی توفیق عطا فرما، یاارحم الراحمین! یااللہ! تمام مسلمان حکمرانوں کو کتاب و سنت کے نفاذ کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین!

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے، اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

ہمارے رب! ہمیں دنیااور آخرت میں بھلائی عطافرما،اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل،احسان اور قرابت داروں کو(امداد) دینے کا حکم دیتاہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتاہے کہ تم اسے(قبول کرو)اور یادرکھو۔

تم اللہ کاذکر کروو ہ تمہیں یادرکھے گا،اس کی نعمتوں کاشکر اداکروو ہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا،اللہ کی یادبہت ہی بڑی عبادت ہے،اور اللہ تعالی تمہارے تمام اعمال سے بخوبی واقف ہے۔

ترجمہ: شفقت الرحمن مغل

(3) اسراء و معراج، فضائل و اسباق

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

سُبۡحَانَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا

الاسراء—1

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد الحرام سے مسجد اقصی کی سیر کروائی۔

میں لاتعداد اور بے شمار نعمتوں پر اللہ کی حمد اور شکر بجالاتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ بلند و بالا ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ کو معراج کے سفر میں آسمانوں کی بلندیوں پر لے جایا گیا۔ اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور تمام صحابہ کرام سمیت آپ کے تابعداروں پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی نصیحت کرتاہوں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا

الاسراء–1

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد الحرام سے مسجد اقصی کی سیر کروائی جس کے ارد گرد ہم نے برکت فرمائی، تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں۔

اسرا کا سفر بیان کر کے اللہ تعالی نے اپنی رفعت، عظمت اور شان بیان کی کہ اس جیسی قدرت اور طاقت کا مالک کوئی نہیں جو کسی کو راتوں رات اتنی دور کی سیر کروادے، اللہ تعالی کی قدرت اس حیرت انگیز سفر اور ہمیشہ یادر کھے جانے والے معجزے میں واضح ہوئی، اس نے عقل کو دنگ اور انسانی دماغ چکرا کر رکھ دیا؛ کیونکہ اُس وقت اتنا تیز سفر انسانی سوچ سے ماورا تھا، اس سفر میں رسول اللہ ﷺ کو مسجد الحرام سے مسجد اقصی تک کا طویل سفر چند لمحوں میں کروایا گیا، آپ نے اس طویل سفر میں اللہ تعالی کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں، پروردگار کی بادشاہی کا جلال دیکھا اور پھر اسی رات واپس بھی آ گئے۔

اسرا اور معراج کا سفر نبوت کی بہت بڑی نشانی اور عظیم ترین معجزہ تھا، اس سفر میں حکمتیں، احکام اور بڑے بڑے سبق ہیں۔ اس سفر کو اللہ تعالی نے اپنے خلیل اور چنیدہ نبی ﷺ کے لیے مختص فرمایا، یہ بیت اللہ سے بیت المقدس کی جانب سفر تھا، بیت المقدس انبیاء کا گہوارہ اور قبلۂ اول ہے؛ بیت المقدس کی جانب سفر اس لیے کیا گیا تاکہ آپ ﷺ کی عظمت اور شان و شوکت عیاں ہو، آپ کے عزائم مضبوط ہونے کے ساتھ آپ مزید ثابت قدم ہو جائیں، یہ سفر اللہ تعالی کی جانب سے جیتا جاگتا معجزہ تھا کہ ایک بشر کو آسمانوں میں لے جایا گیا اور پھر دوبارہ زمین پر لوٹا دیا گیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ساری کی ساری کائنات اللہ سبحانہ و تعالی کے کنٹرول میں ہے، اللہ کے سوا ہمارا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی اس کے علاوہ ہمارا کوئی پروردگار ہے۔

اسرا کے سفر میں اسلام کی عظمت بھی عیاں ہوتی ہے، یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے اسلام کو سابقہ تمام شریعتوں کا خلاصہ بنایا، چنانچہ دین اسلام تمام سابقہ شریعتوں کے مقابلے میں آخری شریعت ہے، اسرا کے سفر نے انبیائے کرام کے مابین بھائی چارے کے تعلقات کو مضبوط بنایا اور یہ بھی بتلایا کہ سب کا پیغام رسالت ایک ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی بھی آسمان کے پاس پہنچتے تو تمام انبیائے کرام نے آپ کا: (خوش آمدید! پارسا بھائی اور نیک نبی) کہہ کر استقبال کیا، انہی انبیائے کرام کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (تمام انبیائے کرام کا باپ ایک ہے اور ان کی مائیں الگ الگ ہیں، ان کا دین ایک ہی ہے، اور میرا عیسیٰ بن مریم کے ساتھ تعلق سب سے بڑھ کر ہے)

اگر تمام انبیائے کرام بھی ہمارے رسول ﷺ کا عہد پاتے تو ان سب کے لیے آپ ﷺ پر ایمان، آپ کی اتباع اور نصرت وتائید کرنا واجب ہوتا، آپ ﷺ ان کے امام اور پیشوا ہوتے، آپ ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا: (میں تمہارے پاس روشن اور واضح شریعت لے کر آیا ہوں، اگر موسی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا)

تمام انبیائے کرام نے جمع ہو کر نبی ﷺ کے پیچھے مسجد اقصی میں نماز ادا کی کیونکہ آپ ﷺ کی شان اور مقام بہت بلند ہے، آپ ﷺ تمام تر انبیائے کرام سے افضل ہیں، امامت کروانے کا ذکر آپ ﷺ نے اسرا کا واقعہ ذکر کرتے ہوئے خود فرمایا: (موسی علیہ السلام کھڑے نماز ادا کر رہے تھے آپ کا قد درمیانہ اور جسم ٹھوس تھا نیز آپ شنوءہ قبیلے کے افراد جیسے دکھ رہے تھے، اور اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام بھی کھڑے نماز ادا کر رہے تھے، آپ کی شباہت میں سب سے قریب ترین عروہ بن مسعود ثقفی ہیں، ایسے ہی ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے نماز ادا کر رہے تھے اور آپ سے تمہارے ساتھی - یعنی خود رسول اللہ ﷺ - کی شکل سب سے زیادہ ملتی ہے، تو میں نے نماز کی اقامت کہی اور ان کی امامت کروائی) انبیائے کرام کے اس طریقے اور سلیقے سے تمام داعیانِ حق کو سبق ملتا ہے کہ وہ بھی انبیائے کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اطاعت، نیکی اور تقوی کے امور پر متحد ہو جائیں، اختلاف اور تفریق پیدا کرنے والے اسباب سے پرہیز کریں۔

جس طرح رسول اللہ ﷺ کو مسجد الحرام سے مسجد اقصی تک تیز رفتاری کے ساتھ سفر کروایا گیا؛ بالکل اسی طرح پوری دنیا میں اسلام بھی بڑی تیزی کے ساتھ پھیلا، اسی لیے تو دین اسلام آفاقی دین ہے کوئی بھی سرحد یا حد بندی اس کے لیے رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

چنانچہ ابتدائی ادوار میں اسلام اتنی تیزی سے پھیلا کہ ممکن تھا کہ اسے بھی معجزہ قرار دے دیا جاتا، نیز عصرِ حاضر میں اسلام کی مقبولیت میں اضافہ بھی رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کی تصدیق ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: (اللہ کی قسم! اللہ تعالی اس دین [کے بارے میں اپنے وعدے] کو لازمی پورا فرمائے گا، یہاں تک کہ ایک مسافر صنعا سے حضر موت تک سفر کرے گا اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا، نہ ہی اسے اپنی بکریوں کے بارے میں بھیڑیئے کا خوف ہوگا)

اور آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (بیشک اللہ تعالی نے میرے لیے زمین سکیڑ دی تو میں نے زمین کے مشرق و مغرب [کی ہر چیز] کو دیکھا اور میری امت کی بادشاہت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین میرے لیے سکیڑی گئی تھی)

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ: (یہ دین وہاں تک پہنچے گا جہاں تک دن اور رات ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالی مٹی یا اون کے بنے ہوئے گھروں میں بھی اس دین کو داخل کر کے چھوڑے گا؛ چاہے اس کی وجہ سے کسی کو عزت ملے یا ذلت۔ اللہ تعالی عزت اسلام اور مسلمانوں کو جبکہ ذلت شرک اور مشرکوں کو دے گا۔) رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بالکل سچ ثابت ہو چکا ہے؛ کیونکہ اسلام اس دھرتی کے طول و عرض میں سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے بلکہ دشمنوں کی زبانیں اور قلمیں بھی اسی کی گواہی دے رہی ہیں۔

اسلام کے تیزی سے پھیلنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ دین اسلام کے احکام آسانی اور وسعت پر مبنی ہیں، اسلامی احکام مبنی بر عدل ہیں، حتی کہ اسلام تو دشمن کے ساتھ بھی رفق اور نرمی کا برتاؤ کرتا ہے، دین اسلام تباہی، ظلم، بیخ کنی اور انتقام کا دین نہیں ہے؛ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

الانبیاء–107

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں پر رحمت کرتے ہوئے ہی بھیجا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو آسمانوں کی بلندیوں تک لے جایا گیا، اور آپ کو یہ رتبہ بلند اس لیے ملا کہ آپ نے اپنی شخصیت میں عبدیت کا اعلی ترین مقام سمو رکھا تھا، اور اسی عبدیت کے اعلی مقام کی وجہ سے اللہ تعالی نے آپ کی تعریف کے اعلی ترین مقام پر بھی آپ کو عبدیت کے ساتھ ہی ذکر کیا اور فرمایا:

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ

الاسراء–1

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو سیر کروائی۔

اسرا اور معراج کے اس سفر کے دوران آپ کو مسجد الحرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی کے مابین انتہائی مضبوط تعلق اور ناتا پڑھنے کو ملے گا، اور اس تعلق میں امت کے لیے بالکل واضح اشارہ ہے کہ مسجد اقصی کے بارے میں معمولی سی سستی کا شکار نہ ہو؛ کیونکہ مسجد اقصی کے مقام، قدسیت اور برکت کا یہی تقاضا ہے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "میں نے پوچھا: اللہ کے رسول کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (مسجد الحرام)" میں نے پھر کہا: اس کے بعد؟" آپ نے فرمایا: (مسجد اقصی)" تو میں نے کہا: ان دونوں کے درمیاں کتنے عرصے کا فاصلہ ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (40 سال) نیز آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ: (تین مساجد کے علاوہ رخت سفر نہ باندھا جائے: میری یہ مسجد، مسجد الحرام اور مسجد اقصی) بخاری

مسجد اقصی اپنی تاریخ اور فضائل کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں میں وحدت کا شعور اجاگر کرتی ہے، مسجد اقصی شرک اور گمراہی سے چھٹکارے کے لیے مسلمانوں کا باہمی اخوّتی تعلق مضبوط بناتی ہے، مسئلہ بیت المقدس ہمیشہ اسلام کے سپوتوں کے سینے میں زندہ رہے گا، لہذا کسی کا انکار کرنا اور جارحین کا تہمت لگانا ہمارے اس نظریے میں کوئی لچک پیدا نہیں کر سکتا۔

اسرا اور معراج کا واقعہ ہمیں بتلاتا کہ ہے کہ حق غالب ہو کر ہی رہے گا چاہے باطل دعوے جس قدر بلند آواز اور کثرت کے ساتھ کئے جائیں، کیونکہ باطل کی ساخت ہی کمزور ہوتی ہے جو جلد ہی تباہ و برباد ہو جائے گا، اس کے در و دیوار ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائیں گے، فرمانِ باری تعالی ہے:

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ

الانبیاء–18

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں پھر حق باطل کا دماغ کچل دیتا ہے اور وہ نابود ہو جاتا ہے۔

نبی ﷺ بھی جس وقت مکہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کے ارد گرد 360 بت موجود تھے، تو نبی ﷺ انہیں اپنے ہاتھ میں لی ہوئی چھڑی سے گراتے جاتے اور فرماتے:

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

الاسراء–81

حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بیشک باطل مٹنے ہی والا تھا۔

اسرا کے معجزے سے ہم اللہ تعالی کی مدد اور نصرت کے حوالے سے اہم ترین سبق حاصل کرتے ہیں کہ جو بھی اللہ کے دین اور اللہ تعالی کے احکامات پر کاربند ہو گا اللہ تعالی اس کے ساتھ ہوتا ہے، اور اللہ تعالی کے ساتھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے اس بندے کی حفاظت فرماتا ہے، اسے کامیابیوں سے نوازتا ہے، اس کی مدد اور نصرت فرماتا نیز غلبہ عطا کرتا ہے۔ اس سبق کی وجہ سے ان جان نثاروں کے زخم مندمل ہوتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ دشمن کے سامنے سینہ سپر ہیں اور مسلمانوں کے مقدس مقامات کے تحفظ کے لیے اپنی جانیں نچھاور کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے والے اور ان کے خلاف گھات لگانے والے یہ بات سمجھ لیں کہ مسلمانوں کی مدد کے لیے اللہ سبحانہ و تعالی کو اسباب کی ضرورت نہیں ہے، اگرچہ مسلمان تنہا ہوں تب بھی اللہ تعالی ان کی مدد فرماتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ

البقرة–249

کتنی ہی چھوٹی اور تھوڑی سی جماعتیں بڑی اور بہت سی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ پا لیتی ہیں، اللہ تعالی ڈٹ جانے والوں کے ساتھ ہے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''بیشک دشمن پر تمہاری فتح تعداد اور اسلحے کی بنیاد پر نہیں ہوتی بلکہ تمہیں دشمنوں پر فتح تمہاری اطاعت اور دشمنوں کی نافرمانی کی وجہ سے ملتی ہے، چنانچہ اگر تم نافرمان بن کر دشمن کے برابر ہو جاؤ تو پھر دشمن اپنی تعداد اور اسلحے کی وجہ سے تم پر غالب آجائے گا۔''

لہذا اگر بیت المقدس اور مسجد اقصی کا مسلمانوں کے دلوں میں کوئی مقام ہے تو پھر مسلمانوں پر لازمی ہے کہ وہ اللہ تعالی کے سامنے گڑ گڑائیں کہ اللہ تعالی مسجد اقصی کو ہمہ قسم کی بے حرمتی سے محفوظ رکھے، اہل فلسطین کے لیے ثابت قدمی اور فتح کی دعا کریں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (کوئی بھی مسلمان اللہ تعالی سے دعا مانگے تو اللہ تعالی اس کو وہی چیز عطا فرما دیتا ہے جو اس نے مانگی یا پھر اس کا ہونے والا نقصان اس دعا کی وجہ سے ٹال دیتا ہے بشرطیکہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے) اس پر حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: ''پھر تو ہم دعائیں کثرت سے مانگیں گے!'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالی تو اس بھی زیادہ دینے والا ہے)

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں تمہیں اسی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

الاحزاب—56

یا اللہ! ہمارے نبی ﷺ، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرما۔

دوسرا خطبہ:

لا تعداد اور بے پناہ حمد و ثنا اللہ کے لیے ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ہمارا اس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد اللہ کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، تمام صحابہ کرام اور آپ کے پیروکاروں پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں تمام سامعین اور اپنے آپ کو تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تاریخ کے اوراق میں ایک الگ ہی واقعہ ہے جو کہ عبرتوں سے بھرپور ہے، وہ اس طرح کہ مشرکین لیلۃ الاسرا کے بعد صبح کے وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ بتانے آئے کہ تمہارے دوست کا دعوی ہے کہ انہیں مکہ سے بیت المقدس لے جایا گیا اور پھر رات ہی کو واپس بھی لوٹ آئے۔ مشرکین نے یہ سمجھا کہ ابو بکر بھی آپ ﷺ کی اس بات کو جھٹلا دیں گے؛ لیکن سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک مشہور جملہ اور قاعدہ کلیہ بیان کیا کہ: "اگر انہوں نے کہا ہے تو یہ سچ ہے"

حالانکہ مشرکین کو خود بھی آپ ﷺ کی سیرت کے بارے میں علم تھا کہ آپ ہمیشہ سچ بولتے ہیں جھوٹ نہیں بولتے، آپ کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے کوئی آپ کی بات کو جھوٹا ثابت نہیں کر سکتا۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں موجود یہ راسخ تصدیق در حقیقت ایمان کا نتیجہ تھا۔ لیکن جس وقت ایمان ہی متزلزل ہو جائے اور لوگوں کے دلوں میں یقین کمزور ہو جائے، تو کچھ اپنے ہی ایسے لوگ رونما ہو جاتے ہیں جو دین اسلام کے متعلق شک کریں اور مسلمہ اصولوں کو توڑیں، یہ قرآنی نصوص اور سنت رسول اللہ ﷺ کو جھٹلا کر اپنی ناقص عقل کے مطابق کتاب وسنت کا محاکمہ کرتے ہیں۔

لیکن جن مومنوں کے دلوں میں ایمان جاگزین ہو چکا ہو تو وہ امام شافعی رحمہ اللہ کی اس بات کا عملی نمونہ بن جاتے ہیں: "ہم اللہ تعالی پر اور اللہ تعالی کی وحی اسی طرح ایمان لاتے ہیں جیسے اللہ تعالی کی مراد ہے، اسی طرح ہم رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کی احادیث پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جیسے آپ ﷺ کی مراد تھی"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

یا اللہ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، انکے ساتھ ساتھ اہل بیت، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، نیز اپنے رحم، کرم، اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ! کافروں کیساتھ کفر کو بھی ذلیل ورسوا فرما، یا اللہ! تیرے اور دین دشمنوں کو نیست ونابود کر دے، یا اللہ! اس ملک کو اور تمام اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ اور مستحکم بنادے۔ یارب العالمین!

یا اللہ! فلسطین اور مسجد اقصی کی خصوصی حفاظت فرما، یا اللہ! مسجد اقصی اور فلسطین میں بر سر پیکار مسلمانوں کی مدد فرما، یا اللہ! ان کی نصرت، تائید اور مدد فرما، یارب العالمین! یا اللہ! مسجد اقصی کو ہمہ قسم کی وثنیت اور گندگی سے پاک فرما، یارب العالمین!

یااللہ ! جو بھی ہمارے بارے میں یا اسلام اور مسلمانوں کے متعلق برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنادے، یا سمیع الدعاء !

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت مانگتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ ! ہم تجھ سے معلوم یا نامعلوم ہمہ قسم کی بھلائی مانگتے ہیں چاہے کوئی جلدی ملنے والی یا دیر سے، یااللہ ! ہم تجھ سے معلوم یا نامعلوم ہمہ قسم کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں چاہے چاہتے وہ جلد آنے والی ہے یا دیر سے۔

یااللہ ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لیے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام مسلمان فوت شدگان پر رحم فرما، یااللہ ! ہمیں، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو بخش دے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے شروع سے لیکر آخر تک، ابتدا سے انتہا تک، اول تا آخر ہر قسم کی جامع بھلائی مانگتے ہیں، نیز تجھ سے جنتوں میں بلند درجات کے سوالی ہیں۔

یااللہ 1 ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ فرما، یااللہ ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ فرما، یااللہ ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف نہ ہو، یااللہ ! ہماری رہنمائی فرمائی اور ہمارے لیے راہ ہدایت پر چلنا بھی آسان فرما، یااللہ ! ہم پر زیادتی کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ! ہمیں تیرا ذکر، شکر، تیرے لیے مر مٹنے والا، تیری طرف رجوع کرنے والا اور انابت کرنے والا بنا۔

یااللہ ! ہماری توبہ قبول فرما، ہماری کوتاہیاں معاف فرما، ہماری حجت کو ٹھوس بنا، اور ہمارے سینوں کے میل کچیل نکال باہر فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تیری نعمتوں کے زوال، تیری طرف سے ملنے والی عافیت کے خاتمے، تیری اچانک پکڑ اور تیری ہمہ قسم کی ناراضی سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! اس امت کی ایسی رہنمائی فرما کہ جس میں تیرے اطاعت گزار معزز قرار پائیں، تیری نافرمانی کرنے والے راہ راست پر آجائیں، نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے روکا جائے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! مسلمانوں کے حالات سنوار دے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے سارے معاملات سنوار دے، اور ہمیں ایک لمحے کے لیے بھی ہمارے اپنے یا اپنی کسی مخلوق کے سہارے پر مت چھوڑنا۔ یارب العالمین !

یااللہ ! ہم پر اپنی برکتوں، رحمتوں اور فضل کے دروازے کھول دے۔ یارب العالمین !

یااللہ ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند بھی فرماتا ہے؛ یااللہ ! ہمیں معاف فرمادے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے اپنے اگلے پچھلے، خفیہ اعلانیہ تمام گناہوں سمیت ان گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں جنہیں تو ہم سے بھی زیادہ جانتا ہے، تو ہی پست و بالا کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔

یااللہ ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! انہیں اور ان کے ولی عہد کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یا اللہ ! انہیں بہترین حاشیہ نشین عطا فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! تمام مسلمان حکمرانوں کو کتاب و سنت کے نفاذ کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین !

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف—23

ہمارے پروردگار ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے ۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر—10

اے ہمارے پروردگار ! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے، اے ہمارے پروردگار ! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل-90

اللہ تعالی تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اسکی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی عبادت ہے، اور اللہ تعالی تمہارے تمام اعمال سے بخوبی واقف ہے۔

ترجمہ: شفقت الرحمن مغل

(4) اللہ پر توکل، باہمت بننے کا ذریعہ

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، تقوی اختیار کرنے والے کو اللہ تعالی تحفظ فراہم کرتا ہے، اور توکل کرنے والے کی تمام ضروریات پوری فرما دیتا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، یا اللہ! ان پر، ان کی آل، اور تمام صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانو! تقوی الٰہی اختیار کرو، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے کما حقّہ ڈرو اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

امت اسلامیہ!

جس وقت چیلنجز کی بھرمار ہو، جب انسانیت کیلیے خطرات چہار سو منڈلا رہے ہوں؛ کہیں جانی خطرات، تو کہیں اولاد کے متعلق خدشات، تو کہیں تلاش معاش میں مشکلات یعنی انسان کیلیے خطرات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہو کہ جس کا شمار نہ ہو اور نہ ہی وہ کسی سے مخفی ہوں؛ تو ایسے ذرائع کی معرفت اور اہمیت بڑھ جاتی ہے جو انسانوں کو بلند ہمت بنا دیں اور عزم مصمم تک پہنچا دیں، تا کہ انسان ان کی بدولت اپنی ضروریات اور آسائشیں حاصل کر سکے۔

جب بھی انسان کے پاس بصیرت کی طاقت اور اللہ تعالی کے وعدوں پر کامل یقین ہو گا تو وہ کبھی بھی خدشات والی چیزوں کی جانب دھیان نہیں دے گا بشرطیکہ اسباب اپنائے اور مسبب الاسباب پر توکل کرے، تو انسان ہمیشہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گا اور اپنے تمام تر اہداف بھی حاصل کر لے گا۔

جب انسان اپنے معاملات اللہ تعالی کے سپرد کر دے، اپنے دلی تعلقات مخلوق سے کاٹ دے، پھر اللہ تعالی کی جانب سے جائز کردہ تمام اسباب بروئے کار لائے تو انسان بلند ہمت بن جاتا ہے، انسان اپنے آپ کو مشکلات عبور کرنے کیلیے تیار کر لیتا ہے؛ کیونکہ اس کا کامل بھروسا اللہ کے وعدوں پر ہو چکا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا (2) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

الطلاق–3/2

اور تقوی الہی اپنانے والے کے لیے اللہ تعالی راستے بنا دیتا ہے [2] اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو اللہ تعالی پر بھروسا کرلے تو اللہ تعالی اس کے لیے کافی ہے۔

کسی نے کہا ہے کہ: "اگر آدمی اللہ تعالی پر سچی نیت کے ساتھ توکل کرے تو توکل نہ کرنے والے امیر اور نچلے طبقے کے لوگ اس کے محتاج بن جائیں، وہ آدمی کسی کا محتاج کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کا پروردگار غنی اور حمید ہے؟!"

اللہ پر توکل اور اپنے تمام امور اللہ کے سپرد کرنے والا دنیا اور آخرت دونوں کو اللہ کی ملکیت سمجھتا ہے، ساری مخلوق کو اللہ کا غلام جانتا ہے، روزی اور اسبابِ رزق سب کو اللہ کے زیر قبضہ تسلیم کرتا ہے، نیز وہ یہ بھی مانتا ہے کہ اللہ تعالی کے فیصلے ساری مخلوقات پر مسلط ہیں۔

اللہ تعالی اپنے بندوں کو توکل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

الفرقان–58
اس ہمیشہ زندہ رہنے والے پر توکل کریں جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔

اور اسی طرح فرمایا:

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

المائدۃ–23
اور اللہ پر ہی توکل کرو اگر تم ایمان والے ہو۔

اگر کوئی شخص قرآن کریم کے ان احکامات کی پرواہ نہیں کرتا تو وہ مصیبتوں اور تکلیفوں میں جا گرتا ہے، وہ کبھی اپنے اہداف حاصل نہیں کر پاتا، اور خطرات کے بھنور میں پھنس جاتا ہے۔

توکل ایک عظیم اور معنی خیز اصطلاح ہے، چنانچہ اللہ تعالی پر توکل کرنے والا شخص اللہ تعالی کو اپنے معاملات سنوارنے کیلیے ایسے سونپتا ہے جیسے کوئی اپنے نمائندے کی ذمہ داری لگاتا ہے اور وہ نمائندہ بہتری کا ضامن بھی ہوتا ہے۔ اس لیے متوکل بندے کو اللہ تعالی بغیر تکلف اور مشقت کے کافی ہو جاتا ہے۔

توکل کرنے والا شخص اللہ تعالی سے ہر طرح پر امید ہوتا ہے کہ جو چیز اس کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے وہ اس سے چوک نہیں سکتی؛ کیونکہ اللہ تعالی کے فیصلوں میں تغیر و تبدل نہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ (22) فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ

الذاریات 23/22
اور آسمان ہی میں تمہارا رزق ہے اور وہ بھی جس کا تم وعدہ دیے جاتے ہو۔ [23] پس آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم! یہ بات ایسے ہی ایک حقیقت ہے جیسے تمہارا بولنا ایک حقیقت ہے۔

تفاسیر میں اس آیت کا مفہوم یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے مخلوق کی روزی کیلیے محض ضمانت ہی نہیں دی بلکہ اس پر قسم بھی اٹھائی ہے، چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اللہ تعالی ان اقوام پر لعنت فرمائے جن کیلیے پروردگار نے قسم اٹھائی لیکن انہوں نے قسم کو بھی تسلیم نہیں کیا'' بعض روایات میں آتا ہے کہ : ''اس آیت کے نازل ہونے پر فرشتوں نے کہا تھا کہ : بنو آدم تباہ ہو گئے انہوں نے پروردگار کو غضبناک کر دیا ہے کہ اُسے اِن کے رزق کے متعلق قسم اٹھانی پڑی''۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اگر تم اللہ تعالی پر کما حقہ توکل کرو تو تمہیں بھی اسی طرح رزق ملے جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے، وہ صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں) اس حدیث کو احمد، ترمذی، ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند محققین کے ہاں صحیح ہے۔

توکل کرنے والا شخص سچے دل کے ساتھ تمام امور کو چلانے کی نسبت اللہ تعالی کی جانب کرتا ہے، مشکل کشائی اور حاجت روائی صرف اللہ تعالی کے اختیار میں سمجھتا ہے، اللہ تعالی کے وعدوں پر مکمل یقین رکھتا ہے کہ تمام معاملات اللہ کے سپرد کرنے سے اہداف پورے ہوں گے اور نقصان بھی نہیں ہو گا۔ متوکل شخص اللہ تعالی پر بھروسا کرتے ہوئے معاملات اللہ کے سپرد کر دیتا ہے، وہ اللہ سے خیر کی امید رکھتے ہوئے غیر اللہ سے یکسر منقطع ہو جاتا ہے۔ اسباب اپنانے اور انہیں شرعی طور پر اختیار کرنے کے بعد اس کی نظر اسباب سے اٹھ جاتی ہے، متوکل شخص نفع حاصل کرنے کی قوت اور نقصانات سے بچنے کی ہمت صرف اللہ تعالی سے ہی مانگتا ہے؛ کیونکہ صرف اللہ تعالی ہی تخلیق و تدبیر، نفع و نقصان، عنایت اور محروم کرنے کا اختیار رکھتا ہے، وہ جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

توکل یہ ہے کہ اسباب اپنا کر بھی اعتماد اللہ تعالی پر ہو، اسباب محض ذرائع کی حد تک ہوں، چنانچہ متوکل انسان ظاہری اسباب تو اپناتا ہے لیکن ان پر کلی اعتماد نہیں کرتا، اس کا کلی اعتماد خالق کائنات اور امورِ دنیا چلانے والے پر ہوتا ہے۔ نیز اس کے فیصلوں، اور مشیئت کو حرف آخر سمجھتے ہوئے انہیں تسلیم کرتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

آل عمران–159

پس جب اسباب اختیار کر لو تو پھر توکل اللہ تعالی پر کرو۔

اللہ کے بندوں!

تقوی پیدا کر کے اللہ تعالی پر سچا توکل کرنے والا شخص بلند ترین اہداف اور مقاصد حاصل کر لیتا ہے۔

لہذا جو اپنے امور اللہ کے سپرد کر دے، اپنے خالق پر توکل اس حالت میں کرے کہ وہ توحید پرست، انابت کرنے والا، گڑگڑانے والا، توبہ کرنے والا، حکم کی تعمیل کرنے والا اور اطاعت گزار ہو تو اللہ تعالی اس کی تمام پریشانیوں کو ختم اور سب تنگیوں سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے، نیز اسے وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اسے ڈھیروں خیر و بھلائی میسر آتی ہے، اسے ہمہ قسم کے ضرر اور شر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے، اور اس کا انجام فلاح، کامیابی، اور یقینی نصرت سے ہمکنار ہوتا ہے، اللہ تعالی نے ایک نیک آدمی کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا:

وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ (44) فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ

غافر–45/44

اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بلاشبہ اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ ان لوگوں نے جو چالیں اس مرد مومن کے خلاف چلی تھیں اللہ نے اِن سے اُسے بچالیا اور آل فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا۔

اسی طرح اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے بارے میں فرمایا:

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (173) فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ

آل عمران–174/173

وہ لوگ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافر تمہارے مقابلے میں جمع ہو گئے ہیں، تم ان سے ڈر جاؤ! تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے [173] یہ لوگ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت حاصل کر کے واپس آئے، انہیں کوئی تکلیف بھی نہ پہنچی، وہ اللہ کی رضا کے پیچھے لگے رہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

ابراہیم علیہ السلام نے یہ اس وقت کہا تھا جب انہیں آگ میں ڈالا گیا اور نبی ﷺ نے اس وقت کہا جب آپ کو ڈرایا گیا کہ:

إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ

بیشک لوگ تمہارے خلاف جمع ہو گئے ہیں۔

''اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص اپنے گھر سے نکلتے ہوئے کہے:

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

تو اسے کہا جاتا ہے: تمہاری رہنمائی کر دی گئی، اب تمہیں کسی کی ضرورت نہیں، اور تمہیں تحفظ دے دیا گیا، نیز شیطان بھی اس سے دور رہتا ہے) ابو داود، ترمذی اور نسائی نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

جو کچھ بھی ہم نے سنا ہے اللہ تعالی اسے ہمارے لیے بابرکت بنائے، میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں، اور اللہ تعالی سے اپنے سمیت تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں، آپ بھی اسی سے بخشش مانگیں، وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

میں اللہ تعالی کی شان، جلال، کمال، اور عظمت کے لائق حمد بیان کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ نے رضائے الٰہی کا موجب بننے والے اعمال کی دعوت دی۔ اللہ تعالی آپ پر آپ کی آل اور صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرمائے۔

اے مسلم!

اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دو، اس پر سچے دل سے اعتماد کرو، شرعی دائرے میں رہتے ہوئے اسباب اپناؤ، اور یہ یقین کر لو کہ زمین و آسمان کے امور چلانے والا، سینوں کے رازوں کو جاننے والا، تمام تر امور کے بارے میں ہر اعتبار سے علم رکھنے والا، قادر مطلق، مشیئت کاملہ کا مالک تمہیں اپنے علم اور تدبیر کے ذریعے گھیرے ہوئے ہے، اس کے علم اور تدبیر تک کسی کا علم یا فہم پہنچ ہی نہیں سکتا، اس لیے تم محنت کرتے رہو، اپنے رب کی عبادت کیلیے وقت نکالو، اور یقین مانو کہ جو بھی اللہ تعالی پر توکل کرے تو وہ اس کیلیے کافی ہے، اسے ہمہ قسم کے خطرات سے امن حاصل ہو گا، اسے کسی قسم کی پریشانی نہیں ہو گی، اس کی شرح صدر ہو چکی ہو گی، اور وہ اپنی محنت کے پھل پر راضی ہو گا۔

إِنَّ مَنْ كَانَ لَيْسَ يَدْرِيْ

أَفِي الْمَحْبُوْبِ نَفْعٌ لَهُ أَوِ الْمَكْرُوْهِ

جو یہ نہیں جانتا کہ کیا من پسند چیز اس کیلیے مفید ہے یا ناپسندیدہ چیز؟۔

لَحَرِيٌّ بِأَنْ يُفَوِّضَ مَا يَعْجَزُ

عَنْهُ إِلَى الَّذِيْ يَكْفِيْهِ

جس کا فیصلہ کرنے سے وہ عاجز ہے اس چیز کو کسی اہل ذات کے سپرد کر دینا چاہیے۔

اَلْإِلَهِ الْبَرِّ الَّذِيْ هُوَ بِالرَّأْفَةِ

أَحْنَى مِنْ أُمِّهِ وَأَبِيْهِ

یعنی معبود برحق کو، جو سراپا احسان کرنے والا اور نرمی برتنے والا ہے جو ماں باپ سے بھی زیادہ مشفق ہے۔

اللہ تعالی نے ہمیں نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے، **اللهم صل وسلم وبارك على نبينا وحبيبنا محمد**، یا اللہ! خلفائے راشدین، اہل بیت، صحابہ کرام، تابعین عظام اور قیامت تک ان کے نقش قدم پر چلنے والوں سے راضی ہو جا۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یا اللہ! تباہی اسی کا مقدر بنادے، یارب العالمین! یا اللہ! جو بھی اسلام کے بارے میں، یا ہم میں سے کسی کے بارے میں یا ہمارے دین کے بارے میں برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنادے، یارب العالمین! یا اللہ! اس پر اپنی فوج مسلط فرمادے، یا اللہ! اس پر اپنی فوج مسلط فرمادے، یاذا الجلال والا کرام!

یا اللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں برے ارادے رکھے اس سے انتقام لے لے، یا اللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں برے ارادے رکھے اس سے انتقام لے لے، یا اللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں یا ان کے دین کے بارے میں برے ارادے رکھے تو اس سے انتقام لے لے، یارب العالمین! یا حی! یا قیوم!

یااللہ! ہماری اور تمام مسلمانوں کی پریشانیاں ختم فرمادے، یااللہ! مسلمانوں کی تکالیف ختم فرمادے، یااللہ! تمام مسلمانوں کی تکالیف ختم فرمادے، یا اللہ! مسلمانوں کے امن وامان اور استحکام کو مضبوط بنادے، یاذالجلال والاکرام! یااللہ! مسلمانوں کے امن وامان کو مضبوط بنادے، یاذالجلال والا کرام!

یااللہ! ان کیلیے پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ بنادے، یااللہ! ان کیلیے تمام تنگیوں سے نکلنے کا راستہ بنادے، یااللہ! ان کیلیے تمام تنگیوں سے نکلنے کا راستہ بنا دے، یااللہ! ان کیلیے پریشانیوں سے نکلنے کا راستہ بنادے، یااللہ! تمام مسلمانوں کو ایسی جگہ سے عطا فرما جہاں سے انہیں روزی کا وہم وگمان بھی نہ ہو، یااللہ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو وہاں سے عطا فرما جہاں سے ہمیں اور اُنہیں گمان بھی نہ ہو۔

یااللہ! خادم حرمین شریفین کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین! یااللہ! ان کے ولی عہد کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! ان دونوں کے اقدامات کو تیری رضا کیلیے مختص فرما، یاحیی! یاقیوم!

یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو صرف وہی اقدامات کرنے کی توفیق عطا فرما جن میں ملک وقوم کی بھلائی ہو، یاحیی! یاقیوم!

یااللہ! تمام مسلمان اور مومن مرد وخواتین کی مغفرت فرما، زندہ اور فوت شدگان سب کی مغفرت فرما۔

یااللہ! یاحیی! یاقیوم! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں مکاری کرے تو تو بھی اس کے خلاف تدبیریں فرما، یااللہ! تباہی اور بربادی اس کا مقدر بنادے، یاحیی! یاقیوم!

یااللہ! مسلمانوں کا حال اور مستقبل سنوار دے، یاحیی! یاقیوم! یااللہ! مسلمانوں کی نسلوں کو بھی ظاہری یا باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے محفوظ فرما، یا اللہ! ہمیں اور مسلمانوں کو ظاہری یا باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے محفوظ فرما۔ یااللہ! ہمیں اور مسلمانوں کو ظاہری یا باطنی ہمہ قسم کے فتنوں سے محفوظ فرما، یاحیی! یاقیوم!

اللہ کے بندو! اللہ کا ڈھیروں ذکر کرو، اور صبح وشام اسی کی تسبیح بیان کرو، اور ہماری آخری دعوت بھی یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

شفقت الرحمن مغل

(5) حقوق الوالدین

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبدالرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے اپنے بندوں پر فضل کرتے ہوئے حقوق وواجبات کی تفصیلات سے انہیں آگاہ فرمایا، اوران کے لئے نیک اعمال پسندیدہ قرار دیتے ہوئے، گناہوں کو ناپسند قرار دیا، اور نیک لوگوں کے ساتھ بھلائی کا وعدہ فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے، وہی دعائیں قبول کرنے والا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، آپ کی معجزوں کے ذریعے تائید کی گئی، یااللہ ! اپنے بندے اور رسول محمد، ان کی اولاد اور جہاد و دلائل کے ذریعے دین کو غالب کرنے والے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی اختیار کرو، اللہ کے فرض کردہ احکامات کو ضائع مت کرو، اور اس کی حدود سے تجاوز مت کرو، بیشک متقی بامراد، اور خواہش پرست نامراد ہوں گے۔

اللہ کے بندو!

ذہن نشین کر لو کہ بندوں کے اعمال کا نفع ونقصان انہی کو ہو گا، چنانچہ اطاعت گزاری اللہ کا کچھ سنوار نہیں سکتی اور نافرمانی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی، فرمان باری تعالی ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ

الجاثیۃ–15

جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا اپنے لیے کرے گا، اور جو گناہ کرے گا، اس کا [خمیازہ] اسی پر ہو گا، پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اسی طرح فرمایا:

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ

غافر–40

جو شخص بھی گناہ کرے گا، اسے اِسی کی مثل سزا دی جائے گی، اور جو کوئی بھی مرد ہو یا عورت ایمان کی حالت میں اچھا عمل کرے تو یہی لوگ جنت میں داخل ہونگے، اُنہیں وہاں پر بے حساب رزق سے نوازا جائے گا۔

ایک حدیث قدسی میں ہے کہ: (میرے بندو! تم میرا کچھ بگاڑنے کی حد تک نہیں پہنچ سکتے، اور نہ مجھے نفع پہنچا سکتے ہو، میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں تمہارے لئے محفوظ کرتا ہوں، پھر تمہیں پورا پورا [بدلہ] دونگا، چنانچہ جو شخص اچھائی پائے تو وہ اللہ کی حمد خوانی کرے، اور بصورتِ دیگر اپنے آپ کو ہی ملامت کرے) مسلم نے اسے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

واجب حقوق کی ادائیگی کا فائدہ آخر کار بندے کو ہی ہو گا، جسے انسان دنیا و آخرت میں ثواب کی صورت میں وصول کریگا، جیسے کہ فرمان باری تعالی ہے:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ

الانبیاء–94

جو کوئی بھی ایمان کی حالت میں نیکیاں کمائے، تو اس کی جدوجہد کا انکار نہیں ہو گا، اور بیشک ہم اسکے [اعمال] لکھ رہے ہیں۔

ایسے ہی فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

الکھف–30
بلاشبہ جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کرتے رہیں، یقیناً ہم اچھے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرینگے۔

اسی طرح واجب حقوق میں کلی یا جزوی کمی کرنے کی سزا انہیں ضائع کرنے والے انسان پر ہی ہو گی؛ کیونکہ اس نے اللہ رب العالمین کے حقوق ضائع کر کے دنیا اور آخرت میں اپنا ہی نقصان کیا ہے، اللہ تعالی تو سب سے بے نیاز ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ

لزمر–7
اگر تم کفر کرو تو بلاشبہ اللہ تعالی تم سے بے نیاز ہے، وہ اپنے بندوں سے کفر پسند نہیں کرتا، اور اگر تم اس کا شکر کرو، تو یہ اس کے ہاں پسندیدہ ہے۔

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

فاطر–15
اے لوگو! تم ہی اللہ کے محتاج ہو، جبکہ اللہ تعالی بے نیاز، اور قابل ستائش ہے۔

ایسے ہی فرمایا:

هَا أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ

محمد–38
یہ تم ہی ہو جنہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کیلیے دعوت دی جاتی ہے؛ تو کچھ لوگ بخیلی کرتے ہیں، اور جو کوئی بخیلی کرے گا، وہ اپنے آپ سے بخیلی کر رہا ہے۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

النساء–111

اور جو شخص گناہ کمائے بیشک وہ اپنی جان پر ہی گناہ کماتا ہے، اور اللہ تعالی خوب جاننے والا، اور حکمت والا ہے۔

اور عقیدہ توحید اللہ تعالی کا واجب حق ہے اس کی ادائیگی ضروری ہے، اور اس کی حفاظت پر اللہ تعالی نے عظیم ثواب کا وعدہ بھی کیا ہے، فرمایا:

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾ هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ

ق–32/31

اور جنت کو پرہیز گاروں کے قریب کر دیا جائے گا وہ کچھ دور نہ ہو گی۔ یہ ہے جس کا تم [جنتیوں] سے وعدہ کیا جاتا تھا، یہ ہر رجوع کرنے والے اور [حقوق الٰہی] کی حفاظت کرنے والے کیلیے ہے۔

اور جس شخص نے اللہ کے حقوق ضائع کرتے ہوئے شرک کیا، غیر اللہ کو واسطہ بنا کر اس کی عبادت کی، ان سے فریاد رسی، مشکل کشائی، اور حاجت روائی کا مطالبہ کیا، اور انہی پر توکل رکھا تو وہ ناکام و نامراد ہونے کے ساتھ شرک کا مرتکب بھی ہوا، اس کی تمام جد وجہد غارت ہو گئی، اللہ تعالی اس سے کوئی نفل یا فرض عبادت قبول نہیں کریگا، اور اسے کہا جائے گا: جہنم میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم رسید ہو جاؤ، اِلّا کہ وہ شرک سے توبہ کر لے، ایک حدیث میں ہے کہ: (ایک جہنمی آدمی کو قیامت کے دن کہا جائے گا: اگر تمہارے پاس زمین کی ساری دولت آجائے تو کیا آگ سے بچنے کیلئے اسے فدیہ میں دے دوگے؟ تو وہ کہے گا: ہاں، پھر اسے کہا جائے گا: "تمہیں اس سے بھی آسان کام کا حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا، [لیکن تم شرک سے بالکل باز نہ آئے]") بخاری

خیال کرنا کہ نیکی کی جزا میں یہ بھی شامل ہے کہ اس کے بعد بھی نیکی کی جائے، فرمان باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ

محمد–17

اور جو لوگ راہ راست پر چلیں تو اللہ نے ان کی مزید رہنمائی فرمائی اور انہیں تقوی عطا کیا۔

اور کسی بھی گناہ کی سزا میں یہ بھی شامل ہے کہ گناہ کے بعد پھر گناہ سرزد ہو، فرمانِ باری تعالی ہے:

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

البقرۃ–10
ان کے دلوں میں بیماری تھی تو اللہ نے ان کی بیماری میں اضافہ کر دیا، اور ان کیلیے درناک عذاب ہے۔

متنبہ رہنا کہ جس شخص کی دن میں پانچوں نمازیں صحیح سلامت ہوں تو اس کا دن سلامتی والا ہو گا، اور جس کا جمعہ صحیح گزرا تو اس کا پورا ہفتہ سلامتی والا ہو گا، اور جس شخص کا رمضان صحیح گزرا تو اس کا پورا سال سلامتی والا ہو گا۔ جو شخص اپنے مال کی زکاۃ ادا کرے تو اللہ تعالی اس کے مال کی حفاظت فرمائے گا اور اس میں برکت بھی ڈال دے گا، جس کا حج صحیح ہوا تو اس کی ساری زندگی سلامتی والی بن جائے گی، اور جو شخص عقیدہ توحید کے تحفظ میں کامیاب ہو گیا تو اللہ تعالی نے اس کے لیے جنت کی ضمانت دے رکھی ہے۔

اور مکلف بندہ مخلوق کے واجب حقوق ضائع کر کے اپنے آپ کو ہی دنیا و آخرت میں ثواب سے محروم کرتا ہے اور عذاب کا مستحق بنتا ہے، اور اگر حقوق العباد کی ادائیگی میں کمی ہوئی تو اسی کے مطابق ثواب میں بھی کمی ہو گی۔

روکھی سوکھی اور تنگی ترشی میں انسان کی زندگی تو گزر ہی جاتی ہے، اس لیے انسان کی زندگی واجب حقوق پورے ملنے پر موقوف نہیں؛ کیونکہ [اگر کوئی حق رہ بھی گیا تو] اللہ کے ہاں اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والے سب جمع ہوں گے، اور اللہ تعالی مظلوم کو ظالم اور غاصب سے حق لیکر دے گا؛ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن تم مستحق افراد کو ان کے حقوق ضرور ادا کرو گے، حتی کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ والی بکری کا بدلہ لیا جائے گا) مسلم

اللہ تعالی اور رسول ﷺ کے حقوق کے بعد والدین کے حقوق ہیں، یہی وجہ ہے کہ انہیں اللہ نے اپنے حقوق کیساتھ بیان کیا اور فرمایا:

وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا [23] وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

الاسراء–24/23
اور آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، والدین کیساتھ اچھا برتاؤ کرو، اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ ہی انہیں جھڑ کو اور ان سے بات کرو تو ادب سے کرو۔ اور ان پر رحم کرتے ہوئے انکساری سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ: پروردگار! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپنے میں مجھے [محبت و شفقت] سے پالا تھا۔

ایسے ہی فرمایا:

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ

لقمان—14

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے [نیک سلوک کرنے کا] تاکیدی حکم دیا، اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری سہتے ہوئے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور دو سال اس کے دودھ چھڑانے میں لگے [اسی لئے یہ حکم دیا کہ] میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی [آخر] میرے پاس ہی [تجھے] لوٹ کر آنا ہے۔

اللہ تعالی نے والدین کے حق کو اتنا بڑا مقام اس لئے دیا ہے کہ اللہ تعالی نے تمہیں انہی کی وجہ سے وجود بخشا اور پیدا کیا، ماں نے دوران حمل بہت بڑی بڑی مشقتیں برداشت کیں، اور دوران زچگی زندگی و موت کی کشمکش بھی دیکھی، فرمان الہی ہے:

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا

الاحقاف—15

ہم نے انسان کو حکم دیا کہ وہ اپنے والدین سے اچھا سلوک کرے، اس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی جنم دیا۔

ماں کا دودھ پلانا بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، جبکہ والد اولاد کی تربیت، اور رزق کی تلاش میں تگ ودو کرتا ہے، والدین مل کر بیماری کا علاج کرتے ہیں، بچوں کی نیند کی خاطر خود جاگتے ہیں، بچوں کے آرام کیلیے اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہیں، انکی خوشحالی کیلیے خود تنگی برداشت کرتے ہیں، بچوں کے بول و براز کو برداشت کرتے ہیں تاکہ اولاد سکھ میں رہے، وہ اسے سکھاتے بھی ہیں تاکہ بچہ مکمل اور مہذب انسان بنے، انکی دلی خواہش ہوتی ہے کہ انکی اولاد ان سے بھی آگے بڑھے، اس لئے بچو! والدین کے بارے میں کثرت سے وصیت کے متعلق تعجب مت کرو، اور نہ ہی انکی نافرمانی کی وجہ سے کثرتِ وعید پر حیرانگی کوئی معنی رکھتی ہے۔

اولاد جتنی مرضی جد وجہد کرلے اپنے والد کیساتھ نیکی کا حق ادا نہیں کر سکتی، صرف ایک صورت ہے جسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (اولاد کسی صورت میں بھی اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی، اِلّا کہ والد کسی کا غلام ہو تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔) مسلم، ابوداود، ترمذی

والدین جنت کا دروازہ ہیں، چنانچہ والدین کیساتھ حسن سلوک کرنے والا جنت میں داخل ہوگا؛ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اسکی ناک خاک آلود ہو، اسکی ناک خاک آلود ہو، اسکی ناک خاک آلود ہو) کہا گیا: اللہ کے رسول! کس کی؟! آپ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص نے اپنے والدین کو یا کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا) مسلم

اے مسلمان!

اگر تمہارے والدین تم سے راضی ہیں تو اللہ بھی تم سے راضی ہے، جیسے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اللہ کی رضا والد کی رضا مندی میں ہے، اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے) یہ حدیث صحیح ہے، اسے ترمذی نے روایت کیا ہے، اور حاکم نے مستدرک میں اسے صحیح کہا ہے۔

والدین کیساتھ حسن سلوک یہ ہے کہ گناہ کے علاوہ ہر کام میں انکی فرمانبرداری کریں، ان کی وصیت اور حکم کی تعمیل کریں، انکے ساتھ نرم برتاؤ رکھیں، انہیں خوش رکھیں، ان پر خرچہ کرتے ہوئے فراخ دلی سے کام لیں، شفقت ورحمت کیساتھ پیش آئیں، انکے دکھ کو اپنا دکھ جانیں، ان کے ساتھ مانوس ہو کر رہیں، انکے ساتھیوں اور دوستوں کیساتھ اچھا سلوک کریں، انکے رشتہ داروں کیساتھ تعلقات بنائیں، اور ان سے ہر قسم کی تکلیف کو دور رکھیں، جن چیزوں سے وہ روک دیں ان سے رک جائیں، انکی لمبی زندگی کی چاہت رکھیں، انکی زندگی میں اور انکے چلے جانے کے بعد کثرت سے انکے لیے استغفار کریں۔

جبکہ والدین کے ساتھ بد سلوکی گزشتہ تمام چیزوں سے کنارہ کشی کا نام ہے۔

معاشرے میں والدین کے ساتھ بد سلوکی کا بڑھ جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے؛ حدیث ہے کہ: (قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ: بے وقت بارشیں ہونگی، اولاد نافرمان ہوگی، برے لوگ بڑھتے چلے جائیں گے، اور اچھے لوگ کم ہوتے جائیں گے)

والدین کے ساتھ سب سے بڑی بد سلوکی یہ ہے کہ دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو اولاد کی خدمت سے نکال کر اولڈ ایج ہاؤس میں منتقل کر دیا جائے-اللہ کی پناہ-اس کام کا اسلامی یا انسانی اخلاقیات سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے!

اسی طرح والدین پر رعب جھاڑنا، ان پر ہاتھ اٹھانا! انہیں زدو کوب کرنا! گالی گلوچ کا نشانہ بنانا! اور انہیں انکے حقوق سے محروم کرنا بہت بڑی بد سلوکی ہے، چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے، لیکن والدین سے بد سلوکی کرنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا!) طبرانی

فرمان باری تعالی ہے:

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا

النساء–36

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، والدین سے اچھا سلوک کرو، نیز قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار ہمسائے، اجنبی ہمسائے، اپنے ہم نشین اور مسافران سب سے اچھا سلوک کرو، نیز ان غلاموں سے بھی جو تمہاری ملکیت میں ہیں۔ اللہ تعالی یقیناً مغرور اور خود پسند بننے والے کو پسند نہیں کرتا

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اسکی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلیے ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی قوی اور مضبوط ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد ﷺ اس کے بندے اور صادق و امین رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ، انکی آل اور تمام صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے، اور اسلام کے مضبوط کڑے کو تھام لو۔

اللہ کے بندو!

والدین کے حقوق ادا کرنے میں جہاں عظیم اجر و ثواب اور برکت ہے، وہیں پر یہ ایسے لوگوں کی بلند صفات میں شامل ہے جن کا باطن پاک ہو، مقام و مرتبہ بلند ہو، اور پاکیزہ اخلاق کے مالک ہوں۔

نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہوتا ہے، اور کسی کی نیکی یاد رکھنا، اور نیکی کا صلہ دینا نیکی کا حق ہے، حسن سلوک کا بدلہ حسن سلوک سے ہی دیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نیکی کا منکر وہی شخص ہوتا ہے، جو انتہائی بد اخلاق اور بے مروّت ہو، اور اس کے باطن میں بھی خباثت بھری ہو، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

البقرة–237

اور ایک دوسرے کے احسانات کو مت بھولو، اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو یقیناً اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

اور اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا

مریم–32

میں اپنی والدہ کیساتھ بہتر سلوک کرنے والا ہوں، اللہ نے مجھے جابر اور بدبخت نہیں بنایا۔

اور یحیی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا

مریم–14

وہ اپنے والدین سے ہمیشہ اچھا سلوک کرتے تھے اور کسی وقت بھی جابر اور نافرمان نہ ہوئے۔

اور ایک تباہ و برباد ہونے والے بدبخت کے بارے میں فرمایا:

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللّٰهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

الاحقاف–17

اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا: "تف ہو تم پر، تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں [زندہ کر کے زمین سے] نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں" اور وہ دونوں اللہ کی دہائی دے کر اسے کہتے: "تیرا ستیاناس!! ہماری بات مان جا کیونکہ اللہ کا وعدہ سچا ہے" تو وہ کہتا ہے: "یہ تو صرف پہلے لوگوں کے قصے اور کہانیاں ہیں!!

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، اور کہا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے کون میرے حسن سلوک کا زیادہ حقدار ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ، اسکے بعد جو بھی قریب ترین رشتہ دار ہو) بخاری و مسلم

اللہ کے بندو!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اللھم صلِّ علی محمدٍ وعلی آل محمد، کما صلَّیتَ علی إبراھیم وعلی آل إبراھیم، إنک حمیدٌ مجید، اللھم بارِک علی محمدٍ وعلی آل محمدٍ، کما بارکتَ علی إبراھیم وعلی آل إبراھیم، إنکَ حمیدٌ مجید، وسلم تسلیماً کثیراً۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا) اس لیے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود و سلام پڑھو۔

یا اللہ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین اور حق وانصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یا اللہ! ان کے ساتھ ساتھ اپنے رحم و کرم اور جود و سخا کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین، یا اللہ! ان کے ساتھ ساتھ اپنے رحم و کرم اور جود و سخا کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! ہمارے نفسوں کو متقی بنادے، اور ان کا تزکیہ نفس فرمادے، توں ہی ان کا بہترین تزکیہ کرنے والا ہے، توں ہی ان کا ولی اور مولا ہے۔

یا اللہ! ہم بد اخلاقی، بد اعمالی، خواہش پرستی اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں، یا رب العالمین!

یا اللہ! ہم تجھ سے معافی، اور درگزر کا سوال کرتے ہیں، یا اللہ! ہم تجھ سے اپنے دین، دنیا، اہل وعیال، اور مال دولت کے متعلق معافی، اور درگزر کا سوال کرتے ہیں۔

یااللہ ! ہماری پردہ پوشی فرما، ہمارے عیبوں پر پردے ڈال دے، اور خوف زدہ لوگوں کو امن عطا فرما، یااللہ ! ہماری آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور ہر سمت سے حفاظت فرما، یااللہ ! تیری رحمت کے صدقے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ ہمیں قدموں تلے سے اچک لیا جائے، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! تمام معاملات کا انجام ہمارے لیے بہتر فرما، اور ہمیں دنیاوی رسوائی اور اخروی عذاب سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل کی توفیق مانگتے ہیں۔ یااللہ ! تیرے رحمت کے صدقے ہم تجھ سے جہنم کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل سے تیری پناہ مانگتے ہیں، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں، لشکروں، اور شیطان کے ہمنواؤں سے محفوظ فرما، یارب العالمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ ! اپنی رحمت کے صدقے تمام مسلمانوں اور ان کی اولادوں کو شیطان مردود سے، شیطانی چیلوں، لشکروں، اور شیطان کے ہمنواؤں سے محفوظ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمیں ہمارے نفسوں اور بداعمالیوں کے شر سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام معاملات کا انجام ہمارے لیے بہتر فرما، اور ہمیں دنیاوی رسوائی اور اخروی عذاب سے محفوظ فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہم سب کو دین کی سمجھ عطا فرما، یااللہ ! ہم سب مسلمانوں کو دین کی سمجھ عطا فرما، یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں، لشکروں، اور شیطان کے ہمنواؤں سے محفوظ فرما، یارب العالمین ! یاذالجلال والاکرام !

یااللہ ! تمام مسلمان مرد و خواتین کے امور سنوار دے، یااللہ ! تمام مومن مرد و خواتین کے امور سنوار دے۔

یااللہ ! تمام مسلمانوں کی مشکل کشائی فرمادے، یااللہ ! سب کی پریشانیاں ختم فرمادے، یااللہ ! ہمہ قسم کی سختیاں دور فرمادے، یارب العالمین !

یااللہ ! یاذالجلال والاکرام ! مسلمانوں کی دشمنوں کے خلاف بھرپور مدد فرما، یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو تیرے دین پر استقامت عطا فرما، یااللہ ! ہم سب کو تیرے نبی ﷺ کی سنت پر کاربند بننے کی توفیق عطا فرما۔

یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہم سب کو مہنگائی، وبائی امراض، زناکاری، سود، زلزلوں اور خفیہ واعلانیہ آزمائشوں سے محفوظ فرما، یاارحم الراحمین ! یا ذالجلال والاکرام !

یااللہ! ہمیں ہمارے نفسوں اور بداعمالیوں کے شر سے محفوظ فرما، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تمام مقروض مسلمانوں کے قرضے چکادے۔ یااللہ! پریشان حال مسلمانوں کی پریشانیاں ختم فرمادے، یارب العالمین!

یااللہ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یارب العالمین!

یااللہ! اپنی رحمت کے صدقے تمام حجاج کرام کا حج قبول فرما، یارب العالمین! یااللہ! اپنی رحمت کے صدقے تمام حجاج کرام کا حج قبول فرما، یااللہ! تمام حجاج کرام کو صحیح سلامت اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹا، یااللہ! ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوں، یارب العالمین! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے!

یااللہ! ہمارے ملک کی کسی بھی منفی سرگرمی سے حفاظت فرما، یااللہ! ہمارے ملک کی ہمہ قسم کے ظالموں کے ظلم سے حفاظت فرما، یارب العالمین! یاذالجلال والاکرام! یااللہ! باغیوں اور بدعتیوں پر اپنی پکڑ نازل فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ! ساری دنیا میں مسلمانوں کے حالات سنوار دے، یاذالجلال والاکرام!

یااللہ! ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یااللہ! ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یااللہ! ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یاارحم الراحمین! یااللہ! اپنی رحمت کے صدقے تمام فوجیوں کی حفاظت فرما، اور ان کے اہل وعیال اور مال ودولت کی حفاظت فرما۔ یاذالجلال والاکرام!

یااللہ! خادم حرمین شریفین کو تیری مرضی کے کام کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ! انہیں تیری رہنمائی کے مطابق اقدامات کرنے کی توفیق دے، اور ان کا ہر کام اپنی رضا کیلیے بنالے، یاذالجلال والاکرام! یااللہ! ان کی ہر اچھے کام کیلیے مدد فرما، یاارحم الراحمین! یااللہ! ان کے ولی عہد کو تیری مرضی کے کام کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ! انہیں تیری رہنمائی کے مطابق اقدامات کرنے کی توفیق دے یااللہ! ان کی ہر اچھے کام کیلیے مدد فرما، یاارحم الراحمین! یااللہ! ان دونوں کو تیری مرضی اور تیری رہنمائی کے مطابق ایسے کام کرنے کی توفیق عطافرما جن میں اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی ہو، جس میں ملک و قوم کا فائدہ ہو، یاذالجلال والاکرام! یااللہ! انہیں ہدایت یافتہ اور راہ راست کا راہی بنا، یارب العالمین!

یااللہ! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطافرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندو!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے،اور تمہیں فحاشی، برائی،اور سرکشی سے روکتا ہے،اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

عظمت والے اور جلیل القدر پروردگار کا خوب ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا،اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا،اللہ تعالی کی یاد بہت بڑی عبادت،اللہ تعالی تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے۔

ترجمہ: شفقت الرحمن مغل

(6) آیت الکرسی کا مفہوم

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو کہ ہمیشہ سے زندہ اور ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، اسی کی حمد خوانی اور شکر بجالاتا ہوں اسے نیند آتی ہے اور نہ ہی اونگ، میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتاہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ بلند و بالا اور عظیم ہے، اور یہ بھی گواہی دیتاہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، آپ نے ہماری سیدھے راستے کی جانب رہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور ٹھوس منہج پر چلنے والے صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی نصیحت کرتاہو، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے کماحقّہ ڈرو اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک بار فرمایا: (ابو منذر! کیا تم جانتے ہو تمہاری یاد کردہ آیتوں میں سے کون سی آیت عظیم ترین ہے؟) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ابو منذر! کیا تم جانتے ہو تمہاری یاد کردہ آیتوں میں سے کون سی آیت عظیم ترین ہے؟) میں نے عرض کیا:

"اللّٰہُ لَا إِلٰہَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ"

اس پر آپ ﷺ نے میرے سینے پر تھپکی دی اور فرمایا: (ابو منذر! تمہیں علم مبارک ہو۔)

آیت الکرسی عظیم ترین آیت ہے؛ کیونکہ اس آیت میں اسماو صفات سے متعلق تمام بنیادی باتیں جمع ہیں، اس آیت نے اللہ تعالی کی عظیم قدرت بیان کی ہے۔

اللّٰہُ لَا إِلٰہَ إِلَّا هُوَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایمان کی ستر سے کچھ زائد یا ساٹھ سے کچھ زائد شاخیں ہیں، ان میں سے افضل ترین

"لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ"

کا اقرار ہے۔) تو [آیت کے اس حصے کا مطلب یہ ہے کہ] اللہ سبحانہ و تعالی حق ہے، اس کی بات بھی حق ہے، اس کے وعدے بھی حق ہیں، اس کا دین بھی حق ہے، اس کی کتاب بھی حق ہے، جس کے بارے میں اللہ نے خبر دی وہ بھی حق ہے، اور جس کا حکم دیا وہ بھی حق ہے؛ اللہ تعالی اپنی ذات اور صفات میں بھی حق ہے، اللہ تعالی کی صفات اور خوبیاں بھی کامل ترین ہیں، وہی ہے جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک کے لیے ہے، ازل سے ابد تک جلال، جمال، اور کمال سے موصوف ہے، اس کا احسان ہمیشہ سے ہمیشہ تک کے لیے ہے۔

الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

یعنی وہی ایسی ذات ہے جسے موت آئے گی اور نہ ہی بوسیدگی کا شکار ہوگی، دائمی زندگی اور بقا اسی کے لیے ہے، اس ذات کی ابتدا یا انتہا کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا ہے، اور {الْقَيُّوْمُ} میں اللہ تعالی کی کمال درجے کی استقلالیت، اور قدرت مذکور ہے؛ کیونکہ وہ بذات خود قائم دائم ہے، اور دوسروں کو قائم دائم رکھے ہوئے ہے؛ لہذا اللہ تعالی کے بغیر کسی کا بھی وجود ممکن نہیں؛ گویا کہ ان دونوں ناموں میں کمال کی تمام تر صفات ایک لڑی میں پرو دی گئیں، یہی وجہ ہے کہ ان دونوں ناموں کے ذریعے اللہ سے مدد کا طلب گار اللہ تعالی کے تمام تر اسما اور صفات کے ساتھ مدد طلب کرنے والا بن جاتا

ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کثرت کے ساتھ ان دونوں ناموں کے ذریعے دعائیں کرتے تھے، بلکہ جب آپ کو شدید نوعیت کی پریشانی ہوتی تو فرماتے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

[یاحیی! یاقیوم! میں تیری رحمت کے واسطے سے مدد طلب کرتاہوں]

اگر کوئی مسلمان غور کرے اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ اس کا پروردگار {الْحَيُّ الْقَيُّومُ} ہے، تو اس کا دل مطمئن ہو کر پر سکون ہو جائے گا، اسے تدبیروں کی ضرورت نہ رہے گی، نیز شر اور گناہوں سے بچ جائے گا۔

لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ

[اسے نیند آتی ہے اور نہ ہی اونگ] مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی بندوں میں پائے جانے والے ہر قسم کے نقص، کمی، اور عیب سے پاک ہے؛ اس بات کی گواہی پوری کائنات کا نظام، زندگی کارواں دواں پہیہ اور مخلوقات کے اسباب معاش سب کے سب دے رہے ہیں۔
لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ

و گرنہ ساری کائنات درہم برہم ہو جائے، کائنات کی روانی تباہ ہو جائے اور نظام کائنات میں خرابیاں میں آجائیں، فرمان باری تعالی ہے:

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ

یٰس–40
نہ تو سورج سے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ ہی رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے۔

دریاؤں اور سمندروں کا پانی تھم جائے۔

جب آنکھیں سکون پارہی ہوں، اور تارے غروب ہو چکے ہوں اس وقت کچھ مومنین اپنے بستروں سے اٹھ کر ایسی ذات سے مناجات کرتے ہیں جسے نیند آتی ہے نہ ہی اونگ اور پھر وہ ذات ان کی دعائیں قبول بھی کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (ہمارا پروردگار روزانہ جب رات کی آخری تہائی باقی رہ جائے تو آسمان دنیا تک نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عطا کروں، اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے تو میں اسے بخش دوں؟)

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

یعنی آسمان و زمین کی ہر چیز اسی کی ملکیت، قدرت اور تخمینے کی رہین منت ہے۔ ہر چیز میں اسی کا فضل، درجہ بندی، حکم اور حکمت کار فرما ہے؛ تمام عظیم ترین افلاک اور عالموں کا وہی خالق، مالک اور معبود بر حق ہے، اس کے سوا کوئی معبود بر حق اور پروردگار نہیں۔

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

[کون ہے جو اس کے پاس سفارش کرے؟ الا کہ وہ کسی کو اجازت دے دے] رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (روزِ قیامت میری شفاعت پا کر سعادت مند ترین بننے والا شخص وہ ہو گا جس نے سچے دل یا نفس کے ساتھ
"لَا إِلٰہَ إِلَّا اللہُ"

کا اقرار کیا ہو گا)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

[جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو ان سے اوجھل ہے اسے بھی جانتا ہے۔ یہ لوگ اللہ کے علم میں سے کسی چیز کا بھی ادراک نہیں کر سکتے مگر اتنا ہی جتنا وہ خود چاہے۔] لہذا وہی سبحانہ و تعالی سننے والا، دیکھنے والا، جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے، وہ تو سیاہ چیونٹی کے سیاہ چٹان پر اندھیری رات میں رینگنے کو بھی دیکھ رہا ہے، بلکہ چیونٹی کی رگوں اور اعضا تک غذا پہنچانے والے راستوں کو بھی دیکھ رہا ہے۔
اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ

الانعام–59
اور غیب کی چابیاں تو اسی کے پاس ہیں جسے اس کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ بحر و بر میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور کوئی پتہ تک نہیں گرتا جسے وہ جانتا نہ ہو، نہ ہی زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ ہے جس سے وہ باخبر نہ ہو۔ اور تر اور خشک جو کچھ بھی ہو۔ سب کتاب مبین میں موجود ہے۔

اس لیے اللہ تعالی کے علم کا احاطہ کسی مقرب فرشتے، یا نبی اور رسول کو بھی نہیں ہے؛ تو قیافہ شناس، کاہن اور مستقبل کی معرفت کا دعوی کرنے والے شعبدہ بازوں کو کس طرح علم الٰہی کا احاطہ ہو سکتا ہے؟! اللہ تعالی کا یہ بھی فرمان ہے:

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

النمل–56

آپ کہہ دیں: آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی اللہ کے سوا غیب نہیں جانتا۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

[اللہ کی کرسی آسمانوں اور زمین سے بھی وسیع ہے] اللہ تعالی کی ذات کس قدر عظیم ہے، وہ بہت بڑا اور بلند و بالا معبود ہے، اس کی قدرت بالکل واضح ہے، اللہ سبحانہ و تعالی کا علم بھی وسیع، اللہ کی تونگری بھی وسیع، اس کے انعامات، فضل اور سخاوت بھی وسیع، اس کی قوت اور عظمت بھی وسیع، اس کی قدرت بھی وسیع، اس کی حکمت بھی وسیع، اور اسی کی مغفرت و رحمت بھی وسیع ہے۔

تو مسلمان ایسے رب کی بندگی کرتا ہے جس کی عنایتیں بھی ہر چیز سے وسیع ہیں، اللہ کا فضل ہر تمنا خواہ کی چاہت سے بھی وسیع ہے؛ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ جب بھی کوئی اللہ تعالی سے دعا مانگے تو کسی بھی دعا کو اللہ تعالی پر بوجھ مت سمجھے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جب بھی تم میں سے کوئی اللہ سے مانگے تو کھل کر مانگے؛ کیونکہ وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہے) اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: (جب بھی تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگو؛ کیونکہ وہ بہترین اور اعلی ترین جنت ہے، اس سے اوپر رحمن کا عرش ہے، اور وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں)

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا

[یعنی آسمان و زمین کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی] مطلب یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی حفاظت میں ہے، اللہ سبحانہ و تعالی ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے، وہی تمام کے تمام مکلف بندوں کی کارکردگی محفوظ فرما رہا ہے، وہ جسے چاہتا ہے شر، تکلیف اور آزمائش سے محفوظ بنا دیتا ہے، اس لیے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دعا سکھلائی کہ:

اَللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي

[یا اللہ! میری آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور اوپر سے حفاظت فرما، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے نیچے سے اچک لیا جاؤں])

اللہ تعالی یکتا اور تنہا ہی انسان کی حفاظت فرماتا ہے، بشرطیکہ انسان اللہ کی حدود کا خیال کرے، حرام کردہ کاموں سے اجتناب کرے، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ

النساء–34

پس نیک عورتیں فرماں بردار ہیں، پیٹھ پیچھے حفاظت کرنے والی ہیں، اس لیے کہ اللہ نے انہیں محفوظ رکھا۔

آیت الکرسی مسلمانوں کے لیے کسی غنیمت سے کم نہیں، یہ اللہ تعالی کی عظیم ترین نعمتوں میں سے ایک ہے، اسے صبح اور شام کے اذکار میں تاکید کے ساتھ پڑھنا چاہیے کہ اس سے اللہ کی حفاظت حاصل ہوتی ہے، اسی آیت الکرسی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو اس کے جنت میں داخلے سے رکاوٹ صرف موت ہی ہے) اور اگر آیت الکرسی سوتے وقت پڑھی جائے تو: (اللہ تعالی کی طرف سے تم پر محافظ مقرر کر دیا جائے گا، اور صبح ہونے تک شیطان بھی تمہارے قریب نہیں پھٹکے گا)

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لیے قرآن کریم کو بابرکت بنائے، اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو اس کی حکمت بھری نصیحتوں سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں وہی ہمیں کافی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بر حق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی بلند و بالا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ جناب محمد اللہ کے چنیدہ بندے، برگزیدہ نبی اور پسندیدہ رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، صحابہ کرام اور تمام تبعین سنت پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد: میں سب کو تقوی الہی اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔

جس وقت چہار سو باتیں بنائی جا رہی ہوں، فضا قیل و قال سے اٹ چکی ہو، تو ایسے میں مسلمان کی ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ جو کچھ دیکھ سن رہا ہے، اور جو کچھ بول رہا ہے اسے شریعت و عقل کے میزان میں تول لے؛ چنانچہ اگر مسلمان کے بول فتنے کو بجھائیں، امید کی کرن جگائیں، امن و امان کو مضبوط بنائیں، لوگوں میں اطمینان کو فروغ دیں، شور شرابا دفن کریں، فتنے کا دروازہ بند کریں، قومی مفاد کو ترجیح دیں، پوری قوم کو مضبوط کریں، حکمرانوں کے حقوق کو تحفظ دیں، تو ایسے بول اچھے بول ہیں۔

اور اگر انسان کے بول سے ہنگامہ کھڑا ہو، امن و امان سبوتاژ ہو، دنگا بپا ہو، حکمرانوں کے متعلق اعتماد کو ٹھیس پہنچے، علمائے کرام کے مقام میں رخنہ ڈلے، قومی تعمیر و ترقی میں رکاوٹ بنے تو ایسا بول خبیث بول ہے، اسے آغاز میں ہی در گور کر دینا چاہیے، اور اس سے لا تعلق ہو جانا چاہیے۔

مملکت سعودی عرب مضبوط بنیادوں پر قائم ہے، اس کا اندرونی اتحاد انتہائی مضبوط ہے، مملکت کو بدنام کرنے کی کوشش محض رسوائی ہے، بلکہ مملکت کے دشمنوں کے حصے میں ہمیشہ شکست آئی ہے۔ جبکہ مملکتِ حرمین کے امن کو مضبوط بنانے کے اقدامات، مملکت کے خلاف حملے روکنا، وحدت کے لیے کاوشیں کرنا شرعاًاور عقلاًہر اعتبار سے واجب ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ

قریش–4/3
پس وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں[3] جس نے انہیں بھوک میں کھلایا اور دہشت سے امن عطا کیا۔

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود و سلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں تمہیں اسی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56
اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

یا اللہ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، انکے ساتھ ساتھ اہل بیت، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، نیز اپنے رحم، کرم، اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ! کافروں کے ساتھ کفر کو بھی ذلیل و رسوا فرما، یا اللہ! تیرے اور دین دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، یا اللہ! اس ملک کو اور تمام اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنا دے۔

یااللہ ! جو بھی ہمارے بارے میں یا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں برے ارادے رکھے، یااللہ ! اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یااللہ ! اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنادے، یا سمیع الدعاء !

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل کی توفیق مانگتے ہیں۔ یااللہ ! ہم جہنم اور جہنم کے قریب کرنے والے ہر قول و عمل سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے۔ یااللہ ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے۔ اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، نیز ہمارے لیے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے ہدایت، تقوی، عفت، اور تونگری کا سوال کرتے ہیں۔

یااللہ ! ہم تجھ سے شروع سے لیکر آخر تک، ابتدا سے انتہا تک، اول تا آخر ظاہری اور باطنی ہر قسم کی جامع بھلائی مانگتے ہیں، نیز تجھ سے جنتوں میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! توں ہی معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند بھی فرماتا ہے، لہذا ہمیں معاف فرمادے۔

یااللہ ! ہم تیری نعمتوں کے زوال، تیری طرف سے ملنے والی عافیت کے خاتمے، تیری اچانک پکڑ اور تیری ہمہ قسم کی ناراضی سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم پر اپنی برکتوں، رحمتوں، فضل اور رزق کے دروازے کھول دے۔

یااللہ ! ہمارے تمام معاملات بہتر فرمادے، اور ہمیں ہمارے اپنے رحم و کرم یا اپنی کسی بھی مخلوق پر ایک لمحے کے لیے بھی نہ چھوڑنا۔

یااللہ ! ہم تجھ سے بہترین انجام کار کا سوال کرتے ہیں، ماضی میں جو کچھ بھی گناہ اور نافرمانیاں ہوئیں ان کی معافی مانگتے ہیں۔

یااللہ ! ہمیں، ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کو بخش دے، یااللہ ! مسلمان فوت شدگان پر رحم فرما، بیماروں کو شفایاب فرما، اور ہمارے تمام معاملات خود ہی سنبھال لے، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے دعا گو ہیں، یااللہ ! تو ہی غنی ہے،اور ہم فقیر ہیں، ہمیں بارش عطافرمااور ہمیں مایوس مت فرما۔ یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما۔ یااللہ ! تیری رحمت والی بارش ہو، تیرے عذاب، آزمائش میں ڈالنے والی، ڈبونے،اور منہدم کرنے والی نہ ہو، یااللہ ! ایسی بارش ہو کہ دھرتی لہلہااٹھے اور لوگوں کو پینے کا پانی میسر آئے، شہری اور دیہاتی سب علاقوں کے لیے مفید ہو، تیری رحمت کا تجھے واسطہ دیتے ہیں، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہمارے حکمران خادم حرمین شریفین اوران کے ولی عہد کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ان دونوں کو تیری رضااور رہنمائی کے مطابق توفیق عطافرما، یارب العالمین ! یاارحم الراحمین ! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یااللہ ! ہمیں دنیااور آخرت میں بھلائی عطافرما،اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل،احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتاہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتاہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتاہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کاذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی عبادت ہے،اور اللہ تعالی تمہاری تمام کارکردگی سے بخوبی واقف ہے۔

ترجمہ: شفقت الرحمن مغل

(7) اعتدال اور فتوی نویسی کے ضوابط

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

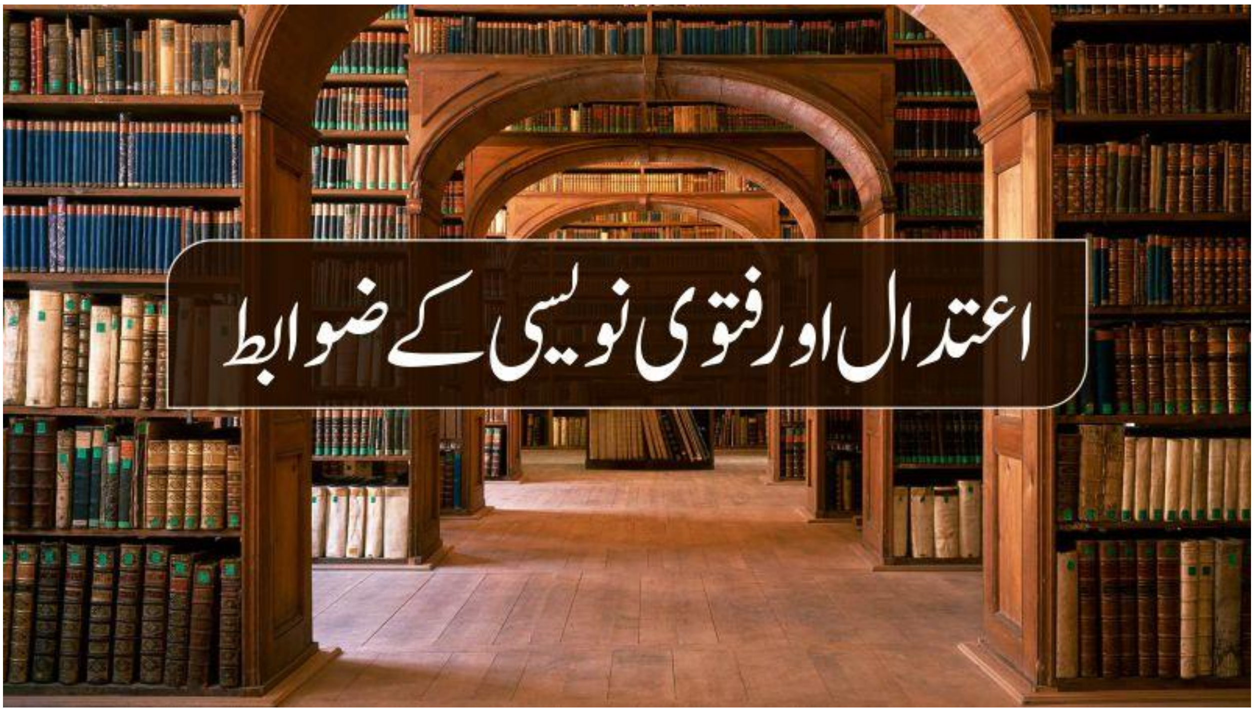

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں جس نے مومنوں کو روشن بصیرت عطا کی، مکلف بندوں کیلیے حلال اور حرام واضح فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک، معاون اور مدد گار نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ نے راہ چلتے افراد کیلیے احکامات واضح اور راستے کی نشانیاں مقرر فرمائیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی اولاد اور صحابہ کرام پر رحمتیں برکتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانو! تقوی الہی اپناؤ؛ کیونکہ سانسیں گنی جاچکی ہیں، اعمال کی کڑی نگرانی جاری ہے:

وَالْمَرْءُ يُذْكَرُ بِالْجَمَائِلِ بَعْدَهُ

فَارْفَعْ لِذِكْرِكَ بِالْجَمِيْلِ بِنَاءَ

انسان کو اس کی خوبیوں کے ذریعے یاد کیا جاتا ہے، اس لیے اپنے اچھے تذکرے کی عمارت کو بلندیوں تک لے جا۔

وَاعْلَمْ بِأَنَّكَ سَوْفَ تَذْكُرُ مَرَّةً

فَيُقَالُ أَحْسَنَ أَوْ يُقَالُ أَسَاءَ

یہ ذہن نشین کرلو! یقیناً تمہارا کبھی نہ کبھی ذکر ضرور ہوگا، اس وقت کہا جائے گا: فلاں بہت اچھا تھا یا کہا جائے گا کہ وہ برا تھا!۔

اس لیے اپنی زبان کو لگام دو، صرف تشنگی دور کرنے والی نصیحت، یا حکمت بھری بات، یا جامع خیر خواہی یا اچھا کلام ہی زبان سے نکالو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71/70
اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو اور ہمیشہ راست گوئی سے کام لو[70] اللہ تعالی تمہارے معاملات سنوار دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور جو شخص بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو وہ بہت بڑی کامیابی پا گیا۔

مسلمانوں!

شریعت اعتدال اور میانہ روی لے کر آئی ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ شریعت کے احکام میں آسانی، وسعت اور کشادگی ہے، پھر مکلف افراد سے تنگی کو دور رکھا گیا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ

الحج–78
اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں بنائی۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا

النساء–28

اللہ تعالی چاہتا ہے کہ تم پر نرمی کرے،اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

یعنی مطلب یہ ہے کہ :اللہ تعالی تم پر اپنے شرعی احکامات،اوامر اور نواہی میں اس حد تک نرمی کرتا ہے جس کی تم استطاعت رکھتے ہو۔

وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا

النساء–28

اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

چنانچہ انسان کی کمزوری اور ناتوانی کی بنا پر نرمی اور آسانی انسان کیلیے مناسب ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(بے شک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا[یعنی اس کی سختی نہ چل سکے گی] لہذا ہر ممکنہ حد تک صحیح انداز سے عمل کرو اور خوش ہو جاؤ[کہ اس طرز عمل سے تم کو دارین کے فوائد حاصل ہوں گے]اور صبح،دوپہر،شام اور کسی قدر رات میں[عبادت سے] مدد حاصل کرو) متفق علیہ

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:(بیشک تم ایسی امت ہو جس کیلیے آسانی اختیار کی گئی ہے)مسند احمد

اور ایک روایت میں ہے:(بیشک تمہاری بہترین دینداری وہ ہے جو آسانی سے ہو،بیشک تمہاری بہترین دینداری وہ ہے جو آسانی سے ہو)مسند احمد

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(آسانی کرو، سختی مت کرو،اطمینان پھیلاؤ متنفر مت کرو) بخاری، مسلم

بخاری اور مسلم کی ہی ایک روایت میں ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے معاذ اور ابو موسی رضی اللہ عنہما کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجتے ہوئے فرمایا:''(خوش کرنا متنفر مت کرنا،آسانی کرنا سختی مت کرنا،ایک دوسرے کی بات ماننا آپس میں مت جھگڑنا)

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:(لیکن مجھے دین حنیف اور کشادگی والے دین کے ساتھ بھیجا گیا ہے)احمد

وَمِنْ قَوَاعِدِ شَرْعِنَا التَّيْسِيرُ

فِيْ كُلِّ أَمْرٍ نَابَهُ تَعْسِيْرُ

جس معاملے میں بھی مشکل درپیش ہو تو وہاں آسانی ہماری شریعت کے قواعد میں سے ہے۔

لیکن یہاں آسانی سے مراد ہر گز یہ نہیں ہے کہ : فقہی مذاہب اور علمائے کرام کے موقف میں سے رخصتوں کو تلاش کر کے آسان ترین موقف پر عمل کیا جائے، بلکہ یہاں آسانی سے مراد شرعی رخصتیں مراد ہیں جن کے بارے میں شرعی دلائل موجود ہیں اور اہل عذر افراد مثلاً: مریض، مسافر ، یا چھوٹے بچے کیلیے فرائض اور واجبات میں رخصت دی گئی ہے۔

ابو حمزہ کہتے ہیں کہ :''میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا:''آسانی اور مشکل دو چیزیں ہیں، تو اللہ تعالی کی طرف سے دی گئی آسانی پر عمل کرو۔

قتادہ رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالی:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

البقرۃ–185

اللہ تعالی تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے وہ تمہارے لیے مشکل نہیں چاہتا۔

کے بارے میں کہتے ہیں:''تو تم وہی اختیار کرو جو اللہ تعالی تمہارے لیے چاہتا ہے''۔

اسی طرح یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ :''میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا:

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا

النساء–101

اگر تم کافروں سے خدشے کی بنا پر نماز قصر کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے۔

کہ اب تولوگ پر امن ہیں؟[یعنی اب بھی نماز قصر کریں گے؟]تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہ:"جس وجہ سے تم تعجب میں ہو مجھے بھی اسی پر تعجب ہوا تھاتو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بابت دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:"(یہ اللہ تعالی کی طرف سے تم پر صدقہ ہے،تواللہ تعالی کے اس صدقے کو قبول کرو)"مسلم

شریعت میں موجود اس قسم کے اعلی اور خوبصورت قطعی مفاہیم کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالی پر بہتان باندھتے ہوئے اعتدال اور میانہ روی کے نام پر ایسی باتیں شریعت میں شامل کر دی جائیں جو بے دلیل اور ہوس پرستی کے مطابق ہوں،اور بلا دلیل ہر چیز کی اجازت دینے والوں کے فتوے تلاش کئے جائیں۔

امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:"جو شخص فقہی مذاہب کی رخصتوں اور مجتہدین کے مبنی بر خطا موقف کو اپنانے لگ جائے تو اس کی دینی حالت بہت پتلی ہو جاتی ہے"

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں:"کچھ لوگوں کی دینی حالت اور تقوی کی اتنی پتلی حالت ہو چکی ہے کہ وہ اپنی خواہشات کی تکمیل کیلیے کسی کا بھی فتوی تلاش کرنے کیلیے تیار ہیں،چنانچہ وہ ہر اس شخص کا موقف اپناتے ہیں جس میں چھوٹ اور رخصت ہو،انہیں اس چیز کی غرض نہیں ہوتی کہ اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان نے ہم پر کیا واجب کیا ہے۔"

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:"اگر کوئی شخص ہر رخصت والے فتوے پر عمل کرے تو وہ فاسق ہو جائے گا"۔

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں:"قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں،غلو اور نفرت کے درمیان سنت کا راستہ ہے،چنانچہ -اللہ تم پر رحم فرمائے- سنت طریقے پر قائم رہو۔اہل سنت کی ماضی میں تعداد کم تھی،اور آئندہ بھی تعداد میں کم ہوں گے۔یہ لوگ عیش پرستوں کے ساتھ عیش پرستی میں مگن نہیں ہوتے،نہ بدعتی لوگوں کے ساتھ بدعات میں شرکت کرتے ہیں،وہ اللہ تعالی سے ملنے تک سنت طریقے پر گامزن رہتے ہیں ،تو تم بھی اللہ کے حکم سے انہی جیسے بن جاؤ"۔

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:"بیشک حقیقی فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کرے،انہیں اللہ کے عذاب سے بے خوف بھی نہ کرے،اللہ کی نافرمانی کیلیے اجازت نہ دے،اور قرآن مجید سے توجہ ہٹا کر کسی اور جانب مبذول نہ کرے،ایسی کوئی بھی عبادت خیر کا باعث نہیں ہے جس میں علم نہ ہو،اور نہ ہی ایسے کسی علم کا فائدہ ہے جس کا فہم نہ ہو"۔

یہ بڑی آزمائش ہے کہ ایسے لوگ فتوے صادر کرنے لگیں جو اہل علم کے ہاں نامعلوم یا غیر معروف ہیں،فتوی نویسی میں ان کا کوئی مقام و مرتبہ نہیں ہے،وہ در حقیقت اس بات سے دھوکا کھا گئے کہ ان سے سوال پوچھنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے،نیز جاہل ترین لوگ ان سے سوال کرنے میں پہل کرتے ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''مجھے ایک آدمی نے بتلایا کہ وہ ربیعہ بن ابو عبدالرحمن کے پاس گیا تو ربیعہ رو رہے تھے، تو اس نے ربیعہ سے کہا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی تکلیف لاحق ہے؟ تو ربیعہ نے کہ: نہیں، تکلیف تو نہیں ہے، لیکن ایک جاہل شخص سے فتوی مانگا گیا ہے اور یہ اسلام میں بہت گھناؤنی حرکت ہے۔ ربیعہ نے مزید کہا کہ: یہاں فتوے دینے کچھ ایسے بھی ہیں جن کو چوروں سے پہلے جیل بھیجنے کا حق بنتا ہے۔''

جس وقت بھی مقاصد شریعہ اور نصوص شریعت سے جاہل لوگ جسارت کریں اور غیر یقینی فہم کے ذریعے تخمینے لگائیں، رسوخ العلم کے بغیر بڑا بننے کا دعوی کریں، مشتبہ امور میں تفریق کے بغیر چہ میگوئیاں کریں، فتوی نویسی کے میدان میں علم، اہلیت اور دلائل کے بغیر داخل ہوں تو دینی امور میں تحریف اور تبدیلی رونما ہو جاتی ہے، شرعی تعلیمات کے ساتھ ظلم و زیادتی سامنے آتی ہے۔

مسلمانوں!

نااہل لوگوں کے شاذ فتوے اور ان کے غیر معقول موقف اسلام کو منہدم کرنے اور دین کا حلیہ بگاڑنے کا باعث بنتے ہیں، ان سے فتنے اور فساد پھیلتے ہیں، جو کمزور عقل، علم اور دین کے مالک ہیں وہ ان کی وجہ سے پریشانی میں ملوث ہو جاتے ہیں، انہیں حق باطل کی صورت میں اور باطل حق کی صورت میں نظر آتا ہے۔

یہ بات اللہ تعالی پر جھوٹ باندھنے اور اللہ کی شریعت کے ساتھ اس کے بندوں پر تہمت لگانے کے مترادف ہے کہ کچھ لوگ عارضی، گھٹیا اور دنیاوی فوائد کی خاطر علم کے بغیر فتوے صادر کر رہے ہیں، بغیر کسی حجت کے اللہ کی جانب بات منسوب کرتے ہیں، ہوس پر مبنی اور من گھڑت فتوے صادر کر رہے ہیں اور صحیح دلیل سے متصادم رخصتوں پر عمل کرنے والے ہیں، منسوخ یا ضعیف دلائل پر مبنی شاذ اقوال اپناتے ہیں، ان کے فتووں سے پیدا ہونے والی خرابیوں اور اسلام سمیت مسلمانوں کے ہونے والے نقصان کا ادراک معمولی سی بھی بصیرت رکھنے والا بھی رکھتا ہے، ایسا موقف اپناتے ہیں جو وہی شخص ہی کہہ سکتا ہے جس کا دل اللہ تعالی کی تعظیم، جلال اور تقوی سے خالی ہو، جو شخص دنیا کی محبت میں خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے تعلق بنانے کا رسیا ہو۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ: ''بد بخت وہ شخص ہے جو اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے فروخت کر دے، اور اس سے بھی بڑا بد بخت وہ ہے جو کسی کی دنیا کیلیے اپنی آخرت برباد کر لے''۔

کیا یہ لوگ اس دن کو یاد نہیں کرتے جب بڑوں بڑوں کے پِتے پانی ہو جائیں گے، جب اعضا اور جسم کا ہر حصہ گواہی دے گا، اس دن دلوں اور قبروں کے بھید کھولے جائیں گے، جب دھوکے بازوں کو علم ہو گا کہ وہ تو خود اپنے آپ کو دھوکا دیتے آئے ہیں، اور اپنے دین سے کھلواڑ کرتے رہے ہیں

وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ

الأنعام–123
وہ اپنے خلاف ہی مکر کر رہے ہیں، اور انہیں شعور نہیں ہے۔

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ

النحل–25
تاکہ قیامت کے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں اور کچھ ان لوگوں کے بھی جنہیں وہ بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے دیکھو! کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھائیں گے۔

یہ ایسے لوگ ہیں کہ علم سے کورے، اور ان کا مطالعہ انتہائی محدود ہے، بے راہ روی میں مبتلا ہیں، یہ شریعت سے متصادم امور کا علی الاعلان اظہار کر رہے ہیں، اسلام کے نام پر انہوں نے ایسے کام کئے ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

سحنون بن سعید رحمہ اللہ نے بالکل صحیح کہا ہے کہ: ''فتوی لگانے میں جلد باز وہی ہوتا ہے جس کے پاس علم کم ہو، انسان کے پاس صرف ایک مسئلے کی معلومات ہوتی ہے لیکن وہ سمجھتا ہے کہ مجھے ہر چیز کا علم ہے''۔

ایسے ہی ابن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''میں نے امام مالک رحمہ اللہ کو سنا کہ: فتوی دینے میں جلد بازی بھی جہالت اور نابلد ہونے کی قسم ہے'' امام مالک رحمہ اللہ ہی مزید کہتے ہیں: ''میں نے اس وقت تک فتوی دینا شروع نہیں کیا جب تک میرے بارے میں ستر اہل علم نے فتوی نویسی کے اہل ہونے کی گواہی نہیں دی''۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''بندے کو اللہ تعالی سے ڈرنا چاہیے، اور دیکھے کہ اس کی زبان سے کیا نکل رہا ہے؛ کیونکہ اس سے پوچھا جائے گا''۔

کسی نے یہ بھی کہا ہے کہ: ''تم میں سے کسی کو یہ کہتے ہوئے ڈرنا چاہیے کہ: ''اللہ نے فلاں چیز حرام اور فلاں چیز حلال قرار دی ہے''، مبادا اللہ تعالی اسے کہہ دے: تم نے جھوٹ بولا میں نے فلاں کو حلال اور فلاں چیز کو حرام قرار نہیں دیا''۔

اللہ تعالی نے اس شخص کو خوب وعید سنائی ہے جو من مانی کرتے ہوئے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال قرار دے، یا اللہ تعالی کی جانب سے حلال کردہ چیز کو حرام قرار دے، چنانچہ فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَـٰذَا حَلَالٌ وَهَـٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّـهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّـهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

النحل–117/116

اپنی زبانوں سے جھوٹ بولتے ہوئے یوں نہ کہو کہ: ''یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے'' تاکہ تم اللہ پر جھوٹ افترا کرنے لگو۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پاتے [116] انہیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور ان کے لئے ہی دردناک عذاب ہے۔

میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور اللہ تعالی سے مغفرت طلب کرتا ہوں تم بھی اسی سے مغفرت طلب کرو، بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں وہی ہمیں سکھاتا اور سمجھاتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ آل، اور صحابہ کرام سمیت روزِ قیامت تک ان کے طریقے پر چلنے والوں پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانو! تقوی الہی اختیار کرو، اور اسے اپنا نگہبان جانو، اسی کی اطاعت کرو، اور نافرمانی مت کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

التوبة–119

اے ایمان والو! تقوی الہی اختیار کرو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

مسلمانوں!

دین الہی غلو اور شدت کے درمیان اعتدال کا نام ہے۔ غلو، شدت اور افراط و تفریط یہ دو انتہائی آفتیں ہیں، یہ منحرف راستے اور کج روی ہیں، یہ مضبوط دین اور صراط مستقیم سے دوری کا باعث ہیں؛ اس لیے غلو اور شدت سے اجتناب کرو، چنانچہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: (رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک لکیر کھینچی اور پھر فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر اس کے بعد اس لکیر کے دائیں بائیں بھی لکیریں کھینچیں، اور پھر فرمایا: یہ الگ الگ راستے ہیں، ہر ایک راستے پر شیطان بیٹھا اس کی طرف بلا رہا ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ

الأنعام–153

اور بلاشبہ یہی میری سیدھی راہ ہے لہذا اسی پر چلتے جاؤ اور دوسری راہوں پر نہ چلو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا کر جدا جدا کر دیں گی اللہ نے تمہیں انہی باتوں کا حکم دیا ہے شاید کہ تم (کجروی سے) بچ جاؤ۔احمد

ابان بن ابو عیاش کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ: ''صراط مستقیم کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک سرے پر چھوڑا اور اس کا دوسرا سرا جنت میں ہے، اس کے دائیں بائیں تیز رو گھوڑے ہیں، اور وہاں پر لوگ ہیں جو وہاں سے گزرنے والوں کو بلاتے ہیں، تو جو بھی ان گھوڑوں کو پکڑ لے تو وہ گھوڑے اسے جہنم میں لے جاتے ہیں، اور جو شخص راستے پر ہی چلتا رہے تو وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔''

اور نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالی نے صراط مستقیم کی مثال ذکر کی کہ: صراط مستقیم کے دونوں جانب دیواریں ہیں جن میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں، اور راستے کے دروازے پر ایک بلانے والا پکار رہا ہے: لوگو! راستے میں سب کے سب داخل ہو جاؤ، اور اِدھر اُدھر مت ہونا، پھر راستے کے اوپر ایک اور بلانے والا ہے، جب کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی دروازے کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: تمہاری بربادی ہو! اسے مت کھولو، اگر تم اس کو کھولو گے تو اس میں داخل ہو جاؤ گے۔ اس مثال میں راستہ اسلام ہے، لٹکے ہوئے پردے اللہ کی حدود ہیں، کھلے ہوئے دروازے اللہ کے حرام کردہ امور ہیں، اور اس راستے کے سرے پر پکارنے والا اللہ کا قرآن ہے، اور اوپر سے پکارنے والا ہر مسلمان کے دل میں موجود ضمیر ہے) احمد، ترمذی

احمد الہادی، شفیع الوری، نبی ﷺ پر بار بار درود و سلام بھیجو، (جس نے ایک بار درود پڑھا اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)

یااللہ! اپنے بندے اور رسول محمد پر درود و سلام نازل فرما، تمام صحابہ کرام، اہل بیت اور تابعین و تبع تابعین سے راضی ہو جا، اور ان کے کیساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا، یا کریم! یا وہاب!

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ! شرک اور مشرکوں کو ذلیل و رسوا فرما، یااللہ! طاغوتوں، ظالموں اور قاتلوں کو تباہ و برباد فرما، یارب العالمین!

یااللہ! جلد از جلد ہمارے شامی کمزور بھائیوں کی مشکلات وا فرما، یااللہ! جلد از جلد ہمارے شامی کمزور بھائیوں کی مشکلات وا فرما، یارب العالمین!

یااللہ ! ہمارے حکمران خادم حرمین شریفین کو صرف انہی کاموں کی توفیق عطافرما جن سے توں راضی ہوتا ہے اور جنہیں تو پسند فرماتا ہے، نیز اس کی نیکی اور تقوی پر مبنی کاموں کے لیے رہنمائی فرما، یااللہ ! انہیں اور ان کے ولی عہد کو اسلام اور مسلمانوں کی بہتری کیلیے اقدامات کرنے کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، مشکل میں پھنسے لوگوں کی مشکلیں آسان فرما، قیدیوں کو رہائی عطافرما، اور فوت شدگان پر رحم فرما، اور ہم پر زیادتی کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام مسلم ممالک کو خوشحالی، امن وسلامتی اور استحکام عطافرما، یارب العالمین !

یااللہ ! مسلم ممالک میں سے جنگوں اور جھگڑوں کا خاتمہ فرمادے، یااللہ ! فتنے اور اختلافات ختم فرمادے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ ! ہماری دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں بلند فرما، یاکریم ! یارحیم ! یاعظیم !

(8) بری مجلس میں شرکت

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

اللہ تعالی کی نعمتوں اور عنایتوں کے برابر تعریفیں اسی کے لیے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک ،اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اللہ کے رسول، نبی، چنیدہ، راز دار، ولی، پسندیدہ اور برگزیدہ بندے ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی اولاد اور صحابہ کرام پر اس وقت تک رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرمائے جب تک صبح کا اجالا چمکتا رہے اور سویرے پو پھوٹتی رہے۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی سے کما حقہ ڈرو اس کے احکامات کی تعمیل کرو اور اللہ کے منع کردہ کاموں سے رک جاؤ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے کما حقّہٗ ڈرو اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

مسلمانوں!

نافرمانوں کی مجالس سے کنارہ کشی، ان سے لا تعلقی، ان کے میدانوں سے دوری، ان کی جگہوں سے علیحدگی، گناہگاروں کی صحبت سے اجتناب، ان کے ساتھ سفر پر جانے سے پرہیز صائب رائے اور نور بصیرت کی علامت اور دلیل ہے۔

إِنَّ السَّلَامَةَ مِنْ لَيْلَى وَ جَارَتِهَا

أَنْ لَا تَمُرَّ بِوَادٍ مِنْ بَوَادِيهَا

لیلی اور اس کی پڑوسن سے سلامتی اسی میں ہے کہ تم ان کے علاقے کی کسی وادی سے بھی مت گزرو۔

دل بہت کمزور ہوتے ہیں۔ کسی کی مشابہت اپنانے سے انسان ویسا ہی بن جاتا ہے، فتنے ٹھاٹھے مار رہے ہیں۔ صاحب بصیرت انسان ایسے لوگوں کی مجلس میں جانے سے اجتناب کرتا ہے جو دلوں کو بیمار کر دیں اور ایمان بگاڑ دیں۔ بصیرت رکھنے والا انسان فتنے میں مبتلا گمراہ لوگوں سے خبردار رہتا ہے، جو کہ صحیح عقیدے سے بھٹک چکے ہوں، جو لوگ اچھے اور پر وقار کاموں اور مسلمانوں کی اخلاقیات سے دور ہو چکے ہوں۔

إِذَا أَنْتَ لَمْ تَسْقَمْ وَ صَاحَبْتَ مُسْقَمًا

وَ كُنْتَ لَهُ خِدْنًا فَأَنْتَ سَقِيمٌ

اگر تم بیمار نہ بھی ہوں؛ لیکن بیمار سے دوستی لگا کر تم اس کے یار بن گئے تو تم بھی بیمار ہو چکے ہو۔

اگر کوئی لوگوں کی کسی مجلس میں بیٹھا ہو اور وہاں کوئی نافرمانی، یا بدعت پر عمل کیا جا رہا ہو تو ایسے میں اس پر حکمت اور اچھے انداز کے ساتھ انہیں غلطی سے روکنا واجب ہو جاتا ہے، اسے چاہیے کہ انہیں بہترین انداز اور حق واضح کر دینے والے دلائل کے ساتھ نصیحت کرے تاکہ ان کے شبہات زائل ہو جائیں۔ اور اگر اس شخص نے انہیں ٹوکنے کی استطاعت کی باوجود نہیں ٹوکا تو وہ بھی گناہ میں شریک ہوگا؛ لیکن اگر اس میں ٹوکنے کی بھی سکت نہ ہوئی تو اس پر ان کی مجلس سے اٹھ جانا لازم ہے؛ کیونکہ کسی کی صحبت اور کسی کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا؛ الفت، میلان اور غلطیوں سے چشم پوشی کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات دل میں ایسی مودت کا باعث بھی بن جاتے ہیں جو انسان کو آزمائش میں ڈال کر رہتی ہے۔

جیسے کہ عمرو بن قیس کہتے ہیں: ''گمراہ کی مجلس میں مت بیٹھو؛ مبادا تمہارا دل بھی گمراہ ہو جائے''۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ
غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا

النساء–140

اور تم پر اللہ تعالی نے کتاب میں نازل کر دیا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو تم ان کے ساتھ بھی مت بیٹھو، یہاں تک کہ وہ کسی اور گفتگو میں محو ہو جائیں، و گرنہ تم بھی انہی میں سے ہو جاؤ گے، بیشک اللہ تعالی سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ اکٹھے کرنا والا ہے۔

امام طبری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: "اس آیت میں واضح طور پر بدعتی اور فاسق ہمہ قسم کے اہل باطل کے ساتھ بیٹھک کی ممانعت ہے کہ جب وہ اپنے باطل کا تذکرہ کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ مت بیٹھو"۔

اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "کسی کے لیے بھی اپنی مرضی سے اور بغیر ضرورت کے گناہوں کی مجالس میں شریک ہونا جائز نہیں ہے؛ جیسے کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ ایسے دستر خوان پر مت بیٹھے جہاں شراب پی جارہی ہو)۔

ایسے ہی سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تک یہ بات پہنچائی گئی کہ: "کچھ لوگ شراب نوش ہیں تو انہوں نے انہیں کوڑے مارنے کی سزا سنائی، تو انہیں بتلایا گیا: ان میں ایک روزے دار بھی ہے، تو انہوں نے کہا: سب سے پہلے اسی کو کوڑے مارو؛ کیا تم نے اللہ تعالی کا یہ فرمان نہیں سنا:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ
غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا

النساء–140

اور تم پر کتاب میں نازل کر دیا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو تم ان کے ساتھ بھی مت بیٹھو، یہاں تک کہ وہ کسی اور گفتگو میں محو ہو جائیں، و گرنہ تم بھی انہی میں سے ہو جاؤ گے۔

یہاں سیدنا عمر بن عبد العزیز-اللہ ان سے راضی ہو- نے یہ بتلا دیا کہ اللہ تعالی نے برائی کے وقت حاضر شخص کو بھی برائی کرنے والے کے برابر قرار دیا ہے، اسی لیے علمائے کرام کہتے ہیں کہ: اگر کسی کو کسی دعوت پر بلایا جائے اور وہاں پر شراب نوشی اور موسیقی جیسی خرابی کا اہتمام ہو تو ایسی دعوت میں حاضر ہونا جائز نہیں ہے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہمیں حسب استطاعت برائی سے روکنے کا حکم دیا ہے؛ لہذا اگر کوئی شخص اپنی مرضی

سے ایسی مجلس میں حاضر ہو اور وہ برائی پر نہ ٹوکے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی؛ اس لیے کہ اس نے برائی سے اظہار نفرت نہیں کیا اور اس سے روکا بھی نہیں حالانکہ اسے برائی سے نفرت اور ٹوکنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو اگر معاملہ ایسا ہی ہے کہ شراب نوشی کی مجلس میں کوئی شخص اپنی مرضی سے ضرورت کے بغیر حاضر ہوا اور اس نے اللہ تعالی کے حکم کے مطابق برائی پر ٹوکا تک نہیں تو وہ ان فاسقوں کی برائی میں عملاً شریک ہے اور وہ انہی میں جا ملے گا۔" شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول مکمل ہوا

مسلمانوں!

اہل بدعت، اہل باطل اور گناہگاروں کی تعداد میں اضافے کا باعث نہ بنو، کبھی بھی تمہارا شمار ان لوگوں میں نہ ہو جو فتنوں میں مبتلا ہیں اور فسادی ہیں۔ جیسے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: "مسلمانوں میں سے کچھ لوگ مشرکین کے ساتھ مل کر رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ میں حاضر ہو کر مشرکوں کی تعداد میں اضافے کا باعث بنتے تھے، تو انہی میں سے کسی کو کوئی تیر لگ جاتا اور مشرکوں کے ساتھ آنے والا مسلمان قتل ہو جاتا، یا کوئی مسلمان اس پر وار کر کے اسے قتل کر دیتا تو اللہ تعالی نے یہ آیات نازل فرما دیں:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ

النساء–97

بیشک فرشتے ایسے لوگوں کی روح قبض کرتے ہیں جو اپنی جانوں پر ظلم ڈھانے والے ہوتے ہیں۔ (حدیث، صحیح البخاری)

لہذا اگر کوئی شخص برائی کی مجالس میں حاضر ہو کر ان سے مانوس ہوتا ہے، ان کی حرکتوں پر خوش ہوتا ہے، یا ان کے کام کو سراہتا ہے، یا ان کے کام کی ترویج کرتا ہے، یا ان کی تائید کرتا ہے، یا گمراہ ویب سائٹس کی تائید کرتا ہے، یا حیا باختہ ویب سائٹس کے صفحات، یا دین، اخلاق اور ملکی سالمیت کے خلاف ویب سائٹس کی تائید کرتا ہے، یا ان کو لائک کی علامت دیتا ہے تو وہ بھی ان کی تعداد میں اضافہ کر رہا ہے اور اس کا شمار انہی برے لوگوں میں ہو گا۔

میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں، اور اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو، بیشک وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

ہمہ قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے، جو پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دیتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، وہ صحت یابی سے مایوس ہونے والوں کی بھی شفا دیتا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی اُن پر، انکی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں، دائمی سلامتی، اور برکتیں نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

مسلمانوں! تقوی الہی اختیار کرو، اور اللہ تعالی کو اپنا نگہبان جانو، اسی کی اطاعت کرو، اور نافرمانی مت کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

التوبۃ–119

اے ایمان والو! تقوی الہی اختیار کرو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

مسلمانوں!

اپنے گناہوں کی تشہیر مت کرو، اپنے گناہوں کا اعلان مت کرو، اللہ تعالی کی حرام کردہ چیزوں کو حلال مت جانو۔ متساہل اور نام نہاد فقیہوں کے فتووں سے دھوکا مت کھائیں جو بلا یقین اور پختگی کے بغیر فتوے صادر کرتے ہیں، اور آسانی، وسطیت اور اعتدال کے نام پر پستی کی طرف گرتے چلے جارہے ہیں!!

اپنے گناہ کو عیاں اور گناہ کی تشہیر کرنے والا شخص پروردگار کو غضبناک کر رہا ہے، وہ اللہ تعالی کی پردہ پوشی ختم کر رہا ہے، ایسا شخص اللہ تعالی کے عذاب کو معمولی سمجھ رہا ہے، اس نے اعلان گناہ کرکے اللہ کے مومن بندوں کو تکلیف پہنچائی ہے۔

اہل اسلام! اللہ تعالی سے ڈور! فراوانی اور نعمتوں کی بہتات سے دھوکا مت کھانا، اللہ تعالی کی عنایتوں کو اسی کی نافرمانیوں میں استعمال نہ کرو، اپنے گناہوں کا اعلان نہ کرو، اللہ تعالی نے تمہیں فراوانی والی زندگی عطا کی ہے، پینے کیلیے سیر اب کرنے والا پانی دیا، حالانکہ تمہارے ارد گرد لوگوں بھوک افلاس اور بے دردی کی موت قتل کر رہی ہے۔

احمد الہادی، شفیع الوری، نبی ﷺ پر بار بار درود و سلام بھیجو، (جس نے ایک بار درود پڑھا اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)

یااللہ! اپنے بندے اور رسول محمد پر درود و سلام نازل فرما، یااللہ! چاروں خلفائے راشدین، تمام صحابہ کرام، اہل بیت اور تابعین و تبع تابعین سے راضی ہو جا، اور ان کے کیساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو جا، یا کریم! یا وہاب!

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ ! شرک اور مشرکوں کو ذلیل و رسوا فرما، یااللہ ! دین دشمن قوتوں کو نیست و نابود فرما، اور تمام مسلم ممالک کو مستحکم، مضبوط اور امن و امان کا گہوارہ بنادے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے حکمران خادم حرمین شریفین کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، ان کی پیشانی سے پکڑ کر نیکی اور تقوی کے کاموں کے لیے رہنمائی فرما، یااللہ ! انہیں اور ان کے ولی عہد کو صرف وہی کام کرنے کی توفیق عطا فرما جس میں اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ ہو، یارب العالمین !

یااللہ ! سرحدوں پر مامور ہماری افواج اور مجاہدین کو غلبہ عطا فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! سکیورٹی فورس کے جوانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! سکیورٹی فورس کے جوانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! انہیں بہترین صلہ اور بدلہ عطا فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام مسلمان بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! تمام پریشان مسلمانوں کی پریشانیاں ختم فرما، تمام مسلمان فوت شدگان پر رحم فرما، قیدیوں کو رہا فرما، اور ہم پر جارحیت کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔ یااللہ ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ ! ہماری دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں بلند فرما، یا کریم ! یا رحیم ! یا عظیم !

(9) شکر ! نعمتوں کو دوام بخشنے کا راز

فضیلۃ الشیخ جسٹس صلاح بن محمد البدیر حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں وہی کرم اور رحم کرنے والا ہے، میں اللہ تعالی کی شان اور عظمت کے مطابق اس کی حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک ہمسر، مد مقابل اور فریق نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی اولاد، صحابہ کرام پر اعلی ترین درود و سلام نازل فرمائے، اور انہیں بلند مقام و مرتبے سے نوازے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

مسلمانو!

تقوی الہی اختیار کرو؛ کیونکہ تقوی عملی دنیا کی سب سے اعلی خوبی ہے آنیوالے کل کی امیدیں اسی سے وابستہ ہیں:

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا

المزمل–20

اور تم جو بھی بھلائی اپنے لیے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس پالو گے، [بلکہ] اس کا اجر اس سے بھی بہتر اور عظیم ہو گا۔

مسلمانو!

شکر گزاری راہِ فراوانی اور تقوی کے ساتھ کامیابی کی علامت بھی ہے:

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

ابراھیم–7

اور جب تمہارے پروردگار نے اعلان کر دیا کہ: اگر تم شکر کرو گے تو میں لازماً اور زیادہ تمہیں دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو بیشک میرا عذاب بھی بہت سخت ہے۔

ربیع بن انس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: "اللہ تعالی ذکر کرنے والوں کو یاد رکھتا ہے، شکر کرنے والوں کو مزید نوازتا ہے اور ناشکروں کو عذاب سے دوچار کرتا ہے"۔

شَكَرْتُكَ إِنَّ الشُّكْرَ حَبْلُ مِنَ التُّقَى و ما كُلُّ مَنْ أَوْلَيتَهُ نِعْمَةً يَقْضِي

یااللہ!] میں تیرا شکرادا کرتا ہوں؛ کیونکہ شکرانہ تقوی کا جز ہے، جنہیں تو نوازے ان میں ہر کوئی شکر گزار نہیں ہوتا۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "رسول اللہ ﷺ نماز میں اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے قدم یا پنڈلیاں سوج جاتیں، جب آپ سے اس بارے میں عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں!)" بخاری

لَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ وَالشُّكْرُ ثُمَّ

لَكَ الْحَمْدُ مَا بَاحَ بِالشُّكْرِ فَمْ

پروردگار! تیرے لیے حمد اور شکر ہے، جب تک زبانیں تیرا شکر کرتی رہیں تیرے لیے ہی تعریفیں ہیں۔

لَكَ الْحَمْدُ فِيْ كُلِّ مَا حَالَةٍ

فَقَدْ خَصِّنِيْ مِنْكَ فَضْلٌ وَعَمّ

ہر حالت میں تیرے لیے ہی حمد ہے؛ کیونکہ میں ہر وقت تیرے فضل میں نہال رہتا ہوں۔

فَمِنْكَ لِيَ الْبَصَرُ الْمُقْتَفِيْ

وَسَمْعٌ وَذَوْقٌ وَنُطْقٌ وَشَمّ

تیری جانب سے مجھے قوت بصارت، سماعت، ذائقہ شناسی، قوت گویائی، اور قوتِ شامہ ملی۔

نَهَارٌ مُضِيْءٌ وَلَيلٌ أَحَمّ

وَبَحْرٌ عَمِيْقٌ وَطَوْدٌ أَشَمّ

اسی طرح روشن دن اور تاریک رات، گہرے سمندر اور بلند و بالا پہاڑ بھی تیری نعمتیں ہیں۔

وَنَبتٌ يَقُومُ عَلَى سَاقِهِ

وَآخَرُ لَا سَاقَ يُعْلِيهِ ثَمَّ

تن آور اور بغیر تنے والی نباتات یہ سب تیرا ہی فضل ہے۔

مسلمانوں!

تم اعلی ترین امن و امان میں عیش کر رہے ہو، تمہیں وافر رزق اور انتہائی آسودہ زندگی میسر ہے، خوشحالی اور پینے کا میٹھا پانی دستیاب ہے، حالانکہ تمہارے آس پاس کے لوگوں کو خاک میں ملانے والی فاقہ کشی اور قتل و غارت کا سامنا ہے، وہ قید و بند کی صعوبتوں سے نبرد آزما ہیں، انہیں غلام اور لونڈیاں بنایا جارہا ہے۔

مصیبتوں اور وباؤں سے ان کا مقابلہ ہے، انہیں مہنگائی، دربدری اور تباہی درپیش ہے۔ ارد گرد نظر دوڑانے پر چیخ و پکار کرتے ہوئے بچے، آہ و بکا کی وجہ سے گلے خراب کر لینے والی خواتین اور جنگ و جراح سے چور قومیں ہی نظر آئیں گی۔

اس لیے خوشحالی پر تکبر مت کرنا، مبادا نعمتوں کی فراوانی اور بہتات تمہیں شکرانِ نعمت سے غافل نہ کر دے؛ لہذا اللہ تعالی نے تم پر جو بھی نعمتیں کی ہیں انہیں دیکھو اور نعمتیں عطا کرنے والے کا حق پہچانو، اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر کرتے ہوئے اس کے فرمانبرداروں میں شامل ہو جاؤ، نعمت کو معصیت کیلیے استعمال مت کرو، شیطان کے دھوکے میں مت آجانا، اور نہ ہی اپنے دشمن سے دھوکا کھانا۔

تمہیں وافر رزق، امن و امان، عافیت اور نعمتیں حاصل ہیں ان پر اِتراتے ہوئے علی الاعلان گناہ مت کرنا۔ نعمتوں کا استعمال صحیح کرو گے تو موجودہ نعمتوں کو دوام حاصل ہو گا، بلکہ وہ نعمتیں بھی حاصل ہو جائیں گی جو ابھی تک حاصل نہیں ہوئیں!۔ اگر نعمت دینے کے بعد چھین لی جائے، یا نازل ہونے کے بعد اٹھالی جائے، یا عزت افزائی کے بعد رسوائی کر دی جائے اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ ان نوازشوں کا شکر ادا نہیں کیا گیا، یا پھر یہ بد اعمالیوں کا نتیجہ ہوتا ہے؛ چنانچہ نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے تو دوام پکڑتی ہیں اور اگر ناشکری کی جائے تو زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔

سیاہ کاریوں کے رسیا! کفار، فاسق اور فاجروں کے ہم سفر اور ہم رکاب! تم اللہ تعالی کے حلم اور مہلت دینے کی وجہ سے دھوکے میں ہو! تم نے تو اپنا رستہ ہی الگ کر لیا، اور حقوق اللہ کو پس پشت ڈال دیا!۔

أَلَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ سَامِدٌ

كَأَنَّكَ لَا تَفْنَى وَ لَا أَنْتَ هَالِكٌ

اے انسان تو‌ں بیو قوف ہے، توں یہ سمجھتا ہے کہ ہمیشہ رہو گے اور تمہیں موت نہیں آئے گی؟!۔

تکبر اور گھمنڈ کرنے والے! فسق وفجور اور گناہوں میں ملوث شخص! تم یہ سمجھتے ہو کہ مال ودولت فنا نہیں ہوں گے؟ نعمتیں واپس نہیں لی جائیں گی؟ تمہیں فوری سزا نہیں مل رہی تو تم مہلت اور فرصت کی وجہ سے دھوکے میں ہو!؟۔

اپنے غلط نظریے سے باز آجاؤ؛ کیونکہ اللہ تعالی کسی بھی قوم پر اپنی پکڑ اسی وقت نازل کرتا ہے جب وہ مدہوش، دھوکے میں پڑے ہوئے اور نعمتوں میں مگن ہوتے ہیں؛ اس لیے کتنی ہی ایسی قومیں ہیں جنہیں اللہ تعالی نے فراوانی کے ساتھ رزق اور نعمتوں سے نوازا تو انہوں نے اللہ تعالی کی طرف سے ملنے والی نعمتوں کو نافرمانی کیلیے استعمال کیا، انہیں حرام کاموں کا ذریعہ بنایا۔

انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ اللہ تعالی کی طرف سے انہیں ملنے والی نعمتیں، ان کے بلند مقام، فضیلت، اور مرتبے کی وجہ سے ہے، حالانکہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے محض استدارج تھا۔

کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہیں نعمتیں دے کر ڈھیل دی گئی!؟۔

کتنے ہی لوگ خوشامدی کا شکار ہو جاتے ہیں؟!

اور کتنے ہی لوگ ہیں جو عیب پوشی کی وجہ سے پارسا سمجھے جاتے ہیں!؟۔

مسلمانوں!

گناہوں کے ارتکاب اور ان میں ملوث ہونے سے بچو، اسلامی آداب اور عقیدہ توحید پر عمل پیرا ہونے میں سستی کا شکار مت بنو، شرعی اور دینی حدود و قیود کا بھر پور خیال رکھو، حرام کاموں کے قریب بھی مت جاؤ، بلکہ حرام کاموں کے اسباب اور ذرائع سے بھی دور رہو تاکہ اللہ تعالی کی ڈھیروں نعمتوں اور رحمتوں کا شکر ادا ہو سکے۔

مخلد بن حسین رحمہ اللہ کہتے ہیں: "کہا جاتا تھا کہ گناہ ترک کر دینا شکر ہے۔"

مسلمانوں!

شیطانی چیلوں اور دم چھلوں سے بچو وہ تمہیں دھوکا دہی سے گمراہ اور کج رو بنانا چاہتے ہیں۔ان کے باطل ہتھکنڈوں اور گمراہ کن طریقوں سے بچو،ان کی دعوت سے منہ پھیر لو،ان کے ساتھیوں سے اپنی راہ الگ کر لو،ان کی ڈگر پر مت چلو بلکہ ان کے رجحانات اور خواہشات کی جانب جانے سے بھی بچو،فرمانِ باری تعالی ہے:

وَ لَا تُطِعۡ مِنۡهُمۡ آثِمًا أَوۡ كَفُورًا

الإنسان–24
اور آپ ان میں سے کسی گناہگار یا ناشکرے کی بات مت مانیں۔

اسی طرح فرمایا:

وَ لَا تُطِعۡ مَنۡ أَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهُ عَنۡ ذِكۡرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوَاهُ وَ كَانَ أَمۡرُهُ فُرُطًا

الكهف–28
اور آپ اس کی بات مت مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا اور وہ ہوس پرستی میں لگ گیا ہے نیز اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

فَأَعۡرِضۡ عَنۡ مَنۡ تَوَلَّى عَنۡ ذِكۡرِنَا وَ لَمۡ يُرِدۡ إِلَّا الۡحَيَاةَ الدُّنۡيَا

النجم–29
آپ ان سے اعراض کر لیں جس نے ہمارے ذکر سے منہ موڑا اور وہ صرف دنیا کی زندگی کا ہی طلب گار ہے۔

صاحب بصیرت شخص اچھے برے میں تفریق کرنا جانتا ہے،اسے آب اور سراب میں فرق معلوم ہوتا ہے، خالص اور ملاوٹ شدہ چیزوں کو جدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے،اسے معلوم ہے کہ ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی اور نہ ہی ہر کالی چیز کھجور ہوتی ہے۔ہر قسم کا پانی پیاس بجھانے والا نہیں ہوتا؛کچھ بارش کا پانی تو کچھ شوریلی زمین کا کھارا ہوتا ہے،ماہر صرّاف کھرے اور کھوٹے سکوں کو فوری پہچان لیتا ہے:

أُعِيذُهانَظَراتٍ مِنْكَ صادِقَةً

أن تحسَبَ الشّحمَ فِيمَن شَحمُهُ وَرَمُ

میں دل سے تمہاری آنکھوں کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ کہیں سوجن کو مضبوط پٹھے نہ سمجھ بیٹھے۔

وَمَا انْتِفَاعُ أخي الدّنْيَا بِنَاظِرِهِ

إذا اسْتَوَتْ عِنْدَهُ الأنْوارُ وَالظُّلَمُ

اور دنیادار کو اپنی قوت بصارت کا کیا فائدہ؟ جب اسے اندھیرا اور اجالا یکساں نظر آئے!۔

مسلمانو!

شرعی احکام کو غیر مؤثر بنانے کیلیے حیلے بہانے مت تلاش کرو، گھٹیا قسم کے حرام کاموں تک رسائی کیلیے چالبازی مت کرو؛ کیونکہ حیلے بہانے تلاش کرنا شکر گزار توحید پرستوں کا کام نہیں ہے، بلکہ یہ فاسق اور فاسد لوگوں کا کام ہے۔

محمد بن حسن رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ: ''مومنوں کا اخلاق اس سے کہیں بالا ہے کہ وہ احکاماتِ الٰہیہ سے بچنے کیلیے ایسے حیلے استعمال کریں جن سے حق غیر مؤثر ہو کر رہ جائے'' الکافی، از نسفی۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو ان لوگوں میں سے بنائے جو خوشحالی میں شکر گزار اور اپنے دین پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے قائم دائم رہتے ہیں۔

دوسرا خطبہ:

اَلْحَمْدُ لِلهِ ذِي الْآلَاءِ وَالنِّعَمِ

وَمُبْدِعِ السَّمْعِ وَالْأَبْصَارِ وَالْكَلِمِ

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کیلیے ہے وہ نعمتیں اور انعامات عطا کرنے والا ہے، اسی نے سماعت، بصارت اور بولنے کی صلاحیت دی۔

مَنْ يَحْمَدِ اللهَ يَأْتِيهِ الْمَزِيْدُ وَمَنْ

يَكْفُرْ فَكَمْ نِعَمٍ آلَتْ إِلَى نِقَمِ

اللہ کی حمد خوانی کرنے والے کو اور زیادہ ملے گا اور کفر کرنے والے کیلیے نعمت بھی زحمت بن جائے گی۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانوں!

تقوی الہی اختیار کرو، اور اسے اپنا نگہبان جانو، اسی کی اطاعت کرو، اور نافرمانی مت کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

التوبة–119
اے ایمان والو! تقوی الہی اختیار کرو، اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔

مسلمانوں!

معمولی مقدار پر بھی راضی ہونا شکر گزاروں کی امتیازی صفت ہے، وہ اللہ تعالی کی کسی نعمت کو حقیر نہیں سمجھتے چاہے نعمت کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو! کسی بھی دنیاوی چیز کا حصول ان کیلیے مشکل ہو جائے تو وہ اس سے کمتر پر قناعت کر کے راضی ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ قناعت میں عزت اور حسرت میں ذلت کے سوا کچھ نہیں۔

کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنے نصیب اور رزق پر راضی نہیں ہوتے، وہ ہر وقت ذہنی تناؤ اور ناراضی کا شکار رہتا ہے، اس کی ہر وقت دوسروں کی عزت، دولت اور حالت پر نظر رہتی ہے، اور کسی کہنے والے نے کیا ہی خوب کہا ہے:

صَغِيْرٌ يَطْلُبُ الكِبَرَا

وَشَيْخٌ وَدَّ لَوْ صَغُرَا

بچہ بڑا ہونا چاہتا ہے اور بڑا بچپن چاہتا ہے۔

وَ خَالٍ یَشْتَھِيْ عَمَلًا

وَ ذُوْ عَمَلٍ بِهٖ ضَجِيْرًا

بے روزگار کو ملازمت کی فکر ہے اور ملازم اپنی ملازمت پر خوش نہیں۔

وَ رُبَّ الْمَالِ فِيْ تَعَبٍ

وَ فِيْ تَعَبٍ مَنِ افْتَقَرَا

مالدار بھی تھک ہار چکا ہے اور فقیر کا بھی یہی حال ہے۔

وَ ذُو الْأَوْلَادِ مَھْمُوْمٌ

وَ طَالِبُھُمْ قَدِ انْفَطَرَا

صاحب اولاد ہر وقت پریشان ہے اور بے اولاد بھی اولاد کیلیے پریشان ہے۔

وَ یَشْقَی الْمَرْءُ مُنْھَزِمًا

وَ لَا یَرْتَاحُ مُنْتَصِرَا

انسان اگر ہار جائے تو افسردہ ہو جاتا ہے اور اگر جیت بھی جائے تو خوش نہیں ہوتا۔

وَ یَبْغَی الْمَجْدَ فِيْ لَھَفٍ

فِإِنْ یَظْفَرْ بِهٖ فترا

انسان افسردگی میں شان و شوکت کا متلاشی ہے اور اگر مل بھی گئی تو حاصل کرنے میں کاہلی کرتا ہے۔

رزق اللہ تعالی نے اپنی حکمت وتدبیر کی بنیاد پر لوگوں میں تقسیم کر دیا ہے وہ لوگوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے، اس لیے اللہ تعالی کے دیئے ہوئے پر لوگوں سے حسد نہ کرو، انہیں جو کچھ مال واہل ملا ہے اس کے چھن جانے کی خواہش مت کرو، بلکہ اللہ تعالی سے اپنے لیے برکت مانگو؛ کیونکہ اللہ تعالی کے خزانے ختم ہونے والے نہیں!

کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی تجوریاں بھرنے کیلیے مسجد اور لوگوں کے مجمع کے پاس جمعہ اور رمضان جیسے بابرکت اوقات میں ہاتھ پھیلا کر مانگتے ہیں، بلکہ لوگوں کے جذبات سے کھیلنے کیلیے اپنے اہل خانہ اور معصوم بچوں کو ساتھ لا کر انہیں بھی گداگری سکھاتے ہیں، تاکہ لوگ معصوم بچوں کو دیکھ کر ہی کچھ نہ کچھ دے دیں۔

حالانکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اپنا مال زیادہ کرنے کیلیے جو شخص لوگوں سے مانگتا ہے تو وہ انگارے جمع کرتا ہے، [اب اس کی مرضی] انگارے تھوڑے جمع کرے یا زیادہ!) مسلم

مسلمانوں!

مال ودولت فضول خرچ کرنا، فخر، شہرت، تکبر اور گھمنڈ کیلیے اڑانا بھی شکر کے منافی ہے۔

رمضان میں لوگوں کو کھانا کھلانا، افطاری کروانا بھی بہت بڑی عبادت اور عظیم نیکی ہے، اس کا اہتمام کامیاب لوگ ہی کرتے ہیں، تاہم اس میں بھی ہم فضول خرچی سے خبردار کرتے ہیں کہ بلا ضرورت دستر خوان مت بچھائیں اور اس پر بغیر ضرورت کے کھجوریں، روٹیاں اور کھانے پینے کی چیزیں مت رکھیں، کہ آخر میں وہ بچ جائیں اور انہیں کوڑے میں پھینک دیا جائے۔

اپنے ان بھائیوں کو ہمیشہ یاد رکھو جو بالکل غریب ہیں، مصیبت زدہ ہیں، خشک سالی، بھوک، پیاس، لڑائی جھگڑے اور جنگوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

جہاں تک ممکن ہو سکے شرعی احکامات کی پابندی کرو اور اعلی ترین انداز میں نیکیاں کماؤ؛ کیونکہ اللہ تعالی اعلی اور بہترین انداز سے نیکیاں کمانے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

احمد الہادی، شفیع الوری، نبی ﷺ پر بار بار درود وسلام بھیجو، (جس نے ایک بار بھی درود پڑھا تو اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے)

یااللہ ! ہمارے سربراہ اور نبی محمد پر درود و سلام نازل فرما، آپ رحمت و ثواب کی خوش خبری دینے والے، عذاب وعقاب سے ڈرانے والے ہیں، حساب کے دن آپ کو شفاعت کا حق دے کر آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، یاوہاب ! تمام اہل بیت، صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں سے راضی ہو، ان کے کیساتھ ساتھ ہم سے بھی راضی ہو، یاکریم ! یارحیم ! یاتواب !

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یااللہ ! شرک اور مشرکین کو ذلیل و رسوا فرما، دین کے دشمنوں کو تباہ و برباد فرما، یااللہ ! تمام اسلامی ممالک سے فتنوں، خانہ جنگی اور لڑائی جھگڑوں کا خاتمہ فرمادے۔

یااللہ ! ہمارے بھائیوں پر اپنا خصوصی رحم فرما، یااللہ ! یمن، شام، لیبیا، برما اور فلسطین میں ہمارے بھائیوں پر اپنا خصوصی رحم فرما۔

یااللہ ! یارحیم ! فتنوں کے انگارے بجھادے، یااللہ ! انہیں اپنے ملک میں امن واستحکام عطا فرما، یاکریم !

یااللہ ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ اور تیری رضا کا باعث بننے والے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور نیکی و تقوی کے کاموں کیلیے ان کی رہنمائی فرما، یااللہ ! انہیں اسلام اور مسلمانوں کیلیے بہتر اقدامات کرنے کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہماری سرحدوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! سرحدوں پر مامور ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! زخمیوں کو شفایاب فرما، بیماروں کو شفایاب فرما، اور جانثاروں کو شہدا میں قبول فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام بیماروں کو شفایاب فرما، مصیبت زدہ لوگوں کی مصیبتیں رفع فرما اور قیدیوں کو رہائی نصیب فرما، فوت شدگان پر رحم فرما، اور ہم پر ظلم و زیادتی کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ! ہمیں ماہ رمضان نصیب فرما، یااللہ ! ہمیں ماہ رمضان نصیب فرما، یااللہ ! ہمیں ماہ رمضان میں تیری رضا اور مغفرت پانے والوں میں شامل فرما، یااللہ ! ہمیں گناہوں کی غلامی سے آزادی عطا فرما، یااللہ ! ہمیں نفسانی برائیوں سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں ہمارے گناہوں سے دور کردے، یااللہ ! ہمیں شیطان مردود سے محفوظ فرما، اے بہت زیادہ معاف کرنے والے ! اے بہت زیادہ معاف کرنے والے ! اے وسیع مغفرت والے ! اے بے کنار رحمت والے ! یااللہ ! ہم تجھ سے سب کی مغفرت کا سوال کرتے ہیں ! یااللہ ! ہم سب کو معاف فرمادے، یااللہ ! ہم سب کو معاف فرمادے، یا ارحم الراحمین !

یااللہ ! تمام طلبا اور طالبات کو تعلیمی امتحانات میں کامیاب فرما، یااللہ ! ان کیلیے تمام مشکلات آسان بنادے، یااللہ ! ان کیلیے تمام مشکلات آسان بنا دے، یااللہ ! انہیں صحیح جواب دینے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! انہیں اعلی نمبروں میں پاس فرما، یااللہ ! انہیں خوشحال زندگی عطا فرما، یااللہ ! انہیں نفسانی شر، برے دوستوں کے شر اور شیطانی شرارتوں سے محفوظ فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہماری دعاؤں کو قبول فرما، یااللہ ! ہماری دعاؤں کو اپنی بارگاہ میں بلند فرما، یا سمیع ! یا قریب ! یا مجیب !

(10) مُعَوَّذَتین ، فضائل ، مسائل اور آداب

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح آل طالب حفظہ اللہ

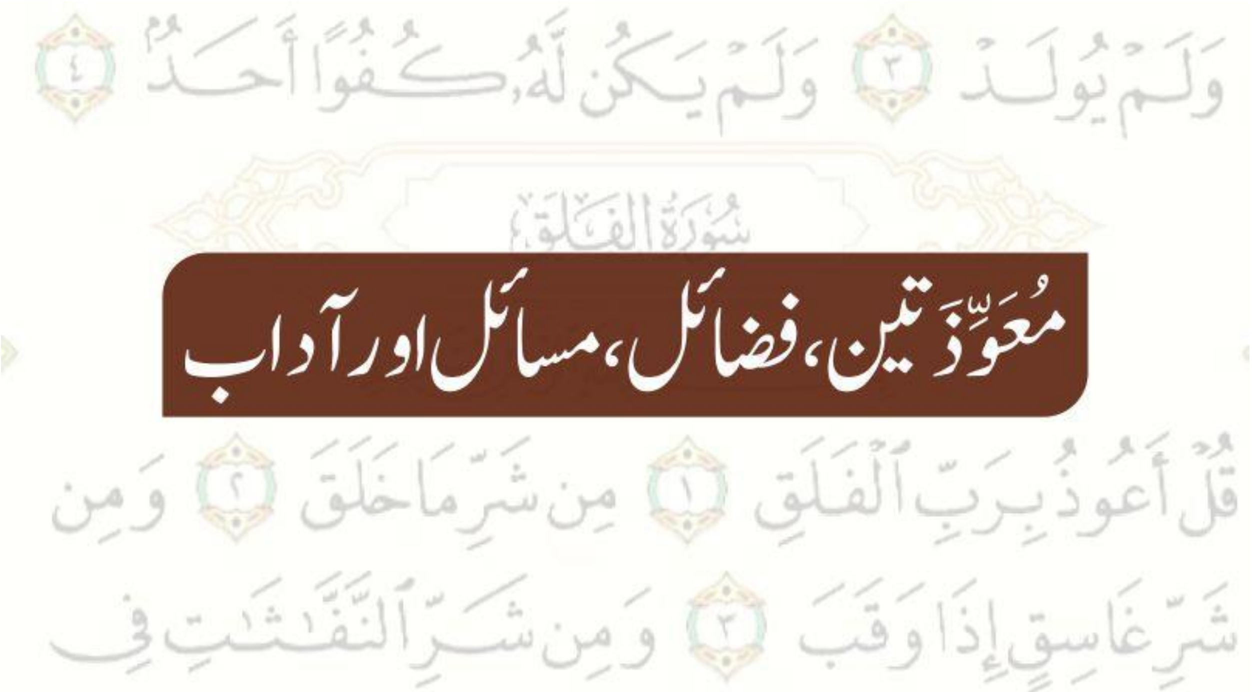

(وہ دو سورتیں جن کے ذریعہ پناہ طلب کی جاتی ہے: سورۃ الفلق اور سورۃ الناس)

پہلا خطبہ

بیشک ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت مانگتے ہیں۔ اور اپنے نفس کی شرارت اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر اور اور قیامت تک ان کی پیروی کرنے والوں پر رحمتیں، سلامتیاں اور برکتیں نازل فرمائے۔

حمد و ثنا کے بعد:

اے لوگو!

میں آپ سب کو وہ نصیحت کرتا ہوں جو اللہ نے ہمیں اور پچھلی قوموں کو بھی کی:

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ

النساء–131

واقعی ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

جو ہوشیار ہو گیا وہی سلامت رہا، اور جو غافل ہو گیا اسی کو ندامت ہو گی۔ اور لوگوں کو (قیامت میں) اٹھایا جائے گا، میزان (ترازو) قائم کئے جائیں گے تو اس دن کے لئے اچھی طرح تیاری کر لیں۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ

البقرۃ–281

اور اس دن سے ڈرو جس میں تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اے مسلمانو!

جنت انسان کا پہلا گھر ہے، اور جنت تو اس بھلائی کا نام ہے جس میں کوئی برائی نہیں، جس طرح (جہنم کی) آگ ایک ایسی برائی ہے جس میں کوئی خیر نہیں۔ اور دنیا میں بھلائی بھی ہے اور برائی بھی۔

دینی نقصان کا سبب

انسانی زندگی میں بہت سے ایسے شر آجاتے ہیں کہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا، جس وجہ سے جاہل لوگوں نے ان برائیوں کو ٹالنے کے لئے اپنی طرف سے من گھڑت چیزیں بنالیں، جن کے بارے میں نہ ہی آسمان سے کوئی دلیل نازل ہوئی اور نہ ہی نبیوں نے یہ چیزیں بتائیں، اور اسی وجہ سے برائی اور زیادہ بڑھ گئی اور لوگوں کے دین تباہ ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا

الجن–6

بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے۔

دینی اصلاح اور جسمانی سلامتی کا ذریعہ

اور اللہ تعالی نے اپنی رحمت اور شفقت سے اپنی مخلوق کے دین کی اصلاح اور ان کے جسم کی سلامتی کے لئے رہنمائی کہ کس ذات کی حفاظت طلب کریں اور کس طرح پناہ مانگیں۔

صحیح مسلم کی حدیث ہے:

روى عقبةُ بن عامر -رضي الله عنه- قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم-: «ألم ترَ آياتٍ أُنزلَت هذه الليلة لم يُرَ مثلهنّ قط: ((قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)) [الفلق: 1]، و((قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)) [الناس: 1]»

رواہ مسلم
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کو نہیں معلوم کہ جو آیات آج رات نازل ہوئی ہیں ان جیسی آیات پہلے کبھی نازل نہیں ہوئیں۔ اور وہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی آیتیں ہیں۔

شر سے بچنے کا ایک مضبوط قلعہ

اس طرح نبی علیہ السلام نے ان دونوں عظیم سورۃوں کی اہمیت بیان کی۔ اور نبی ﷺ کے ان اہم کلمات کا مطلب یہ ہے کہ ان سورۃوں میں بہت بڑے راز کی بات ہے جو اللہ کو معلوم ہے، اور اللہ کی طرف سے ایک عظیم قلعہ ہے، اور ایسا ہتھیار ہے جس کے ذریعہ مومن جن وانس کے شیاطین کو بھگا سکتا ہے، اور اپنی زندگی میں آنے والے شر، پریشانیوں اور سختیوں کا مقابلہ کر سکتا ہے، اور مکر وحسد، جادو ٹونہ کرنے والوں سے اپنے آپ کو محفوظ کر سکتا ہے، اور جو کوتاہیاں اس سے سرزد ہو جاتی ہیں اور اسے نقصان اور تکلیف دیتی ہیں، یہ دونوں سورتیں ان سے بھی بچنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

''مُعَوِّذَتَین میں بیماری کے ساتھ علاج کا ذکر''

یہ ایسی واضح آیات ہیں جن میں بیماری اور علاج دونوں ذکر ہیں، اور نبی علیہ السلام تو ان سورۃوں کا خاص اہتمام کیا کرتے تھے، اور اللہ کے حکم مطابق ان دونوں سورۃوں کو پڑھ کر پناہ حاصل کیا کرتے تھے۔

جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے:

عن أبي سعيد قال: "كان رسول الله - صلى الله عليه وسلم - يتعوّذ من الجانّ وعين الإنسان، حتى نزلت المعوّذتين، فلما نزلتا أخذ بهما وترك ما سواهما"

رواہ الترمذی، النسائی وابن ماجہ، و قال الترمذی "حدیث حسن"۔

ترجمہ: ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ (مختلف الفاظ کے ذریعہ) جنات اور انسان کے حسد سے (اللہ کی) پناہ مانگا کرتے تھے، لیکن جب یہ دونوں سورتیں (مُعَوِّذَتَین) نازل ہوئیں تو انہوں نے انہی سورتوں کو اپنا معمولِ زندگی بنایا اور باقی تمام الفاظ چھوڑ دیئے۔ یہ حدیث ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں ہے۔ اور امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ہر شر سے حفاظت

اے مسلمانو!

یہ دو سورتیں اللہ کی طرف سے سب سے پہلے اپنے نبی ﷺ کے لئے ہیں اور ان کے بعد تمام مومنوں کے لئے ہیں تاکہ سب لوگ ہر ظاہری و خفیہ، معلوم و نامعلوم اور اجمالی و تفصیلی شر سے اللہ کی حفاظت اور پناہ میں آجائیں۔

گویا کہ اللہ تعالی نے مومنوں کے لئے اپنی حمایت (کے دروازے) کو کھول دیا ہے، اور حفاظت کو پھیلا دیا ہے اور محبت و رحمت سے یہ اعلان فرما دیا ہے: حمایت کی طرف سب آجاؤ، امن و سکون کی جگہ آجاؤ، آجاؤ، میں تو تمہاری کمزوری کو بھی جانتا ہوں اور تمہارے ارد گرد کے خطرات سے بھی بخوبی واقف ہوں، اور تمہارے دشمن کو مکمل کنٹرول کرنے پر قادر ہوں۔ (یاد رکھئے!) امن و سکون اور سلامتی تو اللہ ہی کی حفاظت میں ہے۔

خفیہ شر سے محفوظ

اور ان دونوں سورتوں میں اگر آپ غور کریں تو معلوم ہو گا کہ یہ سورتیں (ظاہری نہیں بلکہ) خفیہ شر سے محفوظ ہونے کا قلعہ ہیں، یہاں تک کہ جس انسان کو یہ شر پہنچتا ہے اسے اکثر اوقات معلوم تک نہیں ہوتا کہ کس نے یہ کام کیا ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالی نے دیگر آفات اور خطرات کی بجائے ان برائیوں کا خصوصی ذکر کیا ہے۔ اور ہمیں ہر برائی سے عمومی طور پر اور ان مذکورہ برائیوں سے خصوصی طور پر اللہ کی مدد، معاونت، پناہ اور حفاظت مانگنے کا حکم ہے۔

اور ان کا مقصد توحید کو دلوں میں بسانا ہے

توحید دلوں کی گہرائیوں میں اتر جائے، کیونکہ انسان کو اس بات کی ضرورت تو ہر وقت ہے کہ اس کا تعلق ایسی ذات سے ہو جو شر اور تکلیف کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ ہر وقت حفاظت کرتی رہے تو یہ دو سورتیں انتہائی مختصر اور جامع الفاظ میں ان برائیوں سے محفوظ رہنے کا بہترین وسیلہ ہیں، اور اس مقصد کے لئے سب سے قوی اور شامل یہ سورتیں ہیں۔

سورۃ الفلق کی تفسیر

"أعوذ" کا مطلب:

أعوذ کا مطلب ہے: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، یا حفاظت مانگتا ہوں، یا بچاؤ مانگتا ہوں، یا حمایت مانگتا ہوں۔

استعاذہ ایک عبادت ہے

تو معلوم یہ ہوا کہ استعاذہ ایک عبادت ہے جس کے ذریعہ ہم اللہ سبحانہ وتعالی کو راضی کرتے ہیں کیونکہ ہم اس کی پناہ مانگتے ہیں، اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمیں پورا یقین ہے کہ صرف ایک اللہ ہی خطرات کو ٹالنے اور ہٹانے پر قادر ہے۔

سورۃ الفلق کی اجمالی وضاحت

پہلی معوذہ (سورۃ الفلق) میں اللہ نے اپنے نبی علیہ السلام کو یہ حکم دیا کہ:

فلق کے رب کی حمایت اور پناہ مانگیں، اور وہی اللہ سبحانہ وتعالی ہی صبح کا رب ہے جو اسے رات کے اندھیروں سے نکال کر روشن کر دیتا ہے۔

اور صبح کے وقت پناہ مانگنے کا خصوصی ذکر اس لئے کیا کہ سخت اندھیرے کے بعد صبح کے نور کی کرنیں سختی اور پریشانی کی گھٹاؤں کے چھٹنے کی مانند ہیں۔ اور جس طرح انسان طلوعِ صبح کا منتظر ہوتا ہے، بالکل اسی طرح مظلوم بھی چھٹکارے اور سلامتی کا منتظر رہتا ہے۔

ان دو آیتوں کا مفہوم

اللہ تعالی نے اپنے نبی علیہ السلام کو اور ہر مومن کو یہ حکم دیا ہے:

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ

الفلق–2/1

آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔

یعنی: مطلق ہوں یا اجمالی، اس کی تمام مخلوقات کے شر سے۔ اور یہ ہر شر کے لئے عام ہے؛ دنیا کا ہو یا آخرت کا، انسانوں کو ہو یا جنات وشیاطین کا، درندوں کا ہو یا زہریلے جانوروں کا، آگ کا شر ہو یا گناہوں اور خواہشات کا، نفس کا ہو یا عمل کا، الغرض ہر شر والے کے شر سے پناہ مل جائے گی۔

تیسری آیت کا مفہوم

الغسق:

اس کا مطلب ہے سخت اندھیرا، اور غاسق کا مطلب رات ہے (کیونکہ رات اندھیرا کرتی ہے)، یا وہ شخص جو اندھیرے میں حرکت کرتا ہے۔ اور وقب کا مطلب ہے داخل ہوا۔

ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں:

"هو الليلُ إذا أقبلَ بظلامِه".

اس سے مراد رات ہے جب وہ اندھیرا پھیلاتی ہے۔

مجاہد اور زہری رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں:

"هو وقتُ غروبِ الشمس".

یہ سورج غروب ہونے کا وقت ہے۔

اس کا مقصد:

اس کا مقصد یہ ہے: رات سے پناہ مانگنااور ہر اس برائی سے جو رات میں ہوتی ہے۔اور جب رات روئے زمین پر چھا جاتی ہے تو اس میں ایک ہیبت پائی جاتی ہے، اور اس کی آڑ میں زہریلے جانور اور درندے حرکت میں آجاتے ہیں، مجرم اور فریبی لوگ چست ہو جاتے ہیں، خواہشات اور شہوتیں بڑھ جاتے ہیں اور رات میں رونما ہونے والے وسوسے، خیالات، غم اور حزن بھی بڑھ جاتے ہیں، اور عجیب و غریب شعور اور احساسات جنم لیتے ہیں۔

اور شیطان کو چلنے اور باتیں پھیلانے میں اندھیرے سے مدد ملتی ہے۔اسی لئے اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو رات اور اس کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ

الفلق–4
اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی)۔

چوتھی آیت کا مفہوم

نفاثات کا مفہوم:

اور اس سے مراد جادو گر عورتیں ہیں، جو مسحور (جس پر جادو کرنا ہو اس) کا نام لے کر دھاگوں وغیرہ میں گرہ لگا کر اس میں پھونکتی ہیں تاکہ اس سے مسحور کو تکلیف ہو۔

جادو کا گناہ اور اس کی تاثیر

وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

البقرۃ–102
اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالٰی کی مرضی کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اور نبی علیہ السلام نے جادو کو ان کبائر (بڑے) گناہوں میں شمار کیا ہے جو امتوں اور افراد کو ہلاک کر دیتے ہیں، اور جو (دوسروں کو تکلیف دے کر) گناہ کرنے والے کو آخرت کے مقابلے میں اس دنیا میں خوش کر دیتے ہیں۔

جادو گر سے علاج کرانا حرام ہے

اور جو شخص اس بیماری اور جادو میں مبتلا ہو گیا تو اس کے لئے قطعا یہ جائز نہیں کہ جادو ٹونہ کرنے والوں سے مدد لے، بلکہ نبی علیہ السلام نے ایسے انسان سے براءت کا اعلان کیا ہے، اور اللہ تعالی نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اسی (اللہ) کی پناہ، مدد اور سہارا مانگیں۔

پانچویں آیت کا مفہوم

حسد کا مفہوم:

وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

الفلق–5

اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔

طبیعت و شریعت کے لحاظ سے حسد ایک مذموم صفت ہے۔ اس کا مطلب ہے: دوسرے کی نعمت کے ختم ہو جانے کی تمنی کرنا۔ اور حاسد کے شر کا نقصان اس وقت ہوتا ہے جب وہ حسد میں بڑھ کر یا تو نظر لگائے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرے، اسی وجہ سے اللہ تعالی نے اس کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا:

وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

الفلق–5

اور اگر لوگ اللہ پر توکل کریں، اور ان آیات کو پڑھ کر اپنے آپ کو محفوظ کر لیں تو حسد اور نظر بد سے بچ جائیں گے۔ اور سورۃ الفلق تو حسد میں مبتلا فرد کے لئے بہت بڑا علاج ہے۔

کیونکہ اس سورۃ میں یہ چیزیں شامل ہیں: اللہ کا توکل، اللہ سے لو لگانا، اور نعمت کے حاسدین سے نعمتوں کے خالق کی پناہ مانگنا۔ کیونکہ نعمتوں کا خالق ہی توکل اور بھروسہ کرنے والوں کے لئے کافی ہے۔

سورۃالناس کی فضیلت اور تفسیر

مسلمانو!

دوسری معوذہ (سورۃالناس) میں اللہ نے لوگوں یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے رب کی پناہ مانگیں جو ان کی حفاظت کرتا ہے، اور اپنے ملک کی (پناہ مانگیں) جس نے انہیں (نیکی کا) حکم دیا اور انہیں (برائی سے) روکا، اور اپنے معبود کی (پناہ مانگیں) جس کی وہ عبادت کرتے ہیں ان شیاطین کے شر سے جو اللہ کی عبادت میں خلل پیدا کرتے ہیں۔ اور شیطان تو ہر شر کی جڑ ہے چاہے وہ (شر) ان لوگوں کی طرف سے ہو یا ان پر کسی دوسرے کی طرف سے۔

دوسری اور تیسری آیت کا مفہوم

ان دو الفاظ کی تفصیل:

مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلَٰهِ النَّاسِ

الناس–3/2
لوگوں کے مالک کی۔ لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)۔

کیونکہ لوگوں میں بھی بادشاہ ہوتے ہیں اس لئے ملک کا ذکر کیا کہ ان کا اصل بادشاہ تو اللہ ہے۔ اور ایسے بھی لوگ ہیں جو غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اسی لئے فرمایا کہ وہی ان کا الٰہ و معبود ہے۔ اور وہی ایک ایسی ذات ہے کہ تمام بادشاہوں اور بزرگوں کو چھوڑ کر صرف اسی کی پناہ اور حفاظت مانگی جائے۔ وہی ان کا حقیقی رب اور حقیقی مالک ہے اور وہی اکیلا معبود ہے جو عبادت کے لائق ہے، اور اس کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ سب مخلوق ہے جسے (یعنی مخلوق کو) اپنے نفع و نقصان کا اختیار نہیں اور نہ ہی موت، زندگی اور قیامت میں دوبارہ اٹھنے پر کوئی کنٹرول ہے۔

چوتھی اور پانچویں آیت کا مفہوم

''الوسواس الخناس'' کی تفصیل:

'الوسواس الخناس' کا مطلب شیطان ہے جس کے ہر شر سے پناہ اس میں آجاتی ہے، لیکن یہاں اس کی سب سے خطرناک، کیفیت ذکر کی ہے جس کا شر بہت زیادہ نقصان دہ ہے اور اس کی تاثیر بہت طاقتور ہے اور اس کا فساد بہت ہی عام ہے۔

اور یہ وہ وسوسہ ہے جو ابتدائی ارادہ کی صورت میں ہوتا ہے جبکہ دل میں کوئی برائی اور شر نہیں ہوتا تو شیطان وسوسہ ڈال کر برئی کو مزین کر دیتا ہے، اور اس کے سامنے برائی کو خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے اور پھر اس برائی کے کرنے پر ابھارتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ خیر اور بھلائی کی شکل بگاڑ کر پیدا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بھلائی اسے برائی لگتی ہے۔اسی حالت میں شیطان وسوسہ (دلوں میں) ڈالتا ہے اور پیچھے ہٹ جاتا ہے، اور اولاد آدم کے جسم میں خون کی ڈور تا ہے۔جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں:

الشيطانُ جاثِمٌ على قلبِ ابنِ آدمَ، فإذا سهَا وغفلَ وسوَسَ، وإذا ذكرَ اللهَ خنَسَ"؛ أي: هربَ وتراجَعَ.

شیطان انسان کے دل سے چمٹ جاتا ہے؛ اگر وہ بھول اور غفلت میں پڑ جائے تو شیطان وسوسہ ڈال دیتا ہے، اور اگر وہ اللہ کا ذکر کرے تو وہ بھاگ کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

جس طرح جنات کی طرف سے وسوسہ ہوتا ہے اسی طرح انسانوں کی طرف سے بھی ہوتا ہے۔

چھٹی آیت کا مفہوم

جن وانس کے شیاطین:

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

الناس–6
جن وانس میں سے۔

اور اس میں انسانی شیاطین کے خطرات سے آگاہ کیا گیا ہے، اور بہت ہی کم لوگ اس بات سے آگاہ ہیں حالانکہ اس سورۃ میں اللہ تعالی نے اپنے نبی علیہ السلام کو جن وانس کے شیاطین سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔

مُعَوِّذَتَین پڑھنے کے مواقع

اللہ کے بندو!

یہ دونوں سورتیں (مُعَوِّذَتَین) کسی وقت بھی پڑھی جاسکتی ہیں، اور جن مواقع میں ان کا پڑھنا نبی ﷺ سے ثابت ہے توان موقعوں پر پڑھنے کی سنت سے تاکید ملتی ہے۔

ماروا عقبةُ بن عامر –رضي الله عنه– قال: "أمرني رسولُ الله –صلى الله عليه وسلم– أن أقرأ بالمُعوِّذات دُبُر كلِّ صلاة"

أخرجه الإمام أحمد وأبو داود والنسائي، وصححه الحاكم وغره۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حدیث مسند احمد، ابوداود اور نسائی میں ہے اور اسے امام حاکم اور دیگر ائمہ نے صحیح کہا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے:

ماروَته عائشةُ –رضي الله عنها– أن النبي – صلى الله عليه وسلم– "كان إذا أوَى إلى فِراشِه كلَّ ليلةٍ جمعَ كفَّيه، ثم نفثَ فيهما فقرأ فيهما: ((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)) [الإخلاص: 1]، و((قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)) [الفلق: 1]، و((قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)) [الناس: 1]، ثم يمسحُ بهما ما استطاعَ من جسَده، يبدأُ بهما على رأسِه ووجهِه وما أقبلَ من جسَده، يفعلُ ذلك ثلاثَ مرَّاتٍ".

أخرجه البخاري

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنی ہتھیلیوں کو جمع کرتے اور ان میں پھونک مارتے اور یہ (تینوں سورتیں) پڑھتے: سورۃ الاِخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔ پھر وہ جہاں تک ممکن ہوسکے اپنے جسم پر مل لیتے، اپنے سر اور چہرے اور جسم کے سامنے والے حصے سے شروع کرتے۔ ایسا تین مرتبہ کرتے۔

مُعَوِّذَتَین کا صبح وشام تین تین بار پڑھنا سنت ہے

حدیث میں آتا ہے:

قال النبي – صلى الله عليه وسلم– لعبد الله بن خُبيبٍ –رضي الله عنه-: «قل». قلتُ: ما أقول؟ قال: «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، والمُعوِّذتين حين تُمسِي وتُصبِحُ ثلاث مرَّات، تكفيك من كل شيءٍ».

أخرجه الإمام أحمد وأبو داود والترمذي –واللفظ له– وقال: "حسن صحيح"، وصححه النووي وغيره۔

اللہ کے نبی ﷺ نے عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہہ دیجئے،انہوں نے عرض کیا: میں کیا کہوں؟، فرمایا: کہہ دو کہ اللہ ایک ہے(سورۃ الِاخلاص)،اور مُعَوِّذَتَین (بھی پڑھیں) صبح وشام تین تین مرتبہ، یہ آپ کو ہر چیز سے کفایت کر جائیں گی۔ یہ حدیث مسند احمد،ابوداود اور ترمذی میں ہے۔اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہاہے،اور امام نووی وغیرہ نے اسے صحیح کہاہے۔

مُعَوِّذَتَین کے ذریعہ خود پر اور دوسروں پر دم کریں

اللہ کے بندو!

موذتان ایک رقیہ (دم)ہیں، مسلمان خود اپنے اوپر بھی دم کرے اور دوسرے پر بھی۔

عن عائشة –رضي الله عنها– أن رسول الله –صلى الله عليه وسلم– "كان إذا اشتكى يقرأُ على نفسِه بالمُعوِّذات وينفُث. قالت: فلما اشتدَّ وجعُه كنتُ أقرأُ عليه وأمسَحُ بيدِه رجاءَ بركتِها".

متفق علیہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو جب تکلیف ہوتی تو وہ معوذات پڑھتے اور دم کرتے۔فرماتی ہیں کہ جب تکلیف بہت زیادہ ہوتی تو میں پڑھتی اور برکت کے لئے انہی کے ہاتھ کو ملتی۔(صحیح بخاری ومسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے:

"كان رسولُ الله –صلى الله عليه وسلم– إذا مرِضَ أحدٌ من أهلِه نفَثَ عليه بالمُعوِّذات".

جب بھی نبی علیہ السلام کے گھر کا کوئی فرد بیمار ہو جاتا تو اس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے۔

بیماری سے محفوظ رہنے کے لئے یہ سورتیں پڑھنی چاہئیں

بلکہ بیماری سے پہلے ہی اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لئے مُعَوِّذَتَین پڑھنی چاہئیں۔جیسا کہ حدیث میں ہے:

عن أبي سعيد –رضي الله عنه– "أن رسول الله –صلى الله عليه وسلم– كان يتعوَّذُ من أعيُن الجانِّ وعين الإنسان، فلما نزلَت المُعَوِّذَتين أخذَ بهما وترَك ماسِواهُما".

رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ (شروع میں مختلف الفاظ کے ذریعہ) جن وانس کی نظر سے (اللہ کی) پناہ مانگا کرتے تھے، مگر جب یہ مُعَوِّذَتَین نازل ہوئیں تو انہوں نے ان کو پڑھنے کا معمول بنایا اور باقی تمام الفاظ (جو اس مقصد کے لئے پڑھتے تھے) چھوڑ دیئے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)۔

اجمالی طور پر فضائل کا ذکر

ان دونوں سورۃوں کو پڑھنے کے مواقع یہ ہیں: پانچوں نمازوں کے بعد، سونے سے پہلے، صبح وشام کے اذکار میں، دم کے لئے اور بیماریوں اور پریشانیوں کے آنے سے پہلے ہی حفاظت کے لئے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم سب کو ہر برائیوں، گناہوں، فتنوں اور بیماریوں سے محفوظ رکھے۔

قرآن وسنت کی برکتیں حاصل کرنے کی دعاء

اللہ مجھے اور آپ کو قرآن مجید کی برکتوں سے مالا مال فرمائے، اور رسولوں کے سردار جناب محمد ﷺ کے طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، میں اپنی یہ بات کہنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے مجھ سمیت سب کے لئے مغفرت مانگتا ہوں۔

دوسرا خطبہ

ہر قسم کی بہت ہی زیادہ، بابرکت وپاکیزہ تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، (وہی اللہ ہے جو) ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہے، اور پر حفاظت مانگنے والے کو محفوظ کر دیتا ہے، اور ہر پناہ مانگنے والے کو اپنے امان میں پناہ دیتا ہے اور اسکی حمایت کرتا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ ان پر اور ان کی آل پر اور تمام صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامی اور درود نازل فرمائے۔

حمد وثنا کے بعد،

اے مسلمانو!

سورۃ الفلق کی ایک خوبی

سورۃالفلق کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کی ابتدا میں فلق کے رب کی پناہ مانگنے کا حکم ہے، اور فلق کا مطلب صبح ہے، بلکہ ہر وہ چیز ہے جو بھلائی اور خوشخبری کو لے کر آتی ہے، اور فلق کا خصوصی ذکر کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو ذات صبح کو طلوع کرنے اور رات کے اندھیرے کو ختم کرنے پر قادر ہے وہی ذات ہر قسم کی تاریکی کو ختم کرنے پر قادر ہے اور ہر مظلوم سے ظلم کو مٹانے پر قادر ہے۔ تو اس قوی و قادر ذات سے ناامید اور مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

إِنَّ اللَّـهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ

الأنعام–95
بیشک اللہ تعالیٰ دانہ کو اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا ہے۔

صبر اور بلند حوصلہ ہی کامیابی کا راز ہے

اور صبح تو تاریخی واقعات سے حاصل شدہ امیدوں کی طرف اشارہ کرتی ہے اور صبح کا نور سخت اندھیرے کے بعد آتا ہے، بالکل اسی طرح جب ظلم کی انتہاء ہو جاتی ہے تو نجات ضرور ملتی ہے اور اس میں آسانی اور نجات کا اعلان ہوتا ہے۔

اور ان دنوں ہماری یہی امیدیں اور امنگیں ہیں، اور اہل شام کے دشمن اور اس کے ہم مذہب معاونین کی طغیانی سے کتنی ہی تکلیفیں آجائیں اور تمام قوتوں نے انہیں رسوا کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ کمزوروں کی مدد کا دعوی کرتی ہیں کیونکہ ان کی مدد مفاد پرستی کی بنیاد پر ہوتی ہے مگر مومنوں کا صبر اور ایک اللہ سے امیدیں ہی ایک ایسا مضبوط وسیلہ ہیں جس کی بدولت نجات 'إن شاءاللہ' قریب ہے۔ اور بیشک مصیبت کے ساتھ نجات ہے، صبر کے ساتھ نصرت ہے، اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

استغفار کامیابی اور نجات کی کنجی ہے

اور اہم بات یہ ہے کہ اللہ کی طرف سچے دل سے رجوع کیا جائے، اور زیادہ سے زیادہ استغفار کیا جائے جو کہ نجات کی سب سے اہم کُنجی ہے، اتحاد کی فضا قائم کی جائے، اختلافات کو ختم کیا جائے۔ اور بہادری تو صبر کا نام ہے۔

اور جو مسلمان مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں انہیں دیگر مسلمان بھائیوں کی مدد کرنی چاہئے، خصوصا حکام کی یہ ذمہ داری ہے، کیونکہ عوام تو انہی کے تابع ہیں، اور اس امت میں بہت ہی بھلائی ہے، تو سرکشی اور فساد کو روکنے میں کسر نہ چھوڑیں، اور بیشک اسلامی بھائی تو پریشانی کے موقع پر زیادہ حقدار ہے وگرنہ فوری طور پر یا مستقبل میں وہ بھی مصائب اور سزاؤں کا شکار ہو جائے گا۔ اور شام میں ہمارے بھائیوں کی مصائب دور کرنے کا مطلب یہی ہے کہ ہم اپنے آپ سے تمام مصیبتوں کو ٹال رہے ہیں، چاہے وہ مصیبتیں جلد ہی آنے والی تھیں یا دیر سے۔

اور نبی رحمت اور انمول نعمت محمد بن عبد اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجیں۔

پیارے نبی ﷺ پر درود وسلام اور دعائیں:

یااللہ! اپنے نبی اور رسول محمد ﷺ پر رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما، اور انکی پاکیزہ آل پر بھی، اور تمام صحابہ کرام سے بھی راضی ہو جا، اور ان لوگوں سے بھی جو قیامت تک ان کی پیروی کریں گے۔

اسلام اور مسلمانوں کے لئے دعائیں:

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما،

یااللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، اور سر کش، ملحدین اور مفسدین کو رسوا کر دے۔

یااللہ! اپنے دین، کتاب، نبی ﷺ کی سنت اور مومن بندوں کی مدد فرما۔

یااللہ! اے تمام جہانوں کے رب! اس امت کی بھلائی کے معاملات کو ترقی عطا فرما جہاں تیرے فرماں بردار بندوں کو عزت عزت ملے، اور نافرمان لوگوں کو ہدایت نصیب ہو، اور نیکی کا حکم عام ہو جائے اور برائی کی روک تھام کا سلسلہ جاری ہو۔

دشمنانِ اسلام پر بد دعائیں:

یااللہ! یارب العالمین! جو بھی اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اس کی اس برائی میں اسی کو مبتلا فرمادے، اور اس کے مکر کے جال میں اسی کی گردن کو پھنسادے، اور برائی کو اسی کے سر پر ڈال دے۔

مجاہدین و مظلومین کے حق میں دعائیں:

یااللہ! اے تمام جہانوں کے رب! فلسطین، شام اور ہر جگہ میں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے مجاہدین کی مدد فرما،

یااللہ! مسجد اقصی کو ظالموں کے ظلم اور غاصبین کے زیادتیوں سے آزاد فرما۔

یااللہ! مصر اور ہر جگہ ان کے حالات بہتر فرمادے، اور انہیں ہدایت پر جمع فرمادے، اور شرارتی لوگوں کے مقابلے میں ان کے لئے کافی ہو جا، اور ان کے معاملات درست فرمادے۔

یااللہ! اے ہمیشہ رہنے والے! اے عزت وجلال والے! شام میں ہمارے بھائیوں کی مدد فرما۔ یااللہ! انہیں حق اور ہدایت پر متفق فرمادے۔ یااللہ! ان کے خون کی حفاظت فرما، اور ان کے خوف کو امن میں تبدیل فرمادے، اور ان کی حاجتوں کو پورا فرما، اور بھوک میں مبتلا لوگوں کو کھانا کھلا، انکی عزتوں کی حفاظت فرما، انکے دلوں کو استقامت عطا فرما، اور ان پر ظلم کرنے والوں کے مقابلے میں ان کی مدد فرما۔

حکمرانوں کے لئے دعائیں:

یااللہ! ہمارے امیر خادمِ حرمین شریفین کو ان کاموں کی توفیق دے جن سے تو خوش اور راضی ہوتا ہے۔ اور انہیں نیکی اور تقوی کے معاملات میں سر گرم فرمادے۔ یااللہ! انہیں مکمل عافیت سے نواز دے۔ یااللہ! انہیں، ان کے نائب، ان کے بھائیوں اور معاونین کو ممالک اور باشندوں کی بھلائی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یااللہ! مسلمانوں کے حکمرانوں کو اپنے شریعت اور نبی ﷺ کی سنت کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرما، اور انہیں مومن بندون کے لئے رحمت والا بنادے۔

یااللہ! ہمارے اس ملک اور تمام اسلامی ممالک کو امن ور فراخی کا گہوارہ بنادے، اور دشمنوں اور فاجروں کے شر سے محفوظ فرمادے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201
اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور عذاب جہنم سے نجات دے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

آل عمران–147
اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔

یااللہ! ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما، اور عیوب کی ستر پوشی فرما، معاملات آسان فرما، اور ہماری امیدوں کو اپنی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنادے۔

یااللہ! ہماری اور ہمارے والدین اور انکے بھی والدین کی مغفرت فرما، اور ہماری ازواج اور اولاد کی بھی مغفرت فرما، بیشک تو بہت ہی زیادہ اور بخوبی دعاؤں کو سننے والا ہے۔

یااللہ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتے ہیں۔ اور تیرے غصے اور آگ سے تیری ہی پناہ مانگتے ہیں۔

ہم اللہ سے مغفرت مانگتے ہیں، ہم اللہ سے مغفرت مانگتے ہیں، ہم اللہ سے مغفرت مانگتے ہیں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہمیشہ رہنے والا ہے اور ہم اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

یااللہ! تو ہی ہمارا معبود ہے، تیرے سوا کوئی نہیں، تو غنی ہے اور ہم (تیرے) محتاج ہیں، ہم پر بارش برسا، ہمیں ناامید نہ کرنا۔

یااللہ! ہم پر بارش برسا۔ یااللہ! ہم پر بارش برسا۔ یااللہ! ہم پر نفع بخش، سیراب کرنے والی بارش برسا جس میں نقصان نہ ہو، جس سے زمینیں آباد ہو جائیں، اور لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، اور یہ بارش عذاب، آزمائش، اجاڑ اور غرق کا باعث نہ بنے۔ اے ہمارے رب! ہماری دعا قبول فرما، بیشک تو ہی بخوبی سننے اور جاننے والا ہے۔ اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو ہی بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

یااللہ! تو پاکیزہ ہے، عزتوں کا رب ہے، اور رسولوں پر سلامتی ہو، اور ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے

(11) رمضان! قرآن اور خود احتسابی کا مہینہ

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبدالرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جو زمین اور آسمانوں کا پروردگار ہے، وہ نعمتیں اور برکتیں دینے والا ہے، ہماری بندگی سے اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا، اور ہماری خطائیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں، نیکی اور بدی کا نفع اور نقصان اِنہیں کرنے والے کو ہی ہوتا ہے، اور اللہ تعالی تمام مخلوقات سے بے نیاز ہے، میں اپنے رب کی حمد خوانی کرتا ہوں اور اس کی نعمتوں پر اسی کا شکر گزار ہوں، اللہ تعالی کی ایسی نعمتیں جنہیں ہم جانتے ہیں یا نہیں ہر نعمت کے بدلے حمد و شکر اسی کے لیے ہے، میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے اچھے اچھے نام ہیں اور اس کی صفات عظیم ترین ہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اللہ کے بندے، اور اس کے رسول ہیں، آپ کی براہین اور معجزوں کے ذریعے تائید کی گئی، یا اللہ! اپنے بندے، اور رسول محمد، ان کی اولاد اور نیکیوں کی طرف سبقت لے جانے والے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی اختیار کرو، اور اس کے لیے ایسے کام کرو جو اُسے راضی کر دیں، نیز اللہ تعالی کے غضب اور نافرمانی سے محفوظ کر دیں۔ صرف متقی ہی کامیاب ہوں گے اور مجرم لوگ ہی نقصان اٹھائیں گے۔

مسلمانوں!

محاسبہ نفس، عبادت کے لیے محنت، زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا حصول، اللہ تعالی کی توفیق سے کی جانیوالی نیکیوں پر دوام، عمل صالح کی توفیق اور نیکیوں کو ضائع کرنے والے اعمال سے اجتناب؛ دنیا و آخرت میں عین سعادت مندی اور کامیابی کا باعث ہیں، فرمان باری تعالی ہے:

{وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى [40] فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى}

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اور نفس کو خواہشات سے روکا [40] تو بیشک جنت ہی اسکا ٹھکانا ہو گی [النازعات: 40-41]

ایسے ہی اللہ تعالی نے اہل جنت کے بارے میں فرمایا:

{وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (25) قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ (26) فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ}

اور وہ آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال کریں گے [25] کہیں گے: اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں میں سہمے ہوئے رہا کرتے تھے۔ [26] پھر اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لو کے عذاب سے بچا لیا۔ [الطور: 25–27]

اسی طرح فرمایا:

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ}

اے ایمان والوں! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال ضائع مت کرو۔ [محمد: 33]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ، اللہ تعالی کے فرمان:

{وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ}

اور ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے [الحشر: 18]

کی تفسیر میں کہتے ہیں: "تم خود اپنا محاسبہ کر لو اس سے قبل کے تمہارا محاسبہ کیا جائے، یہ دیکھ لو کہ تم نے اپنے لیے کتنے نیک عمل کیے ہیں جو روز قیامت تمہارے لیے مفید ہوں اور تم اُنہیں اپنے رب کے سامنے پیش کر سکو" ختم شد

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (عقلمند وہ ہے جو اپنے آپ کو پہچان لے، اور موت کے بعد کے لئے تیاری کرے، اور وہ شخص عاجز ہے جو چلے تو نفسانی خواہشات کے پیچھے لیکن امیدیں اللہ سے لگائے۔) یہ حدیث حسن ہے۔

بالکل اسی طرح بد بختی، ذلت اور رسوائی؛ ہوس پرستی اور حرام کاموں کے ارتکاب میں ہے، ایسے ہی نیکیاں ترک کرنے یا نیکیوں کو تباہ کرنے والے اعمال بھی ذلت و رسوائی کا باعث بنتے ہیں۔

انسان کو بطور نقصان اتنا ہی کافی ہے کہ کوئی ایسی حرکت کرے جس سے اس کی نیکیوں کا ثواب کم ہو جائے۔

مسلمانوں!

تم دیکھ رہے ہو کہ دن اور رات کس تیزی کے ساتھ گزرتے جا رہے ہیں، سالہا سال بھی کس قدر سرعت کے ساتھ گزر رہے ہیں، کوئی بھی دن گزرنے کے بعد دوبارہ کبھی واپس نہیں آئے گا، اور زندگی شب و روز کے گزرنے کا نام ہی تو ہے۔ اس کے بعد موت آجائے گی اور تمام کی تمام امیدیں ختم ہو جائیں گی، تب خواہشات کا دھوکا سب پر عیاں ہو جائے گا۔

اب تک خیر و برکت والے مہینے کا اکثر وقت بیت چکا ہے، چند ایام، راتیں اور رحمت بھری معمولی سی ساعتیں باقی رہ گئی ہیں، پیوستہ دنوں میں جس نے خوب اچھی محنت کی ہے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرے کہ اللہ تعالی نے اسے نیکیاں کرنے کی توفیق دی اور ان کے لیے مدد بھی فرمائی، اسے چاہیے کہ اپنے اعمال کو ضائع کرنے والے امور سے بچائے، اور ثواب میں کمی کا باعث بننے والی چیزوں سے اجتناب کرے، نیز ایسا کوئی کام نہ کرے جو اسے سزا کا مستحق بنادے، گزشتہ دنوں میں کی ہوئی محنت کے بعد مزید بڑھ چڑھ کر محنت کرے۔

اور جو شخص گزشتہ دونوں میں کمی کوتاہی کا شکار رہا ہے تو وہ اب بھی کمر کس لے، اور بھرپور طریقے سے عبادت اور نیکیاں کرے تاکہ سابقہ کمی کوتاہی پوری ہو جائے؛ کیونکہ نتائج اختتام کے مطابق نکلتے ہیں۔

لیلۃ القدر پانے کی امید ابھی تک موجود ہے۔ گناہ جتنے بھی ہوں؛ اللہ تعالی کی رحمت، مغفرت، حلم، کرم اور معافی سے مٹ سکتے ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ: (جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید سے قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں) اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ}

شب قدر ہزار مہینے سے بھی افضل ہے۔ [القدر: 3]

مفسرین کہتے ہیں کہ: ''اس رات کی عبادت ایسے ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے، جن میں لیلۃ القدر شامل نہ ہو''

ابو مصعب احمد بن ابو بکر زہری کہتے ہیں کہ ہمیں امام مالک رحمہ اللہ نے بتلایا کہ ان تک یہ بات پہنچی کہ: (رسول اللہ ﷺ کو سابقہ لوگوں کی عمریں دکھائیں گئیں، تو آپ کو اپنی امت کی عمریں بہت کم محسوس ہوئیں اور یہ کہ آپ کی امت اتنے زیادہ عمل نہیں کر سکے گی جو سابقہ امتوں کے لوگ لمبی عمروں کی وجہ سے کر چکے ہیں، تو اللہ تعالی نے آپ کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو ہزار ماہ سے بھی بہتر ہے)

اللہ تعالی کے حکمت بھرے عظیم فیصلوں اور وسیع رحمت میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ تعالی نے امت اسلامیہ پر ماہ رمضان کے روزے فرض قرار دیئے اسی میں قرآن بھی نازل کیا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان میں قیام فرمایا، اور امت کو بھی قیام کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: (جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی امید سے قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں) اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

قرآن وسنت نے اس مبارک مہینے میں ہمہ قسم کی نیکیاں کرنے کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ اس مہینے کے روزے فرض قرار دیئے، قیام کے لیے ابھارا، اور دیگر نیکیاں کرنے کی ترغیب دی؛ یہ سب کچھ قرآن کریم جیسی نعمت کے ملنے پر اللہ کا شکر ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم کو جہان والوں پر رحمت کرتے ہوئے نازل فرمایا؛ کیونکہ قرآن کریم انتہائی عظیم ترین اور جلیل القدر نعمت ہے، یہ اللہ تعالی کا بے پناہ احسان ہے؛ قرآن کریم کے ذریعے روح کو غذا ملتی ہے، قرآن کریم امت اسلامیہ کے لیے اولین روحانی نعمت ہے، اس کے بعد ایمان کی نعمت کا درجہ ہے۔

چنانچہ اس امت میں سے جس شخص کو اللہ تعالی ایمان کی توفیق دے دے تو اسے اولین عمومی نعمت یعنی قرآن کریم اور اولین ذاتی نوعیت کی نعمت یعنی ایمان؛ دونوں ہی مل گئی ہیں۔

قرآن کریم اور نعمتِ ایمان کا حق یہ ہے کہ اللہ تعالی کا شکر ادا کریں۔ روزہ، قیام، اور دیگر انواع واقسام کی نیکیاں بھی اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ہیں اور باعث قرب الہی ہیں۔

نعمتوں پر شکر کرنا اللہ تعالی کا ہم پر حق ہے، اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے زبانی اور عملی ہر دو طرح سے کوشش کریں، اور نعمت عطا کرنے والے اللہ تعالی سے محبت بھی کریں، اس بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (1) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

بیشک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کی [1] پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ [الکوثر: 1،2]

اور کوثر کا معنی ہے وسیع، برکتوں والی مسلسل بھلائی؛ اسی بھلائی میں نہر کوثر بھی شامل ہے۔ تو اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کی رہنمائی فرمائی کہ خیر و بھلائی حاصل ہونے پر اللہ تعالی کا حق ادا کرنے کیلیے نماز اور دیگر عبادت بروئے کار لائیں؛ تا کہ اس میں آپ ﷺ کا بھی فائدہ ہو اور شکر بھی ادا ہو۔

نبی ﷺ نے بھی عبادت کے تمام درجات کا پورا حق ادا فرمایا، آپ ﷺ نے انہیں مکمل اور احسن ترین انداز میں انجام دیا، نیز اللہ تعالی نے آپ کی رہنمائی فرمائی کہ لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں، انہیں کھانا کھلائیں اور ہر طرح سے ان کے کام آئیں، تو آپ ﷺ نے اس پر بھی مکمل عمل فرمایا، تو یہ ہے ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کا نعمتوں کے لیے انداز شکر۔

اللہ تعالی نے بھی آپ ﷺ کو شکر گزار بننے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

{بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ} بلکہ آپ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور شکر گزاروں میں شامل رہیں۔[الزمر:66]

آپ ﷺ سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا تھا: "اللہ کے رسول! آپ اتنی لمبی نماز کیوں پڑھتے ہیں کہ آپ کے قدم سوج جاتے ہیں؟! حالانکہ اللہ تعالی نے آپ کی گزشتہ و پیوستہ ساری لغزشیں بھی معاف فرمادی ہیں!" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (تو کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنو؟!) بخاری، مسلم

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ}

اے آل داؤد! اس کے شکر میں نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں۔[سبأ:13]

اسی طرح اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے لیے فرمایا تھا:

{فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ}

جو کچھ میں نے تجھے دیا اس پر عمل پیرا ہو اور میرا شکر گزار بن جا۔[الأعراف:144]

ایسے ہی اللہ تعالی مریم علیہا السلام پر ہونے والی نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

{يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ}

اے مریم! اپنے رب کی اطاعت کر، اور سجدہ کر، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔[آل عمران:43]

اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا:

{تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ}

تم انہیں رکوع و سجود کرتے ہوئے اور اللہ کے فضل اور اس کی رضا مندی کی تلاش کرتے ہوئے دیکھو گے، سجدوں کی وجہ سے ان کی پیشانیوں پر علامات موجود ہیں۔[الفتح:29]

تو اس لیے رمضان المبارک میں عبادات؛ قرآن کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنے کا ایک مظہر ہیں۔

قرآن کریم کا رمضان میں روح پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے، چنانچہ قرآن روح کی بھلائی کی جانب رہنمائی کرتا ہے، اسے ہمہ قسم کی برائی سے روکتا ہے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس وقت نفس امارہ روزے کی وجہ سے کمزور ہو جائے اور روح کو قرآن سے غذا ملے تو انسانی روح میں بہتری آتی ہے۔

اے مسلم!

اپنے آپ کو پرکھو، کیا تم نے رمضان میں توبہ کر لی ہے؟

کیا رمضان میں موت کے بعد والی زندگی کے لیے کچھ کیا ہے؟

کیا تم نے غصب شدہ مال واپس کر دیا ہے، اور آئندہ لوٹ کھسوٹ سے باز آ گئے ہو؟

کیا تم اپنی حرکتوں سے باز آ گئے ہو؟

کیا تم نے لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ شروع کر دیا ہے؟

کیا تم نے صلہ رحمی شروع کر دی ہے؟

کیا تم اپنے والدین سے حسن سلوک شروع کر چکے ہو؟

کیا تم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا شروع کر دیا ہے؟

کیا تم نے سود خوری اور حرام خوری سے اپنے آپ کو روک لیا ہے؟

کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور صحابہ وتابعین کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیا ہے؟کہ وہ رمضان میں صاف ضمیر،اعلی کردار،ایمان میں اضافے اور پختہ یقین کی دولت سے سرفراز ہوتے تھے،[کیا تم بھی یہ دولت پا رہے ہو؟

اپنا نامہ اعمال دنیا میں خود ہی پڑھ لو،اس سے قبل کہ تمہیں آخرت میں کہا جائے:

{اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا}

خود ہی اپنی کتاب پڑھ لے۔آج تو خود ہی اپنا حساب لینے کو کافی ہے۔[الِاسراء:14]

قرآن کریم اللہ تعالی کی عظیم ترین نعمت ہے،قرآن کریم کو اللہ تعالی نے رمضان میں نازل فرمایا،اور مسلمانوں کے حالات کی بہتری قرآن وسنت سے ہی ممکن ہے،دنیا جہان کے اول تا آخر تمام مفکرین،زندہ اور مردہ سب کے سب بھی کسی بحران کے حل کے لیے جمع ہو جائیں تو انہیں اس کا حل قرآن کے بغیر نہیں ملے گا،آپ اللہ تعالی کے بارے میں عقیدے کے مسائل ہی دیکھ لیں،اسما وصفات،اللہ تعالی کے افعال،اور عبادت سے متعلق اللہ تعالی کے حقوق؛ان سب امور کے متعلق آپ کو کتنے نظریات ملیں گے؟انہیں شمار نہیں کیا جاسکتا،تو ان تمام نظریات میں سے حق وہی ہے جو قرآن کریم نے کہہ دیا ہے۔

اسی طرح اقتصادی بحران نے بھی دنیا جہان کے مفکرین اور دانشوروں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا،اس کے متعلق بھی حق بات وہی ہے جو قرآن وسنت نے کہہ دی۔تو مسلمانوں کے جتنے بھی مسائل ہیں ان کا حل قرآن کریم میں موجود ہے،جبکہ کچھ غیر مسلموں نے بھی اسلامی شریعت سے جزوی فائدہ اٹھایا ہے۔

اب یہ تو نہیں ہو سکتا ہے کہ سب کے سب لوگ ہی مسلمان ہو جائیں،تاہم مسلمانوں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ خود کتاب وسنت پر مضبوطی سے عمل پیرا ہوں،جس وقت لوگ مسلمانوں کو-چاہے دنیاوی امور میں ہی سہی- عملی میدان میں بطور نمونہ دیکھیں گے تو وہ بھی مسلمانوں سے استفادہ کریں گے۔

آدم کی ساری اولاد خطاکار ہے،اور خطاکاروں میں سے بہترین وہ ہیں جو بہت زیادہ توبہ کرنے والے ہیں،اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا}

یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور نیک عمل کرنے والے مومنوں کو اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔[الاسراء:9]

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلیے ہیں، میں اسی کی حمد خوانی اور شکر بجالاتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اسکے علاوہ کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ اکیلا اور یکتا ہے، وہ بہت مضبوط اور قوت والا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور امانتدار رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، ان کی آل، اور صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی اپناؤ، اللہ کے احکامات کی تعمیل کرو، جن امور سے روکا ہے ان سے رک جاؤ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى (14) وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى}

وہ کامیاب ہو گیا جس نے اپنا تزکیہ کر لیا، اور اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھی۔[الأعلى:14، 15]

سیدنا عمر بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ وہ لوگوں کو فطرانہ ادا کرنے کا حکم دیتے تو یہ آیت پڑھتے تھے۔

فطرانہ یا فطرہ ہر مسلمان پر واجب ہے، چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: (رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کی مقدار ایک صاع گندم، یا ایک صاع جو، یا ایک صاع کھجور، یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع کشمش مقرر فرمائی) ایک صاع کی مقدار تین کلو سے کچھ کم ہے، تین کلو اناج دینا محتاط عمل ہے، فطرانے میں کوئی بھی علاقائی غذائی جنس دی جاسکتی ہے۔

فطرانہ ہر چھوٹے، بڑے، مرد، عورت پر فرض ہے، فطرانہ عید سے ایک یا دو دن پہلے تک دیا جاسکتا ہے، فطرانہ روزے دار کو لغویات سے پاک کرتا ہے اور دوران روزہ جو کچھ کمی کوتاہی ہوئی ہو اسے پورا کر دیتا ہے، جو شخص فطرانہ نماز عید سے پہلے ادا کر دے تو اس نے وقت پر ادا کر دیا، جبکہ نماز کے بعد ادا کرنے پر وہ عام صدقہ ہو گا۔

اللہ کے بندو!

{إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا}

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو[الأحزاب:56]

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)

اس لئے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد۔

یا اللہ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یا اللہ! ان کے ساتھ ساتھ اپنی رحمت، اور کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین! یا اللہ! ان کے ساتھ ساتھ اپنی رحمت، اور کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین! یا اللہ! ان کے ساتھ ساتھ اپنی رحمت، اور کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما۔ یا اللہ! کفر اور کافروں سمیت شرک اور مشرکوں کو بھی ذلیل و رسوا فرما، یا رب العالمین! یا اللہ! تیرے اور دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرما دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یا اللہ! دنیا و آخرت میں ہم تجھ سے عفو، عافیت، اور دائمی معافی کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہمارے سب معاملات کے نتائج بہتر فرما، اور ہمیں دنیا و آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرما۔

یااللہ ! توں نے جن نیکیوں کی ہمیں توفیق دی اور توں نے جن نیکیوں کو بجالانے کے لیے مدد فرمائی ہے۔ یااللہ ! ہماری وہ تمام نیکیاں ہم سے قبول فرما، یااللہ ! ان نیکیوں کو ہم سب مسلمانوں کے لیے محفوظ بھی فرمالے، یارب العالمین !

یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہماری سب خطائیں بھی معاف فرمادے، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے تمام مسلمان فوت شدگان کی بخشش فرما، یااللہ ! تمام مسلمان فوت شدگان کی بخشش فرما۔ یااللہ ! ساری دنیا میں مسلمانوں کے حالات سنوار دے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم سب مسلمانوں کو ہدایت یافتہ بنادے، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہم سب مسلمانوں کو مغفرت عطافرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہم جنت اور اس کے قریب کر دینے والے ہر قول و فعل کا تجھ سے سوال کرتے ہیں، یااللہ ! ہم تجھ سے جہنم اور اس سے قریب کر دینے والے ہر قول و فعل سے پناہ مانگتے ہیں۔

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! مسلمانوں کو شیطان اور شیطانی چیلوں اور شیطانی لشکروں سے محفوظ فرما، یاذالجلال والاکرام !

یااللہ ! ہم تجھ سے اپنے نفس اور برے اعمال کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے تمام مسلمانوں کو ان کے نفسوں اور برے اعمال کے شر سے تیری پناہ عطافرما۔ یارب العالمین !

یااللہ ! ہر قسم کے فتنوں کا خاتمہ فرمادے، یااللہ ! ہر قسم کے فتنوں کو بھسم فرمادے، یااللہ ! مسلمانوں کو فتنوں سے بچادے، یااللہ ! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرمادے، یااللہ ! ہمارے دلوں کو تیری اطاعت پر ثابت قدم بنادے، یااللہ ! دلوں کو پھیرنے والے ! ہمارے دلوں کو تیری اطاعت کی جانب پھیر دے، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے دعاگو ہیں کہ ہماری فوج کی ظالموں کے خلاف مدد فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے ملک کی اور تمام اسلامی ممالک کی ہمہ قسم کے شر اور برائی سے حفاظت فرما، یاذالجلال والاکرام ! یااللہ ! تمام اسلامی ممالک کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرما، بیشک توں ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! تمام مسلمان مرد وخواتین اور مومن مرد وخواتین کے امور خود ہی سنوار دے، یاذالجلال والاکرام !

یااللہ ! ایک لمحے یا اس بھی کم وقت کے لیے بھی ہمیں ہمارے اپنے رحم و کرم پر مت چھوڑنا۔

یااللہ ! اپنے بندے خادم حرمین شریفین کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! ان کی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما، اور ان کے تمام اعمال اپنی رضا کے لئے قبول فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ہر نیکی کے کام کی انہیں توفیق دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، اس کے ولی عہد کو بھی تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، اور ان کی تیری مرضی کے مطابق رہنمائی فرما۔ یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے اس ماہ کے بہترین اختتام کا سوال کرتے ہیں، یااللہ ! ہم تجھ سے دعا گو ہیں کہ اس مبارک مہینے کو ہم سب مسلمانوں کے لیے ماہ خیر و برکت بنادے، یااللہ ! ہر ماہ رمضان کو ہم سب مسلمانوں کے خیر و برکت والا بنادے۔ یاارحم الراحمین !

اللہ کے بندوں !

{إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ}

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو (مال) دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو [النحل:90]

اللہ کا تم ذکر کرو وہ تمہیں کبھی نہیں بھولے گا، اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، اور اللہ تعالی جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(12) نیکوں کا تحفظ اور میڈیا کے لئے ہدایات

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اسی کے نام اچھے اور صفات اعلی ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ یکتا ہے، اس کا دنیا و آخرت میں کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے چنیدہ بندے اور برگزیدہ رسول ہیں، یا اللہ! ان پر، ان کی آل، اور تمام نیکوکار اور پرہیزگار صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانوں! تم تنہا ہو یا بزم میں تقوی اختیار کروگے تو دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

بہترین مقصد اور علی ترین ہدف یہ ہے کہ انسان نیکیوں کیلیے جد وجہد میں تاخیر مت کرے، نیکیوں کی بہاروں میں ڈھیروں نیکیاں کمائے:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ (10) أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ

الواقعة–11/10

سبقت لے جانے والے ہی آگے بڑھنے والے ہیں[10] یہی لوگ مقرب بھی ہیں۔

ماہِ رمضان میں نیکیاں سمیٹنے اور ہمہ قسم کی عبادت کے ذریعے قربِ الٰہی کی جستجو کا موقع ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث میں ہے کہ :(جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے روزہ رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں)اور اسی طرح یہ بھی حدیث ہے کہ : (جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں)ان دونوں حدیثوں کے صحیح ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

مسلم اقوام!

اس زندگی میں وہی شخص کامیاب ہے جو خود ممنوعہ امور دور رہے اور اپنی زندگی گناہوں سے میلی نہ کرے۔

دوسری جانب یہ انتہائی خسارے اور گھاٹے کی بات ہے کہ مسلمان پہلے نیکیوں کے حصول میں خوب تگ ودو کرے لیکن جلد ہی اپنی محنت پر پانی بھی پھیر دے اور کیا کرایا غارت کر دے!!

حقیقی مفلسی بھی یہی ہے کہ انسان اپنی نیکیاں حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی کے عوض دوسروں کو دے دے، اُس کی نیکیاں کسی بھی نوعیت کے ظلم کے عوض میں مظلوم کو دے دی جائیں، یا کسی بھی اذیت کے بدلے میں اور زیادتی کے عوض دوسروں میں بانٹ دی جائیں، حالانکہ رب العالمین نے ان تمام گناہوں کو حرام قرار دیا اور ہمارے نبی ﷺ نے ان سے خبر دار فرمایا ہے۔

ایک بار آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے بات چیت کرتے ہوئے پوچھا:(کیا جانتے ہو مفلس کون ہے؟)صحابہ نے عرض کیا: ہمارے ہاں وہ شخص مفلس ہے جس کے پاس دولت اور ضروریات زندگی نہ ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:(میری امت میں وہ شخص مفلس ہے جو قیامت کے دن نمازیں، روزے اور زکاۃ لے کر آئے گا، اور [ساتھ میں] اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہڑپ کیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، تو ان میں سے ہر ایک کو اس کی نیکیاں دی دے جائیں گی، پھر جب اس کی نیکیاں بھی ختم ہو جائیں گی اور ابھی حساب باقی ہو گا تو دوسروں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا) مسلم

امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: "حقیقی مفلس وہی ہے جو مکمل طور پر تباہ و برباد ہوگا جس کی تباہی یقینی ہوگی، چنانچہ اس کی نیکیاں لے کر مدعیوں میں تقسیم کر دی جائیں گی اور جب اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو مدعیوں کے گناہوں کو لیکر اس پر ڈال دیا جائے گا اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا، اس طرح حقیقی مفلس کی تباہی، بربادی، اور ہلاکت ہوگی۔"

اس لیے مسلمان! اللہ سے ڈر، اپنے آپ کو تمام گناہوں سے بچاؤ، تباہی اور بربادی کے ذرائع سے اپنے آپ کو محفوظ کر لو۔

اسلامی بھائیوں!

اسی میں نجات ہے کہ اپنے آپ کو برائی سے محفوظ رکھیں، در حقیقت اطاعت گزاری ہی سعادت مندی ہے، اسی میں کامیابی ہے کہ اپنی نیکیوں کے مثبت نتائج کو ضائع نہ ہونے دے؛ آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس شخص نے کسی کی دولت یا عزت پر ظلم کیا ہو تو وہ مظلوم شخص سے آج ہی معافی مانگ لے، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جب درہم و دینار کچھ نہیں ہوں گے، [اور اس کے ظلم کے مطابق] اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی، اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی) بخاری، جبکہ دیگر روایات میں یہ بھی الفاظ شامل ہیں کہ: (پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا)

ابن ہبیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: "قصاص ساری نیکیوں کو ہڑپ کر سکتا ہے، اس سے کوئی نیکی باقی نہیں بچ سکتی"۔

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شیطانی مکاری کے نتائج میں ملنے والی تباہی اور بربادی سے متنبہ فرمادیا تھا؛ لہذا اللہ کے بندے! اس فانی دنیا میں حقوق العباد کی تلافی سے ہر ممکن طور پر بچو، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (قیامت کے دن حقداروں کو ان کے حقوق ضرور دیئے جائیں گے، یہاں تک کہ بے سینگ بکری کو بھی سینگ والی بکری سے قصاص لیکر دیا جائے گا) مسلم

مطلب یہ ہے کہ: اللہ تعالی مظلوم کا حق ظالم سے ضرور لیکر دے گا، اور اس کی وضاحت سابقہ احادیث میں گزر چکی ہے۔

مسلمانوں!

روزے دار جب ایک ایسی بہار میں ہو جس میں مومنین بڑھ چڑھ کر نیکیاں کرتے ہیں، تو ہر روزے دار کی ذمہ داری ہے کہ روزوں کی حقیقت یعنی خلوت و جلوت ہر حالت میں تقوی اپنانے کی تربیت حاصل کرے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

البقرة–183

اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

نبی ﷺ کی ابدی اور دائمی تعلیمات ہمارے لیے بہترین واعظ ہیں آپ کی تعلیمات مسلمان کو کسی بھی ایسی برائی سے روکنے کیلیے کافی ہیں جن کا نتیجہ تباہی اور نقصان ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو کوئی بھی بیہودگی نہ کرے، نہ چیخے چلائے اور نہ ہی گالم گلوچ کرے، اگر اسے کوئی برا بھلا کہے یا گالی دے تو کہہ دے: میں روزے کی حالت میں ہوں) بخاری

اس لیے مسلمان! اپنی نیکیوں کا تحفظ یقینی بنائیں، اپنی عبادات کے ارد گرد حفاظتی باڑ کی دیکھ بھال کرتے رہیں، اس کیلیے سر توڑ کوشش کریں؛ وگرنہ آپ کی نیکیاں کسی اور کو دے دی جائیں گی اور یہ بہت بڑا گھاٹے کا سودا ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص خلاف شریعت بات یا اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے، تو اللہ تعالی کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے) بخاری

اس لیے مسلمانو! نبی ﷺ کی جانب سے ملنے والی اعلی ترین تعلیمات پر مضبوطی سے کاربند ہو جاؤ، تو تم ہی کامیاب، کامران، اور خوش و خرم ہو جاؤ گے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن حکیم کو بابرکت بنائے، اور احادیث نبوی میں موجود اس کی تفسیر سے ہمیں مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور اپنے، آپ سب اور تمام مسلمانوں کیلیے اللہ تعالی سے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں آپ بھی اسی سے بخشش مانگو بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

ڈھیروں، پاکیزہ اور برکتوں والی تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، یا اللہ! اپنے رسول محمد-ﷺ- پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

منبر رسول اللہ ﷺ سے ہم تمام میڈیا ہاؤسز اور ذرائع ابلاغ کے لکھاریوں کو یہ پیغام پہنچانا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالی سے ڈریں، دین اسلام کے متعلق اللہ تعالی سے ڈریں، مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کے متعلق اللہ کا خوف کھائیں کہ وہ اس فانی دینا کیلیے کسی بھی ایسی چیز کے نشر کرنے سے گریز کریں جو دین سے متصادم یا دین کے روشن چہرے کو مسخ کرنے کا سبب بنے، کوئی ایسی بات نشر مت کریں جو مسلمہ شرعی اقدار میں شک کا باعث بنے، یا رذیل اور گھٹیا حرکتوں میں ملوث ہونے کا ذریعہ بنے؛ کیونکہ یہ سنگین اور انتہائی قبیح حرکت ہو گی۔

شرعی مسلمہ اصولوں میں یہ بھی شامل ہے کہ جو شخص لوگوں کے برائی میں ملوث ہونے کا باعث بنے گا تو اس پر گناہ میں ملوث ہونے والوں کے برابر گناہ ہوگا، جیسے کہ فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَيَحۡمِلُنَّ أَثۡقَالَهُمۡ وَأَثۡقَالٗا مَّعَ أَثۡقَالِهِمۡ

العنکبوت–13

اور وہ لازمی طور پر اپنا بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے بوجھ کے ساتھ مزید بوجھ بھی اٹھائیں گے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھی ہے کہ: (جو شخص اسلام میں کوئی برا طریقہ اپنائے تو اس پر اس برے طریقے کا بوجھ بھی ہوگا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بوجھ بھی ہوگا، نیز ان میں سے کسی کا بوجھ کم بھی نہیں کیا جائے گا)۔

اللہ تعالی امام شاطبیؒ پر رحمتیں برسائے کہ انہوں نے بڑی بہترین گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: "خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے مرنے کے ساتھ ہی اس کے گناہ بھی مر جاتے ہیں، جبکہ اس شخص کیلیے تباہی اور بربادی ہے جو خود تو مر جائے لیکن اس کے گناہ سینکڑوں برس زندہ رہیں، ان گناہوں کی وجہ سے اسے قبر میں عذاب ملتا رہے گا اور ان کے ختم ہونے تک پوچھ گچھ جاری رہے گی!!"۔

تو ایسی باتیں میڈیا پر نشر کرنے کا کیا فائدہ!؟ کہ کچھ مسلمان میڈیا پر اللہ تعالی، قرآن کریم اور سنت رسول سے متصادم چیزوں کو پھیلانے میں مگن ہیں، اور لوگوں کو برائیوں کی دلدل میں پھنسا رہے ہیں، اللہ تعالی ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔[آمین]

اللہ تعالی نے ہمیں جلیل القدر عمل یعنی نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کا حکم دیا ہے، یا اللہ! ہمارے حبیب اور ہمارے نبی محمد -ﷺ- پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرما۔

یا اللہ! خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان اور علی سمیت تمام آل اور صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یا اللہ! تابعین کرام اور قیامت تک ان کے نقش قدم پر چلنے والوں سے بھی راضی ہو جا۔

مسلمانو! ہمیں اس گھڑی میں اللہ تعالی سے انتہائی عاجزی، انکساری اور انہماک کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، دعا کرتے ہوئے ہماری زبانیں صحیح انداز میں ہماری دلی آہ و زاری کی ترجمانی کریں۔

یا اللہ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں یا اللہ! تو یکتا ہے، تو بے نیاز ہے، تو تنہا ہے، یا اللہ! یا حیی! یا قیوم! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی مشکل کشائی فرما دے، یا اللہ! مسلمانوں کی مشکل کشائی فرما دے، یا اللہ! مسلمانوں سے مصیبتیں ٹال دے۔

یااللہ! شامی مسلمانوں کی حالتِ زار پر اپنا رحم وکرم فرما، یااللہ! ان کے تنگ حالات ختم فرمادے، یاحیی! یا قیوم!

یااللہ! انہیں امن وامان عطافرما، یااللہ! انہیں متحد فرما، یااللہ! انہیں صحیح سلامت اپنے اپنے علاقوں میں واپس پہنچا، یااللہ! یمن، لیبیا، اراکان، فلسطین اور پوری دنیامیں مسلمانوں پر اپنا کرم فرما۔ یاالٰہ الاولین والآخرین!

یااللہ! مسلمانوں کی پریشانیوں کا خاتمہ فرما، یااللہ! ان پر اپنی رحمت نازل فرما کر سب لوگوں سے انہیں بے نیاز کردے۔

یااللہ! یاحیی! یا قیوم! ہم تجھ سے تمام مسلمانوں کیلیے امن مانگتے ہیں، یااللہ! تمام مسلمانوں کو دہشت سے امن عطافرما۔

یااللہ! جو بھی ہمارے خلاف مکاری کرے یااللہ! اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، یااللہ! تباہی اس کا مقدر بنادے، یااللہ! اس پر اپنی ناراضی اور عذاب نازل فرما، یااللہ! اس پر اپنی ناراضی اور عذاب نازل فرما، یاالٰہ الاولین والآخرین! یا قوی! یا متین! یا عزیز! یا قوی!

یااللہ! جو بھی مسلمانوں پر مسلط ہو چکا ہے یااللہ! اس پر اپنا ایسا لشکر مسلط فرمادے جسے ظالموں سے کوئی نہ روک سکے۔ یااللہ! ان کے راز فاش فرما، یا اللہ! ان کے راز فاش فرما، یااللہ! ان کے راز فاش فرما۔ یااللہ! ان کے قدموں تلے سے زمین کھسکادے، یااللہ! ان پر اپنا قہر نازل فرما، یارب الارض و السماوات!

یااللہ! مسلمانوں کی حکمرانی اچھے لوگوں کو عطافرما، یااللہ! مسلمانوں کی حکمرانی اچھے لوگوں کو عطافرما، یااللہ! مسلمانوں کی حکمرانی اچھے لوگوں کو عطا فرما۔

یااللہ! اپنے بندے خادم حرمین کو تیرے پسندیدہ اور رضا کے کام کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ! انہیں تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، یا رب العالمین! یااللہ! ان کے ذریعے مسلمانوں کو نیکی اور تقوی پر متحد فرمادے، یااللہ! ان کے ذریعے مسلمانوں کو نیکی اور تقوی پر متحد فرمادے، یا اللہ! اور ان کے نائبوں کو بھی تیرے پسندیدہ اور رضا کے کام کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کیلیے اقدامات کرنے کی توفیق عطافرما، یاحیی! یا قیوم!

یااللہ! مومن مرد وزن کی بخشش فرما، یااللہ! مسلمان مرد وزن کی بخشش فرما، یااللہ! زندہ یا فوت شدگان تمام کی بخشش فرما۔

یااللہ! ہمارے ملکوں کو امن وامان کا گہوارہ بنا، یااللہ! ہمارے ملکوں کو امن وامان کا گہوارہ بنا، یااللہ! ہر جگہ پر ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یااللہ! ہر جگہ پر ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، یاحیی! یا قیوم!

یااللہ ! یاذوالجلال والاکرام ! یاغنی ! یاحمید ! یاغنی ! یاحمید ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمارے دلوں پر ایمانی بارش فرما،اور ہماری دھرتی پر پانی کی بارش فرما، یاحیی ! یاقیوم ! یاذوالجلال والاکرام ! اللہ کے بندوں ! اللہ کا ڈھیروں ذکر کرو،اور صبح و شام بھی اسی کی تسبیح بیان کرو۔

(13) شرعی احکامات کی فوری تعمیل، ضرورت اور فوائد

فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، وہی اعلی ترین بادشاہ ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں وہ تنہا اور یکتا ہے، دنیا و آخرت میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اللہ کے بندے اور اس کے چنیدہ رسول ہیں، یا اللہ! ان پر، ان کی آل، اور تمام متقی صحابہ کرام پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

مسلمانو! میں تمہیں اور اپنے آپ کو تقوی الہی اپنانے کی نصیحت کرتا ہوں، یہی اللہ تعالی کی گزشتہ اور پیوستہ سب لوگوں کیلیے تاکیدی نصیحت ہے۔

اسلامی بھائیو!

انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ہونے والی حیرت انگیز ترقی کے سائے تلے منہجی غلطیاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں، لوگوں میں دین اور اعلی اخلاقی اقدار کے خلاف خطرناک امور سامنے آ رہے ہیں، اور حقیقت یہی ہے کہ جب بھی وحی سے ہٹ کر اظہار رائے اور فکر پیش کرنے کا موقع انسان کو دیا جائے تو ایسے ہی ہوتا ہے۔

لیکن مسلمانوں کو آج کل صحیح معیار کی ضرورت ہے جس کی بنا پر وہ اچھی اور بری چیز میں فرق کر سکیں تو اس کیلیے ان کے پاس۔الحمد للہ۔اللہ تعالی کے مقرر کردہ ٹھوس قوانین اور ضابطے ہیں، ان کی بدولت مسلمان ہمہ قسم کی زہریلی سوچ اور گمراہ منہج سے محفوظ رہ سکتے ہیں، چنانچہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ نے ایسے ٹھوس ضابطے مقرر کئے ہیں کہ جن سے محفوظ ترین راستہ اور مضبوط ترین منہج روشن ہو گیا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا (174) فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

النساء–175/174

لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف نور مبین نازل کیا ہے [174] اب جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے اور اس کو مضبوطی سے تھامے رہے انہیں اللہ اپنی رحمت اور فضل میں شامل کرے گا اور اپنی طرف آنے کی سیدھی راہ دکھادے گا۔

اس لیے زندگی میں بدبختی کا خاتمہ اور دنیا و آخرت میں مشکلات سے چھٹکارا اسی وقت حاصل ہو گا جب مسلمان اپنے پروردگار کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سیرت کے تابع ہو جائیں گے۔

اللہ کے بندوں!

امت اسلامیہ کی انفرادی یا معاشرتی فلاح و بہبود کیلیے عظیم ترین اصول یہ ہے کہ: شریعتِ الہیہ کے مکمل پابند ہو جائیں، اپنی ہر حرکت اور تصرّف کو حکمِ الہی اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے تابع کریں، اس لیے اللہ تعالی کے احکامات کی پابندی اور تعظیم مسلمانوں کی اولین ذمہ داری ہے۔ مسلمانوں کیلیے خلوت و جلوت، تنگی و آسانی، چار و ناچار، خوشی غمی، فراوانی اور بے سرو سامانی ہر حالت میں اللہ تعالی کو اپنا نگران اور نگہبان سمجھنا ضروری ہے۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا

الاحزاب—36

کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا فیصلہ کر دے تو ان کے لئے اپنے معاملہ میں کچھ اختیار باقی رہ جائے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ یقیناً صریح گمراہی میں جا پڑا۔

یہ آیت ہم سنتے اور پڑھتے تو ہیں لیکن اس آیت کی معنی خیزی اور نکات سے بہرہ ور نہیں ہوتے، یہ آیت کریمہ ایک بنیادی ترین ضابطہ بیان کرتی ہے، جو کہ تمام مسلمانوں کی زندگی کے لئے منہج کا درجہ رکھتا ہے، یہ ضابطہ تمام مسلمانوں کے قلوب واذہان اور عملی زندگی میں پختگی کے ساتھ نظر آنا چاہیے۔

اس بنیادی ضابطے کے تحت حکمران اور رعایا، فرد اور معاشرے، مرد وزن سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ احکاماتِ الہیہ اور فرامینِ نبویہ ﷺ پر عمل پیرا رہیں، صرف عبادات ہی نہیں بلکہ اپنی زندگی کے تمام گوشوں میں اس ضابطے کو عملی صورت دیں۔

اس آیت کریمہ میں ہمارے پروردگار کی جانب سے ذکر کیا گیا ہے کہ ایمانی تقاضوں، ایمانی صفات اور ارکان کا یہ بھی تقاضا ہے کہ: حصولِ رضائے الہی کیلیے فوری عمل کریں، رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے رہنمائی لیں، ہر وقت اور لمحے میں اللہ تعالی کے احکامات اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین کی تابع داری اور فرماں برداری کریں، یہاں تک کہ بندے کیلیے حکمِ الہی اور امرِ رسول ﷺ نافذ کئے بغیر کوئی گنجائش ہی نہ رہے، چاہے حکم عدولی کی صورت میں کتنے ہی پر کشش اور من پسند نتائج موجود ہوں؛ کیونکہ یہ ایمانی تقاضا ہے کہ مسلم معاشرہ شریعت مطہرہ کے سائے تلے زندگی بسر کرے، مسلم معاشرے کے اہداف اور رجحانات کا تعلق زندگی کے کسی بھی شعبے اور معاملے سے کیوں نہ ہو کتاب و سنت کے مطابق ہونے چاہییں، یہی کامیاب وکامران ہونے والوں کا سلیقہ ہے، یہی متقی اور فلاح پانے والوں کا طریقہ ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں -اس واقعے کا مرکزی موضوع صحیح مسلم میں موجود ہے- کہ: "نبی ﷺ نے اپنے صحابی جلیبیب کی شادی کا پیغام ایک انصاری لڑکی کے باپ کی جانب ارسال کیا، اس پورے قصے میں یہ بھی ہے کہ: لڑکی کی والدہ نے کہا: "کیا رسول اللہ ﷺ کو جلیبیب ہی میسر آئے؟ اللہ کی قسم! ہم اس سے اپنی بیٹی کی شادی نہیں کریں گے" یہ سن کر ان کی بیٹی نے کہا: -اور یہی بات ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے-" کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے انتخاب کو مسترد کرنا چاہتے ہو! اگر رسول اللہ ﷺ نے اس [جلیبیب] کو تمہارے لیے منتخب کیا ہے تو اس کی شادی [مجھ سے] کر دو"- حالانکہ جلیبیب کی غربت سب کے ہاں معروف تھی، انہیں زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی تھی- تو رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکی کے لئے یہ کہتے ہوئے دعا فرمائی: (یا اللہ! اس پر ڈھیروں خیر و برکت برسا اور اس کی زندگی میں کبھی کدورت پیدا نہ ہو) تو [اس دعا کی برکت سے] انصار میں کوئی ایسی بیوہ خاتون نہیں تھی جو اس لڑکی سے زیادہ خرچ کرتی ہو" اس واقعے میں یہ بھی ہے کہ اس شادی کے چند دن بعد ہی

جلیبیب نبی ﷺ کے ہمراہ ایک معرکے میں شریک ہوئے اور اپنی جان کا نذرانہ بارگاہ الٰہی میں پیش کر دیا، مکمل قصہ طویل اور مشہور و معروف ہے۔

مسلم اقوام!

صحیح ایمان اور اس آیت کریمہ کے تابعدار ہونے کی علامات میں یہ بھی شامل ہے کہ انسان اللہ تعالی کی حدود پامال نہ کرے، رسول اللہ ﷺ کی سنت پر کاربند رہے، آپ ﷺ کی سیرت اور رہنمائی کے مطابق چلے، ایک بار" طاؤوس رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے طاؤوس کو منع فرمادیا اور یہی آیت پڑھ کر سنائی"۔

اسی طرح سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ :"عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک بار کہا:"میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ : (جب تمہاری خواتین تم سے مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں منع مت کرو) اس پر ان کے بیٹے بلال بن عبداللہ نے کہا:"اللہ کی قسم ہم تو روکیں گے!" اس پر عبداللہ متوجہ ہوئے اور انہیں اتنا سخت سست کہا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں کہا تھا- کیوں اتنا سخت سست کہا؟ اس لیے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو مسترد کرتے ہوئے حدودِ الٰہی سے تجاوز کیا- اور پھر فرمایا:"میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم کہہ رہے ہو: اللہ کی قسم ہم روکے گیں!" مسلم

احکاماتِ الہیہ اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین کی تعمیل، فوری بجا آوری اور تعظیم کے سلسلے میں صحابہ کرام اور تابعین عظام سے بہت واقعات منقول ہیں، ان میں ہمارے لیے شریعت پر پابندی اور شریعت کی مخالفت سے خبردار رہنے کیلیے کافی نصیحت ہے۔

اسلامی بھائیوں!

جہاں اللہ تعالی نے کھڑے ہونے کا حکم دیا اس امت کے سلف صالحین وہیں کھڑے ہوگئے، انہوں نے اپنے لیے اسی چیز کا انتخاب کیا جو اللہ تعالی اور شریعتِ الہیہ کے مطابق تھی؛ چنانچہ اس بنا پر انہوں نے دنیاوی خیر و بھلائی سمیٹی اور آخرت میں رضائے الٰہی کے مستحق ٹھہرے، اب اگر کوئی شخص یہی نتائج حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ بھی انہی کے راستے پر چلے، انہی کا طریقہ اپنائے۔

سلف صالحین کے اس منہج کی عملی تصویر کشی جاننے کیلیے ذرا یہ واقعہ بھی گوش گزار کریں، یہ واقعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :"اللہ تعالی ابتدا میں ہجرت کرنے والی خواتین پر رحم فرمائے، جس وقت فرمانِ باری تعالی:

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ

النور–31

اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیں۔

نازل ہوا تو انہوں نے موٹی چادریں پھاڑ کر انہیں اپنی اوڑھنیاں بنا لیا'' اسے بخاری نے **معلق** اور ابو داود نے **متصل** روایت کیا ہے اور اس کی سند محققین کے ہاں صحیح ہے۔

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''حدیث میں مذکور ''مروطھن'' موٹی چادر کیلیے عربی لفظ ''مرط'' کی جمع ہے، یہ تہہ بند کیلیے بولا جاتا ہے، نیز حدیث کے الفاظ: ''فاختمرن'' کا مطلب ہے کہ: انہوں نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا''۔

اس لیے ہر مسلمان پر یہی سلیقہ اور طریقہ اپنا ضروری ہے، ایسے نہ کرے کہ وحی سے منہ موڑتے ہوئے ادھر اُدھر سے ضابطے اور دستور لے، اور اپنے اس عمل کو بوسیدہ دلائل سے مضبوط کرنے کی کوشش کرے، جو لوگ اس فاسد منہج پر عمل پیرا ہیں ان کی پیش کردہ دلیلیں انتہائی کمزور ہوتی ہے اور انسان کو بہت جلد ہی ان کے بودے پن کا احساس ہو جاتا ہے کہ ان کی وجہ سے معاشروں پر کتنے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

مسلمانوں کیلیے یہ لازمی ہے کہ شریعت الہی کی مکمل پابندی کریں، اپنی پسند، خواہشات اور رجحانات سب کچھ اللہ تعالی کی قائم کردہ حدود کے مطابق بنائیں۔

چنانچہ اگر کسی کو دنیاوی مفاد یا جسمانی شہوت کسی کام پر ابھارے تو فوری یہ دیکھے کہ اس کا شریعت میں کیا حکم ہے؟ صحیح شرعی منہج کے مطابق کیا یہ کام چل سکتا ہے؟ نیز اس دوران اپنے آپ کو نفسِ امّارہ سے بچائے، اس فانی اور زوال پذیر دنیا کے دھوکے میں نہ آئے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا واضح فرمان ہے کہ:

وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى أَفَلَا تَعْقِلُونَ

القصص–60

اور جو کچھ اللہ تعالی کے ہاں ہے وہ زیادہ باقی رہنے والا ہے، کیا تم عقل نہیں کرتے؟

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نے جو منہج اپنایا اس کی وجہ سے پوری دنیا منور ہو گئی؛ کیونکہ صحابہ کرام کا منہج یہی تھا کہ وحی میں ذکر ہونے والی تعلیمات پر مکمل عمل ہو، چنانچہ جس وقت شراب کی کلّی حرمت کا حکم آیا اور اس کے آخر میں تھا کہ:

فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ

المائدة–91
تو کیا تم باز آنے والے نہیں ؟۔

چنانچہ جب یہ آیات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پڑھی گئیں تو انہوں نے کہا: ’’ہم باز آ گئے، ہم باز آ گئے ‘‘اور صحابہ کرام نے شراب راستوں میں انڈیل دی بلکہ شراب کے برتن بھی توڑ دیئے اور شراب نوشی سے یکسر باز آ گئے، اس طرح انہیں دونوں جہانوں میں کامیابیاں میسر آئیں۔

مسلمانوں!

اپنے دین پر مضبوطی سے کاربند رہو، اپنے دین کو کسی بھی قیمتی اور نفیس چیز سے اعلی سمجھو گے تو کامیابی اور کامرانی پاؤ گے اور تمہاری زندگی بھی پر امن ہو جائے گی:

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71
اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا ہی بڑی کامیابی پا گیا۔

سو تمہیں دنیا میں خوشحالی اور آخرت میں اللہ تعالی کی جنت بھی ملے گی۔

اسلامی بھائیوں!

وحی پر ہوس اور عقل کو ترجیح دینے سے بندوں کیلیے اللہ تعالی کے انتخاب سے روگردانی جنم لیتی ہے؛ حالانکہ اللہ تعالی کو اپنے بندوں کے بارے میں زیادہ علم ہے؛ یہی وجہ ہے کہ جب لوگ وحی پر عقل کو ترجیح دینے لگیں اور اس گھٹیا پن کو اختیار کریں تو وہ دین میں مذموم بدعات پیدا کرنے لگ جاتے ہیں، یا دین میں اضافے کا باعث بنتے ہیں، یا پھر انتہا پسندی اور غلو میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک چیز رب العالمین کی شریعت میں مذموم اور قبیح ترین فعل ہے؛ اس لیے یہ امر ازبس ضروری ہے کہ مسلمانوں کی عبادات اور نظریات ہر چیز شریعت اور مقاصدِ شریعت کے عین مطابق ہو۔

میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور اللہ تعالی سے اپنے لیے، سامعین اور سب مسلمانوں کیلیے تمام گناہوں کی بخشش کا طلب گار ہوں، آپ بھی اسی سے بخشش مانگیں، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں وہ اکیلا ہی ہمیں کافی ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی جلیل القدر اور بلند و بالا ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُس کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل اور عقل و دانش کے پیکر تمام صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد: مسلمانوں!

شریعت الہی سے منحرف اور ہوس پرست شخص راہِ ہدایت سے پھسلا ہوا ہے، وہ سیدھے راستے پر نہیں بلکہ وہ دور کی گمراہی اور تباہی کے دہانے پر ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا

الاحزاب–36

کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا فیصلہ کردے تو ان کے لئے اپنے معاملے میں کچھ اختیار باقی رہ جائے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ یقیناً صریح گمراہی میں جا پڑا۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو دائمی کامیابی اور سفینۂ نجات کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا: (جنت میں جانے سے انکار کرنے والوں کے علاوہ تم میں سے ہر ایک شخص جنت میں چلا جائے گا) صحابہ نے عرض کیا: "اللہ کے رسول! جنت میں جانے سے کون انکاری ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کیا)

اس لیے ہوس پرستی اور شیطان کے پیچھے چلنے سے بچو، قبیح افعال اور گناہوں سے اجتناب کرو تو رحمن کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور اللہ تعالی کی رضا حاصل کر لو گے۔

اللہ تعالی نے ہمیں جلیل القدر عمل یعنی نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے، اس لیے ہمیں اس کا اہتمام کرنا چاہیے، بلکہ جمعے کی رات اور دن کے دوران خاص طور پر نبی ﷺ پر درود و سلام کا اہتمام کریں۔

یااللہ! ہمارے سر براہ، محبوب، ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمارے نبی محمد -ﷺ- پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرما۔ یااللہ! جب تک لیل ونہار آتے جاتے رہیں اس وقت تک آپ ﷺ پر درود وسلام نازل فرما۔

یااللہ تمام صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں سے روزِ قیامت تک کیلیے راضی ہو جا۔

یااللہ! ہم تجھ سے تیرے اسمائے حسنی اور اعلی صفات کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں کہ: مسلمانوں پر اپنی طرف سے اتنی رحمت نازل فرما کہ انہیں تیرے سوا کسی کی ضرورت نہ رہے، یااللہ! مسلمانوں پر اپنی طرف سے اتنی رحمت نازل فرما کہ انہیں تیرے سوا کسی کی ضرورت نہ رہے۔

یااللہ! ان کی پریشانیاں رفع فرما، یااللہ! ان کی مشکل کشائی فرمائی، یااللہ! مسلمانوں کو ان کے علاقوں میں امن عطا فرما، یااللہ! مسلمانوں کو ان کے علاقوں میں امن عطا فرما۔

یااللہ! مسلمانوں کو اچھے حکمران عطا فرما، یااللہ! مسلمانوں کو اچھے حکمران عطا فرما، یااللہ! مسلمانوں کو اچھے حکمران عطا فرما، یااللہ! مسلمانوں کو برے حکمرانوں سے محفوظ فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! جو بھی ہمارے بارے میں یا مسلمانوں کے بارے میں برے ارادے رکھے، یااللہ! اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، ان کی مکاری کو انہی کی تباہی کا باعث بنادے، یارب العالمین!

یااللہ! مسلمان جہاں کہیں بھی ہیں یااللہ! ان کی مغفرت فرما، یااللہ! ہمارے اگلے، پچھلے، خفیہ، اعلانیہ اور جن گناہوں کو تو ہم سے بھی زیادہ جانتا ہے، یااللہ! ہمارے سب گناہ معاف فرما۔

یااللہ! ہمارے لیے ماہِ شعبان بابرکت بنا اور ہمیں ماہِ رمضان نصیب فرما، یااللہ! تمام مسلمانوں کو ماہِ رمضان اس حال میں نصیب فرما کہ وہ فلاح وبہبود اور غلبے سے ہمکنار ہوں، یارحمن!

یااللہ! ہمیں دنیا اور آخرت میں خیر وبھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت میں جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔

یااللہ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! انہیں اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں اقدامات کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! انہیں اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں اقدامات کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! ان کے نائبوں کو تیری رضا کے حامل اقدامات کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! ان کے نائبوں کو تیری رضا کے حامل اقدامات کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! ان کے نائبوں کو تیری رضا کے حامل اقدامات کرنے کی توفیق عطا فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ ! تو ہی غنی اور حمید ہے، یااللہ ! تو ہی فضل و کرم کرنے والا ہے، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمارے ملک میں بارش نازل فرما، یااللہ ! ہمارے ملک میں بارش نازل فرما، یااللہ ! ہمارے ملک میں بارش نازل فرما، یااللہ ! تمام مسلم ممالک میں رحمت کی بارش نازل فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یاحیی ! یا قیوم ! یاذوالجلال والاکرام !

اللہ کے بندو! اللہ کا ڈھیروں ذکر کرو، اور صبح و شام بھی اسی کی تسبیح بیان کرو۔

(14) با اثر شخصیت کیسے بنیں؟

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

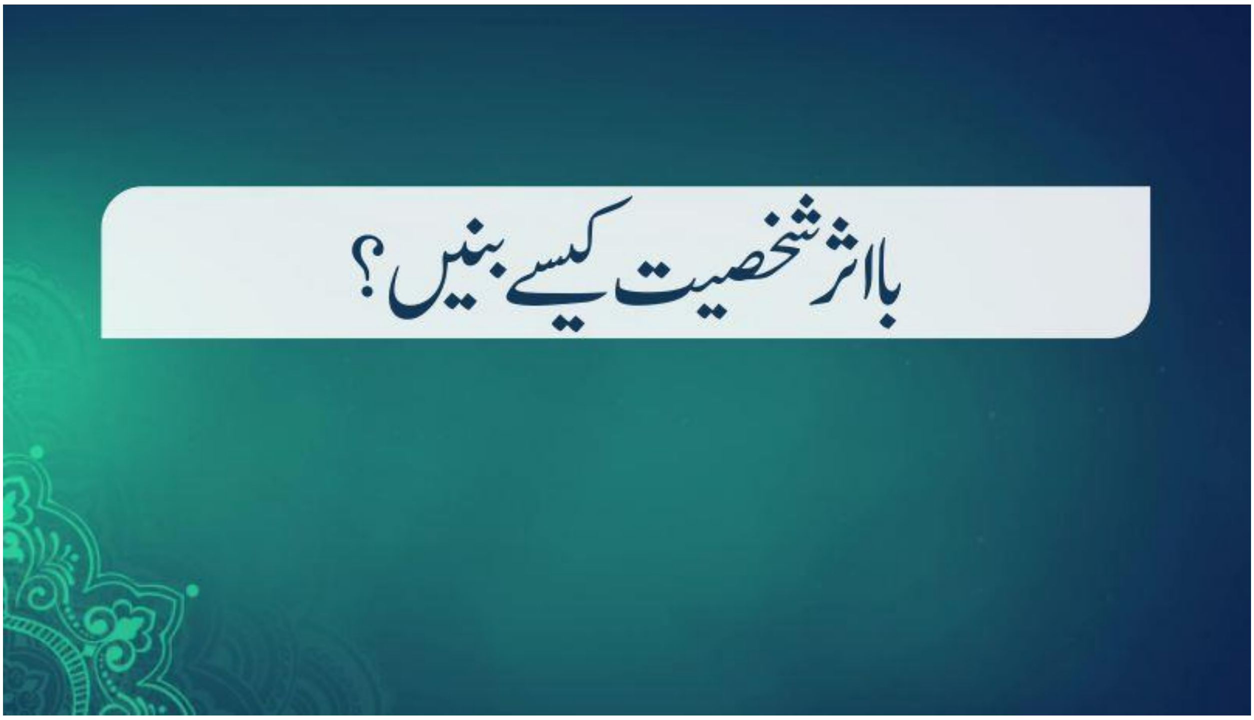

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے انسان کو بہترین انداز سے پیدا فرمایا، اسے قوت سماعت و بصارت سے نوازا، میں اسی کا شکر ادا کرتا ہوں اور اسی کی حمد خوانی کرتا ہوں کہ اس نے سورج کو ذاتی روشنی دی اور چاند سے روشنی پھیلائی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی نے مومنوں کو جنت میں جگہ دی اور کافروں کا ٹھکانا جہنم بنایا، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ نے متبعین سنت کو نہروں والی جنتوں کی راہ دکھائی، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل اور ان صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے، جنہوں نے مؤثر ترین شخصیات بن کر دکھایا۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے کماحقّہ ڈرو اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

اللہ تعالی کی انسان پر عظیم نعمتوں میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی اسے بااثر بنادے جس سے اس کا نام زندہ جاوید ہو جائے، اس کے نمایاں اثرات صدقہ جاریہ بنیں، اور مرنے کے بعد بھی نیکیاں جاری رہنے کی وجہ سے لازوال زندگی پالے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ

یٰس–12

بلاشبہ ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ ہم ان کی کارکردگی اور اثر انگیز کارنامے لکھ رہے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

زندگی گزارتے ہوئے انسان جو نیک نامی پیدا کرتا ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالی کی معیت اور خصوصی حفاظت حاصل ہوتی ہے، چنانچہ جس وقت رسول اللہ ﷺ پر اچانک پہلی بار وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ گھبرا گئے اور اپنی اہلیہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: (مجھے تو اپنے بارے میں ڈر لگنے لگا ہے!) اس پر انہوں نے کہا: "بالکل نہیں! آپ خوش ہو جائیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالی آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں فرمائے گا، آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور قدرتی آفات میں دوسروں کی مدد کرتے ہیں" بخاری

اللہ تعالی رحمت کے دروازے کھول دے تو شخصیت کو بااثر بنانے والے کام کرنے کی توفیق دیتا ہے، اللہ تعالی ان کارناموں میں برکت فرما دیتا ہے، ان کے فوائد دگنے اور چگنے کر دیتا ہے، انسان کے چھوٹے اور معمولی سب کاموں کو بارآور فرما دیتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (ایک درہم [کا اجر] ایک لاکھ درہم [کے اجر] سے بازی لے گیا) اسے نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

بااثر شخصیت بننے کا ہدف رضائے الہی کا حصول ہونا چاہیے؛ لہذا مسلمان اپنے کارنامے رونما ہونے کا انتظار نہیں کرتا اور نہ ہی اپنے کارناموں کو محض ذاتی جدوجہد قرار دیتا ہے، فرمانِ نبوی ہے: (مجھے سابقہ امتیں دکھائیں گئیں: نبی گزرنے لگے کسی کے ساتھ ایک امتی تھا، کسی کے ساتھ دو امتی تھے، کسی کے ساتھ دس سے کم امتی تھے، اور کسی کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔) بخاری

اگر لوگوں کو مؤثر کارنامے سر انجام دینے والوں کی جدوجہد اور کوشش کا علم نہ ہو تو یہ کوئی مضر بات نہیں ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کو ہر چھوٹی بڑی چیز کا علم ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا

المزمل–20

اور تم جو اچھائی بھی اپنے لیے آگے بھیجو گے تم اسے اللہ کے ہاں پالو گے، یہ تمہارے لیے بہتر اور اجر عظیم اجر کا باعث ہے۔

انسان اپنے دل کی جس قدر اصلاح کرے اور اپنے خالق کا مقرب بن جائے تو اس کی کاوشیں بار آور ہو جاتی ہیں، انسان ان کے نتائج سمیٹنے لگتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا

الکھف–82

اور دیوار کی بات یہ ہے کہ وہ شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی، اس دیوار کے نیچے ان کا خزانہ مدفون تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔ (یعنی باپ کی نیک نامی کی وجہ سے اللہ تعالی نے اولاد کے لیے خزانے کی حفاظت فرمائی۔)

کوئی بھی اچھا کام جس کی بنیاد بھی اچھی نیت پر ہو اس کے اثرات مزید گہرے، قبول عام پانے والے اور دیر پا ہوتے ہیں؛ فرمانِ باری تعالی ہے:

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ

فاطر–10

پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور اچھے کارناموں کو وہی بلندیاں بخشتا ہے۔

چنانچہ کوئی بھی عمل جو ایمان کی بنیاد پر نہ ہو تو اس کا انجام زوال، انحطاط اور تنزلی ہوتا ہے، چاہے وہ عمل کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔

اسلام با اثر شخصیت بننے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے؛ تاکہ زندگی کی تعمیر ہو اور زندگی اپنے مقاصد کی تکمیل کا تسلسل جاری رکھ سکے؛ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (اگر قیامت قائم ہو رہی ہو اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو اور وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے پودے کو زمین میں لگا سکتا ہو تو وہ اسے لگا دے) بخاری نے اسے ادب المفرد میں روایت کیا اور البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

اگر انسان کی جانب سے لگایا جانے والا پودا اس کی اپنی زندگی میں فائدہ مند ثابت نہ ہو تو اس کے بعد آنے والی نسلیں اس سے ضرور مستفید ہوتی رہیں گی، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (کوئی بھی مسلمان کسی بھی قسم کا پودا لگائے یا فصل بوئے اور اس میں سے پرندے، یا انسان یا چوپائے کھائیں تو یہ اس کیلیے صدقہ ہو گا) بخاری

حسن کار کردگی کے نتائج جسے معلوم ہوں تو وہ محنت اور جفاکشی کی بلندیوں تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے،ان نتائج کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:(جو شخص اسلام میں کوئی اچھا طریقہ متعارف کرواتا ہے تو اسے اس کا اجر ملے گا،اوران لوگوں کا اجر بھی ملے گا جنھوں نے اس پر عمل کیا، نیزان میں سے کسی کے اجر کو کم بھی نہیں کیا جائے گا) مسلم

پختہ ایمان اور اچھی سیرت کا مالک مسلمان ہی بااثر شخصیت کا حامل عملی نمونہ ہوتا ہے؛ کیونکہ وہ جہاں بھی ہو دوسروں کو فائدہ پہنچاتا؛ چنانچہ اس کا رہن سہن، طرزِ زندگی؛ عملی نمونہ اور مشعلِ راہ ہوتا ہے۔آپ اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام کو دیکھیں کہ اللہ تعالی سے دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ(83)وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ(84)وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ

الشعراء–85/83
اے میرے رب ! مجھے قوت فیصلہ عطافرمااور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرمادے۔اور میرے بعد آنے والوں میں مجھے سچی ناموری عطافرما۔مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنادے۔

تواللہ تعالی نے آپ علیہ السلام کی دعا قبول کر کے فرمایا:

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ

الصافات–108
اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں ان کی ناموری رکھ دی۔

یہی وجہ ہے کہ اب کوئی بھی ہمارے نبی ﷺ پر درود پڑھتا ہے تو ابراہیم علیہ السلام پر بھی درود پڑھتا ہے۔

مسلمان کی کارکردگی زندگی میں یا وفات کے بعد منظر عام پر آجائے تو یہ اللہ تعالی کی جانب سے خوشخبری اور قبولیت کا اشارہ ہے؛ کیونکہ ایک بار رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا:"آپ بتلائیں کہ :اگر کسی شخص کی کارکردگی کی وجہ سے لوگ تعریف کرتے ہیں یا اس سے محبت کرتے ہیں[تو اس کا کیا حکم ہے ؟] تو آپ ﷺ نے فرمایا:(یہ مومن کو جلد مل جانے والی خوشخبری ہے)"مسلم

حسن کارکردگی کے میدان بہت وسیع اور متنوع ہیں، ہر شخص اپنے رجحانات، تجربے، صلاحیتوں اور مہارتوں کے مطابق ان کا انتخاب کرتا ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نے زندگی کے تمام گوشوں کے متعلق مؤثر ترین کارنامے تاریخ کے سپرد کئے، چاہے وہ فلاح وبہبود کا شعبہ ہو یا عدل وقضا کا، راہِ الٰہی میں خرچ کرنے کا یا جہاد کا، اور چاہے تعلیم کا۔

کوئی بھی مفید سرگرمی جس سے دوسروں کا بھلا ہو، جس سے زندگی میں بہتری آئے؛ اس کے نتائج اچھے ہوتے ہیں اور اس کا اجر دائمی ہوتا ہے، مثلاً: تعلیم وتربیت، دینی دعوت، کسی کی ضروریات زندگی پوری کرنا اور مظلوموں کی مدد کرنا وغیرہ۔

جس عبادت کا فائدہ زیادہ ہو گا وہ عبادت بھی افضل ہو گی؛ فرمانِ نبوی ہے: (جو شخص کسی ہدایت [پر عمل] کی دعوت دے تو اس پر عمل پیرا ہونے والوں کے برابر دعوت دینے والے کو بھی اجر ملے گا، نیز اس سے کسی کا بھی اجر کم نہیں ہو گا) مسلم

اس لیے عقلمند، زیرک اور دانا وہی ہے جو جانے کے بعد مؤثر کن کارنامے چھوڑ جائے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (مومن کے مرنے کے بعد بھی جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے ان میں یہ اعمال بھی ہیں: لوگوں کو جو علم سکھایا اور پھیلایا، نیک اولاد چھوڑی، وراثت میں چھوڑا ہوا قرآن کریم، یا کوئی مسجد یا مسافر خانہ بنایا، یا کوئی نہر کھدوائی یا جیتے جاگتے صحت وتندرستی میں اپنی کمائی سے کچھ صدقہ کر دیا، ان سب کا اجر اسے مرنے کے بعد ملتا رہے گا) ابن ماجہ، البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

بااثر شخص کی امتیازی صفت یہ ہے کہ وہ ہر دم آخرت کو یاد رکھتا ہے، اپنی ظاہری اور باطنی تعمیر کرتا ہے، اپنی ذات اور کارکردگی کو پروان چڑھاتا ہے، اس کے کردار اور گفتار میں تضاد نہیں ہوتا، فرمانِ باری تعالی ہے:

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

البقرة–112

کیوں نہیں! جو شخص بھی اپنے آپ کو اللہ کا فرمانبردار بنادے اور وہ عمدہ ترین کارکردگی کا حامل بھی ہو تو اس کا اجر اس کے پروردگار کے ہاں اسے ضرور ملے گا اور ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے

بااثر شخص کی صفت ہے کہ اس کے ہاں اخلاقی اقدار انتہائی گہری اور مضبوط ہوتی ہیں، وہ متوازن زندگی گزارتا ہے، انتہائی پر اعتماد نظر آتا ہے، اسے اپنی شخصیت اور پہچان پر فخر ہوتا ہے۔

لوگوں کے دلوں پر اور ان کی زندگی میں اثر انداز ہونے والے افراد ہی باہمی محبت اور الفت پیدا کرتے ہیں، جیسے کہ حدیث نبوی میں ہے: (جس وقت اللہ تعالی بندے سے محبت فرمائے تو جبریل کو بلا کر بتلاتا ہے: بیشک اللہ تعالی فلاں شخص سے محبت فرماتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو، تو جبریل

اس سے محبت کرنے لگتا ہے، پھر جبریل اہلیان آسمان کو مخاطب کرتا ہے: فلاں شخص سے اللہ تعالی محبت فرماتا ہے اس لیے تم بھی اس سے محبت کرو، تو اہلیان آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر روئے زمین پر بھی اس کا چرچا پھیل جاتا ہے) بخاری

انسان ہدف مقرر کرنے کے بعد جس قدر تخصص کی جانب بڑھتا جائے مؤثر افراد میں شامل ہوتا جاتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالی کے ہاں محبوب ترین اعمال وہ ہیں جو ہمیشہ کئے جائیں چاہے معمولی ہی کیوں نہ ہوں) بخاری، مسلم

قرآن کریم بھی تخصص کی دعوت دیتے ہوئے فرماتا ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

التوبۃ–122

ایسا کیوں نہ ہوا کہ ہر فرقہ میں سے کچھ لوگ دین سمجھنے کیلیے نکلتے تاکہ جب وہ اپنی قوم میں واپس جائیں تو اپنے لوگوں کو [برے کاموں سے] ڈرائیں۔ اس طرح شاید وہ [برے کاموں سے] بچے رہتے۔

اسی طرح فرمایا:

فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا

الفرقان–59

[اپنے مسائل] کے بارے میں ماہرین سے پوچھو۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ

فاطر–14

اور آپ کو ماہر کی طرح کوئی نہیں بتلائے گا۔

ہمارے کام اس وقت مؤثر بنیں گے جب ہم عمدہ کارکردگی کو نصب العین بنائیں، بہترین انداز میں کام کریں اور اس کیلیے خوب محنت کریں، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک اللہ تعالی نے ہر چیز پر انتہا درجے کی عمدہ کارکردگی فرض کردی ہے)۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو بابرکت بنائے، اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو اس کی حکمت بھری نصیحتوں سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:
ہم شکر گزار بندوں کی طرح اللہ تعالی کی حمد بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں، وہی تمام جہانوں کا پالنہار ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد ؛رب العالمین کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور رب العالمین کے صحابہ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد اور درود کے بعد: میں تمام سامعین اور اپنے آپ کو تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کے کام ظاہری طور پر اچھے ہیں لیکن وہ نتائج سے نابلد ہے، ان کا کوئی ہدف نہیں، ان کی اخلاقی بنیادیں کھوکھلی ہیں، ان کاموں کا مواد معیوب اور ڈھانچا بے کار ہے، ان سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ ایسے کرتوت تباہی، بربادی اور اخلاقی گراوٹ کا باعث بنتے ہیں:

الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا

الكهف–104
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی تمام تر کوشش دنیا کی زندگی کے لیے ہی کھپادیں، اور یہ سمجھے بیٹھے کہ وہ بڑے اچھے کام کر رہے ہیں!۔

کچھ لوگوں کے کارناموں کی تاثیر اور قدر و قیمت اس وقت گر جاتی ہے جب وہ خفیہ اور بر ملا گناہ کریں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (میں اپنی امت میں سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو روزِ قیامت تہامہ کے پہاڑوں جیسی چمکدار نیکیاں لے کر آئیں گے، لیکن اللہ تعالی انہیں اڑتی ہوئی دھول بنادے گا) اس پر سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا: "اللہ کے رسول! ہمیں ان کے اوصاف واضح کر کے بتلائیں کہیں ہم ان لوگوں میں شامل نہ ہو جائیں اور ہمیں پتا بھی نہ چلے!" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہاری قوم سے ہیں، وہ بھی رات کو اسی طرح قیام کرتے ہوں گے جس طرح تم کرتے ہو، لیکن [ان میں منفی بات یہ ہو گی کہ] وہ جس وقت تنہا ہوتے ہیں تو اللہ تعالی کے حرام کردہ کام کر بیٹھتے ہیں) ابن ماجہ، اسے البانی نے صحیح کہا ہے۔

بدکردار وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے لیے نیکیوں کے دروازے ہی بند کر رکھے ہیں، ان کے نامہ اعمال میں برائیوں کا سیلاب اُمڈا رہتا ہے، حتی کہ ان بدکرداروں میں سے کوئی مر بھی جائے تو اس کی بدکرداری کا بوجھ اس پر باقی رہتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ

النحل–25

قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے ساتھ ہی ان کے بوجھ کے حصے دار ہوں گے جنہیں وہ گمراہ کرتے رہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ

العنکبوت–13

وہ اپنے بوجھ ضرور اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے بہت سے بوجھ بھی اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

بد کردار شخص اپنے معاشرے کو نقصان پہنچاتا ہے، اپنے وطن کو بدنام کرتا ہے، اپنی قوم کی عزت خاک میں ملاتا ہے؛ کیونکہ وہ ویب سائٹس اور مختلف ذرائع سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے، برائی کو اچھائی بنا کر پیش کرتا ہے، شبہات پھیلاتا ہے، گناہ اور زیادتی کی دعوت دیتا ہے، یا جرائم کی ترویج اور حیا باختہ چینلز کی تشہیر کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (اور جو شخص کسی ضلالت کی دعوت دے تو اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ دعوت دینے والے پر بھی ہوگا، اور ان میں سے کسی کا گناہ کم بھی نہیں کیا جائے گا) مسلم

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں تمہیں اسی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

یااللہ ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی سے راضی ہو جا، انکے ساتھ ساتھ اہل بیت، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، اور اپنے رحم وکرم، اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، کافروں کیساتھ کفر کو بھی ذلیل ورسوا فرما، یااللہ ! تیرے اور دین کے دشمنوں کو نیست ونابود کر دے، یااللہ ! اس ملک کو اور تمام اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنادے۔

یااللہ ! جو بھی ہمارے بارے میں یا اسلام اور مسلمانوں کے متعلق برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنادے، یا سمیع الدعاء !

یااللہ ! اپنے دین، قرآن، سنت نبوی اور تیرے مومن بندوں کی مدد فرما، یااللہ ! پوری دنیا میں کمزور مسلمانوں کی مدد فرما، یااللہ ! ان کا حامی وناصر اور مددگار بن جا۔

یااللہ ! وہ بھوکے ہیں ان کے کھانے پینے کا بندوبست فرما، وہ ننگے پاؤں ہیں انہیں جوتے عطا فرما، ان کے تن برہنہ ہیں انہیں ڈھانپنے کیلیے کپڑے عطا فرما، یااللہ ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکادے، یااللہ ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکادے، یااللہ ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکا دے۔

یااللہ ! ان کے نشانے درست فرما، یااللہ ! ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما، یااللہ ! انہیں حق بات پر متحد فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہماری سکیورٹی فورسز اور سرحدوں پر مامور فوج کی مدد فرما، یااللہ ! ان کی خصوصی مدد وحمایت فرما، یااللہ ! ان کے نشانے درست فرما، یااللہ ! ان کی جان ومال، عزت آبرو اور اولاد سب کی حفاظت فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ان کی دشمنوں کے خلاف مدد فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہماری سکیورٹی فورسز اور فوج کی ہر جگہ پر حفاظت فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ان کے تمام کام اپنی رضا کیلیے بنالے یارب العالمین ! یااللہ ! ہمارے ان کے دونوں نائبوں کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ ! تمام مسلم حکمرانوں کو کتاب وسنت کے نفاذ اور شریعت کو بالا دستی دینے کی توفیق عطا فرما، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت مانگتے ہیں، اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔

یااللہ ! ہم تجھ سے ہر قسم کی خیر کا سوال کرتے ہیں چاہے وہ فوری ملنے والی یا تاخیر سے، ہمیں اس کے بارے میں علم ہے یا نہیں، اور اسی طرح یااللہ ! ہم ہر قسم کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں چاہے وہ فوری آنے والا ہے یا تاخیر سے، ہمیں اس کے بارے میں علم یا نہیں۔

یااللہ ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لیے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے ابتدا سے لیکر انتہا تک ہر قسم کی جامع خیر کا سوال کرتے ہیں، شروع سے لیکر اختتام تک، اول سے آخر تک، ظاہری ہو یا باطنی سب کا سوال کرتے ہیں، اور جنت میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تیری نعمتوں کے زوال، تیری طرف سے ملنے والی عافیت کے خاتمے، تیری اچانک پکڑ اور تیری ہمہ قسم کی ناراضی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کرنا، یااللہ ! ہمیں غلبہ عطا فرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دینا، یااللہ ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لیے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ ! ہم پر ظلم ڈھانے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ! ہمیں تیرا ذکر، شکر اور تیرے لیے ہی مر مٹنے والا بنا، تیری طرف رجوع کرنے والا اور تجھ ہی سے توبہ مانگنے والا بنا۔

یااللہ ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہ معاف فرما، ہمارے دلائل ثابت فرما، ہماری زبانوں کو درست سمت عطا فرما، اور ہمارے سینوں کے میل نکال باہر فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم پر اپنی برکتوں، رحمتوں اور رزق کے دروازے کھول دے، یارب العالمین !

یااللہ ! فوت شدگان پر رحم فرما، بیماروں کو شفایاب فرما، اور ہمارے معاملات کی باگ ڈور سنبھال لے، یاارحم الراحمین ! یااللہ ! ہمیں اور ہمارے والدین سمیت تمام مسلمانوں کو بخش دے، یاارحم الراحمین !

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں, ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے, اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرۃ–201

ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اسکی نعمتوں کا شکر ادا کرو، وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی عبادت ہے، اور اللہ تعالی تمہارے تمام اعمال سے بخوبی واقف ہے۔

(15) موت کی تیاری اور حسن خاتمہ کے اسباب

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو ہمیشہ سے زندہ اور قائم رہنے والا ہے، وہی بادشاہی، عزت، ملکوت اور جبروت والا ہے، میں اپنے رب کی تعریف اور شکر گزاری کرتے ہوئے اسی کی جانب رجوع کرتا ہوں اور گناہوں کی معافی چاہتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، تمام انسان اسی کے قابو میں ہیں وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور جو چاہتا ہے فیصلے فرماتا ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی جناب محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، یا اللہ! اپنے چنیدہ بندے، اور رسول محمد، ان کی آل اور یکسو صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی اپنانے کے لئے رضائے الٰہی تلاش کرو اور اللہ کی نافرمانی سے دور رہو، تقوی تمہاری زندگی کے حالات درست کرنے کا ذریعہ ہے، مستقبل کے خدشات و توقعات کے لئے یہی زادِ راہ ہے، تباہ کن چیزوں سے تحفظ اسی سے ممکن ہے، اللہ تعالی نے تقوی کے بدلے میں جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ کے بندو!

اس زندگی میں ہر شخص اپنے فائدے کے لئے تگ ودو کرتا ہے، اپنے معاملات سنوارنے اور ذرائع معاش کے لئے کوشش کرتا ہے، ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دین اور دنیا دونوں کو سنوارتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالی نے دنیا میں خیر سے نوازا اور آخرت میں بھی ان کے لئے خیر وبھلائی ہے، نیز انہیں آگ کے عذاب سے بھی تحفظ دیا۔ جبکہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو دنیا کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں لیکن آخرت کو بھول جاتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو گل چھرّے اڑاتے ہیں اور ڈنگروں کی طرح کھاتے ہیں، ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔

کسی بھی تمنا یا کام کی ایک انتہا ہے وہاں پہنچ کر وہ ختم ہو جائے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَنَّ إِلَى رَبِّكَ الْمُنْتَهَى

النجم–42

اور بیشک تیرے رب کی طرف ہی [ہر چیز نے] پہنچنا ہے۔

پاک ہے وہ ذات جس نے تمام دلوں کیلیے مصروفیات، ہر ایک کے دل میں تمنائیں اور سب کے لئے عزم وارادہ پیدا کیا، وہ اپنی مرضی سے جو چاہے کرتا اور جسے چاہے چھوڑ دیتا ہے، لیکن اللہ تعالی کی مرضی اور ارادہ سب پر بھاری ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

التکویر 29

اور اللہ رب العالمین کی مرضی کے بغیر تمہاری کوئی مرضی نہیں ہے۔

لہذا جو اللہ تعالی چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔

موت اس دھرتی پر تمام مخلوقات کا آخری انجام ہے، اس دنیا میں ہر ذی روح چیز کی انتہا موت ہے، اللہ تعالی نے موت فرشتوں پر بھی لکھ دی ہے چاہے وہ جبریل، میکائیل، اور اسرافیل علیہم السلام ہی کیوں نہ ہوں، حتی کہ ملک الموت بھی موت کے منہ میں چلے جائیں گے اور تمام فرشتے لقمۂ اجل بن جائیں گے، فرمانِ باری تعالی ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (26) وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

الرحمن–27/26

اس دھرتی پر موجود ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ صرف تیرے پروردگار کی ذاتِ ذوالجلال والاکرام باقی رہے گی۔

موت دنیاوی زندگی کی انتہا اور اخروی زندگی کی ابتدا ہے؛ موت کے ساتھ ہی دنیاوی آسائشیں ختم ہو جاتی ہیں اور میت مرنے کے بعد یا تو عظیم نعمتیں دیکھتی ہے یا پھر دردناک عذاب۔

موت اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، موت سے اللہ تعالی کی قدرت اور تمام مخلوقات پر اس کا مکمل تسلط عیاں ہوتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ

الانعام–61

اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تمھارے کسی ایک کو موت آتی ہے اسے ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔

موت اللہ تعالی کی طرف سے عدل پر مبنی ہے، چنانچہ تمام مخلوقات کو موت ضرور آئے گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ

العنکبوت–57

ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، پھر ہماری طرف ہی تمھیں لوٹایا جائے گا۔

موت کی وجہ سے لذتیں ختم، بدن کی حرکتیں بھسم، جماعتیں تباہ، اور پیاروں سے دوریاں پیدا ہو جاتی ہیں، یہ سب اللہ تعالی اکیلا ہی سرانجام دیتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

المؤمنون–80

وہی ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے، رات اور دن کا آنا جانا اسی کے اختیار میں ہے، کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

موت کو کوئی دربان روک نہیں سکتا، کوئی پردہ اس کے درمیان حائل نہیں ہو سکتا، موت کے سامنے مال، اولاد، دوست احباب سب بے بس ہوتے ہیں، موت سے کوئی چھوٹا، بڑا، امیر، غریب، بارعب یا بے رعب کوئی بھی نہیں بچ سکتا، فرمانِ باری تعالی ہے:

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

الجمعة–8

آپ کہہ دیں: جس موت سے تم بھاگتے ہوئے وہ تمھیں ضرور ملے گی، پھر تمھیں خفیہ اور اعلانیہ ہر چیز جاننے والے کی جانب لوٹا دیا جائے گا، پھر وہ تمھیں تمہاری کارستانیاں بتلائے گا۔

موت اچانک آکر دبوچ لیتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

المنافقون–11

اور جب کسی نفس کی موت کا وقت آگیا تو اللہ ہر گز مہلت نہیں دے گا، اور اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔

موت انبیائے کرام کے علاوہ کسی سے اجازت نہیں لیتی؛ کیونکہ اللہ تعالی کے ہاں انبیائے کرام کا مقام و مرتبہ بلند ہوتا ہے، اس لیے موت ہر نبی سے اجازت طلب کرتی ہے، ایک روایت میں ہے کہ ہر نبی کو اللہ تعالی دنیا میں ہمیشہ رہنے یا موت کا اختیار دیتا ہے تو انبیائے کرام موت پسند کرتے ہیں کیونکہ ان کیلیے اللہ تعالی کے ہاں اجر عظیم ہے اور دنیا کو وہ معمولی چیز جانتے ہیں۔

یہ اللہ تعالی کی مرضی ہے کہ اولاد آدم کو دنیا سے موت دے کر نکالے اور اس کا رابطہ دنیا سے ختم ہو جائے، چنانچہ اگر وہ مؤمن ہو تو اس کا دل ذرہ برابر بھی دنیا کا مشتاق نہیں ہوتا، انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالی کے ہاں کسی کا اتنا مقام نہیں ہوتا کہ دنیا کی طرف پھر لوٹ جانا پسند کرے، چاہے وہاں اسے دنیا بھر کی چیزیں مل جائیں، البتہ شہید یہ چاہتا ہے کہ وہ دنیا کی طرف لوٹایا جائے اور اسے دسیوں بار قتل کیا جائے، کیونکہ وہ قتل فی سبیل اللہ کی فضیلت دیکھ چکا ہے) بخاری و مسلم

موت لازمی طور پر آکر رہے گی اس سے خلاصی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے، موت کی شدید تکلیف کوئی بھی بیان کرنے کی سکت نہیں رکھتا؛ کیونکہ روح کو رگوں، پٹھوں اور گوشت کے ایک ایک انگ سے کھینچا جاتا ہے، عام درد کتنا ہی شدید کیوں نہ ہو لیکن وہ موت کے درد سے کم ہی ہوتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حالت نزع میں دیکھا، آپ کے پاس ایک پیالے میں پانی تھا، آپ اپنا ہاتھ اس پیالے میں ڈبو کر اپنا چہرہ صاف کرتے اور فرماتے:

اَللّٰھُمَّ أَعِنِيْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

یااللہ! موت کی سختی اور غشی پر میری مدد فرما) ترمذی نے اسے روایت کیا ہے، کچھ روایات کے الفاظ میں ہے کہ: (بیشک موت کی غشی بہت سخت ہوتی ہے)

ایک شخص نے اپنے والد سے حالت نزع اور ہوش میں پوچھا: ''اباجان! مجھے موت کے درد کے بارے میں بتائیں تاکہ میں بھی عبرت پکڑوں'' تو والد نے کہا: ''بیٹا! ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ ایک مڑی ہی کنڈی میرے پیٹ میں گھمائی جا رہی ہے اور میں سوئی کے ناکے میں سے سانس لے رہا ہوں'' ایک اور قریب المرگ شخص سے کہا گیا کہ کیسا محسوس کر رہے ہو؟ تو اس نے کہا: ''مجھے لگ رہا ہے کہ میرے پیٹ میں خنجر چلائے جا رہے ہیں'' ایک شخص سے موت کی المناکی کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا: ''ایسے لگتا ہے کہ میرے پیٹ میں آگ بھڑکائی جا رہی ہے''

جو شخص ہمیشہ موت کو یاد رکھے تو اس کا دل نرم رہتا ہے، اس کے اعمال اور احوال اچھے ہوتے ہیں، وہ گناہ کرنے کی جرأت نہیں کرتا، فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں برتتا، اور نہ ہی دنیا کی رنگینیاں اسے دھوکے میں ڈالتی ہیں، وہ ہمیشہ اپنے پروردگار سے ملنے کا شوق رکھتا ہے، اور جنت میں جانے کا سوچتا ہے۔

لیکن جو شخص موت کو بھول جائے، دنیا میں مگن ہو، بد عملی میں مبتلا ہو، خواہشات کا انبار ذہن میں ہو، تو ایسے شخص کیلیے موت سب سے بڑی نصیحت ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (لذتوں کو پاش پاش کر دینے والی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو) ترمذی، نسائی نے روایت کیا ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ: موت لذتوں کو ختم اور زائل کر دینے والی ہے۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رات کی ایک تہائی گزر گئی تو نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: (لوگو! اللہ کو یاد کرو، جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو ساتھ ہی دوسرا بھی پھونک دیا جائے گا، موت کے ساتھ ہی تمام سختیاں شروع ہو جاتی ہیں) ترمذی نے اسے روایت کیا اور حسن قرار دیا۔

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: ''نصیحت کیلیے موت اور توڑنے کیلیے زمانہ کافی ہے، آج گھروں میں تو کل قبروں میں رہو گے'' ابن عساکر

ہر قسم کی سعادت مندی، کامیابی، کامرانی موت کیلیے تیاری میں پنہاں ہے، کیونکہ موت جنت یا جہنم کا دروازہ ہے۔

اللہ رب العالمین کی وحدانیت کا اقرار، صرف ایک اللہ کی عبادت اور شرک سے بیزاری موت کی تیاری کیلیے از بس ضروری ہے، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: (اللہ تعالی فرماتا ہے: ابن آدم! اگر تو مجھے زمین بھر گناہوں کے ساتھ ملے لیکن تم نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں تمہیں اتنی ہی مقدار میں مغفرت دے دوں گا) ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا۔

موت کی تیاری کیلیے حدودِ الہی اور فرائض کی حفاظت کریں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

التوبۃ–112

اور حدودِ الہی کی حفاظت کرنے والے اور مومنوں کو خوشخبری دے دیں۔

موت کی تیاری کیلیے کبیرہ گناہوں سے باز رہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا

النساء–31

اگر تم منع کردہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو تو ہم تمہارے گناہ مٹا دیں گے اور تمہیں عزت والی جگہ داخل کریں گے۔

موت کی تیاری کیلیے مخلوق کے حقوق ادا کریں، انہیں پامال مت کریں، یا ان کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام مت لیں؛ کیونکہ شرک کے علاوہ کوئی بھی حقوق اللہ سے متعلق گناہ ہو تو اسے اللہ تعالی معاف فرما دے گا، لیکن مخلوق کے حقوق اللہ تعالی معاف نہیں فرمائے گا بلکہ ظالم سے مظلوم کا حق لے کر دے گا۔ موت کی تیاری کیلیے وصیت لکھ کر رکھے اور اس میں کسی قسم کی غلطی مت کرے۔

موت کی تیاری کچھ اس انداز سے ہو کہ کسی بھی وقت موت کیلیے انسان تیار رہے، چنانچہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ

الانعام–125

جس کے بارے میں اللہ تعالی ہدایت کا ارادہ فرمالے تو اسلام کے لیے اس کی شرح صدر فرما دیتا ہے۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: (یعنی: اس کے دل میں اللہ تعالی نور ڈال دیتا ہے) اس پر صحابہ کرام نے پوچھا: ''یا رسول اللہ! اس کی علامت کیا ہو گی؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: (آخرت کی تیاری، دنیا سے بیزاری اور موت آنے سے پہلے موت کی تیاری)

حقیقی سعادت مندی اور سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ انسان کا خاتمہ بالخیر ہو، حدیث میں ہے کہ: (اعمال کا دارومدار ان کے خاتمے پر ہوتا ہے)

معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص کی آخری بات ''لاالہ الا اللہ'' ہوئی تو وہ جنت میں داخل ہو گا) ابو داود اور حاکم نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

کلمہ پڑھنے کے لیے تاکید اس حکم سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ قریب المرگ شخص کو نرمی سے کلمہ شہادت کی تلقین کی جائے، تاکہ اسے یاد آجائے نیز اس پر سختی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ وہ پہلے ہی سخت تکلیف میں ہوتا ہے، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اپنے مرنے والوں کو لاالہ الا اللہ کی تلقین کرو) مسلم یہ بد بختی کی بات ہے کہ انسان موت کو بھول جائے اور اس کیلیے تیاری کرنا چھوڑ دے، گناہوں میں مگن ہو جائے اور عقیدہ توحید پامال کر دے، ظلم و زیادتی کرتے ہوئے معصوم جانوں کا قتل کرے، حرام مال کمائے اور کھائے، مخلوقات کے حقوق غصب کرے، ہوس پرستی میں ڈوب جائے، اور آخری دم تک گناہوں کی دلدل میں پھنسا رہے، پھر موت کے وقت اسے کسی قسم کی پشیمانی کوئی فائدہ نہیں دے گی اور نہ ہی موت کا وقت ٹلے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ (99) لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ

المؤمنون–100/99

جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے۔ جسے میں چھوڑ آیا ہوں امید ہے کہ اب میں نیک عمل کروں گا [اللہ فرمائے گا] ''ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا'' یہ بس ایک بات ہو گی جسے اس سے کہہ دیا۔ اور ان [مرنے والوں] کے درمیان دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک ایک آڑ حائل ہو گی۔

جب کہ قیامت کے دن سستی اور موت کی تیاری نہ کرنے کی وجہ حسرت وندامت مزید بڑھ جائے گی، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (55) أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ (56) أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (57) أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (58) بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ

الزمر–59/55

اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔ [پھر وہ کہے] افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں اللہ کے حق میں کرتا رہا اور میں تو مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔ یا یوں کہے کہ: "اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں پرہیز گاروں سے ہوتا"۔ یا جب عذاب دیکھے تو کہنے لگے: "مجھے ایک اور موقعہ مل جائے تو میں نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں"۔ [اللہ فرمائے گا] کیوں نہیں! تیرے پاس میری آیات آئیں تو تو نے انہیں جھٹلا دیا اور اکڑ بیٹھا اور تو کافروں میں سے ہی تھا"۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلیے ہیں وہی بادشاہ، حق اور ہر چیز واضح کرنے والا ہے، کامل حکمت اور مؤثر دلائل اسی کیلیے مختص ہیں، اگر وہ چاہے تو سب کو ہدایت سے نواز دے، میں اپنے رب کیلیے حمد و شکر بجالاتا ہوں، توبہ اور استغفار اسی سے کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی قوی اور مضبوط ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد ﷺ اس کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں آپ وعدے کے سچے اور امین ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، انکی آل، تابعین عظام اور صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور برکتیں روزِ قیامت تک نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

کماحقّہٗ تقوی الہی اختیار کرو، متقی کامیاب ہوں گے اور شکوک و شبہات میں مبتلا سمیت سستی و کاہلی کرنے والے نقصان اٹھائیں گے۔

مسلمانوں!

خاتمہ بالخیر کے اسباب کی پابندی کرو، اس کیلیے اسلام کے ارکان خمسہ پر عمل پیرا رہو، گناہوں اور ظلم و زیادتی سے بچو۔

موت کے وقت خاتمہ بالخیر کا سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ ہمیشہ خاتمہ بالخیر کی دعا کریں؛ کیونکہ فرمانِ باری تعالی ہے:

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

غافر–60

تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری عبادت سے روگردانی کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔

دعا ہمہ قسم کی خیر کا سرچشمہ ہے، چنانچہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دعا عبادت ہے) اسے ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا ہے، اور اسے حسن صحیح قرار دیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ: (جو شخص کثرت کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ:

اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

[یا اللہ! تمام معاملات کا انجام ہمارے لیے بہتر فرما، اور ہمیں دنیاوی رسوائی اور اخروی عذاب سے پناہ عطا فرما] تو وہ آزمائش میں پڑنے سے پہلے اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے)

اور موت کے وقت برے انجام کے اسباب میں یہ شامل ہے کہ: حقوق اللہ اور حقوق العباد پامال کیے جائیں، کبیرہ گناہوں پر انسان مصر رہے، اللہ تعالی کی تعظیم کی بجائے تحقیر کرے، انسان دنیا میں مگن ہو کر آخرت بالکل بھول جائے۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)

اس لیے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود و سلام پڑھو۔

اللهم صلِّ على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما صلَّيتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، اللهم بارِك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، إنك حميدٌ مجيد، و سلم تسليما كثيراً

یااللہ ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، یااللہ ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یااللہ ! ان کے ساتھ ساتھ اپنی رحمت و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین، یاذوالفضل العظیم !

یااللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، کفر اور کافروں کو ،شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! بدعات اور بدعتی لوگوں کو ذلیل ورسوافرما، یااللہ ! ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سنتوں پر کار بند فرما یہاں تک کہ جب ہم تجھ سے ملیں تو تو ہم سے راضی ہو، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! تمام مسلمان فوت شدگان کی بخشش فرما، یااللہ ! تمام مسلمان فوت شدگان کی بخشش فرما، یااللہ ! ان کی قبروں کو وسیع فرما، ان کی قبریں منور فرما، یااللہ ! ان کی قبروں کو منور فرما، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ان کے گناہوں سے در گزر فرما، اور ان کی نیکیوں میں اضافہ فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! تمام معاملات کا انجام ہمارے لیے بہتر فرما، اور ہمیں دنیاوی رسوائی اور اخروی عذاب سے پناہ عطا فرما۔

یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں اور چالوں سے محفوظ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ ! ہمیں ہمارے نفسوں اور برے اعمال کے شر سے محفوظ فرما، یااللہ ! ہمیں ہر شریر کے شر سے محفوظ فرما، یااللہ ! تو ہی ان کو قابو رکھنے والا ہے، یا ذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمارے گناہ معاف فرمادے، یااللہ ! تو ہمارے اگلے پچھلے، خفیہ اعلانیہ، اور جنہیں تو ہم سے بہتر جانتا ہے سب گناہ معاف فرمادے، تو ہی ترقی و تنزلی دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل کا سوال کرتے ہیں، یااللہ ! ہم جہنم اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و فعل سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

یااللہ ! تمام امور میں ہمارے لیے انجام بہتر فرما، یاذوالجلال والاکرام ! یااللہ ! ہمیں ایک لمحہ کیلیے بھی ہمارے سپرد مت فرما، یااللہ ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ مسلم ممالک میں پھوٹنے والے فتنوں کا خاتمہ فرمادے، یارب العالمین! یااللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ مسلم ممالک میں پھوٹنے والے فتنوں کا خاتمہ فرمادے، یارب العالمین! یااللہ! ایسے انداز سے فتنے ختم فرما جس کے نتائج اسلام اور مسلمانوں کیلیے بہتر ہوں، یاارحم الراحمین!

یااللہ! یمن کے فتنے کا خاتمہ فرمادے، یااللہ! یمن کے فتنے کا خاتمہ فرمادے، یااللہ! یمن کے فتنے کا خاتمہ فرمادے، جس میں اسلام اور مسلمانوں کیلیے عافیت ہو، یارب العالمین!

یااللہ! اپنی رحمت کے صدقے ہماری سرحدوں کی حفاظت فرما، اور ہمارے ملک کی حفاظت فرما، ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، اور ان کی صحیح سمت میں رہنمائی فرما، یاارحم الراحمین!

یااللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو مسلمانوں کی شام میں مدد فرما، یااللہ! شام میں مظلوم مسلمانوں کی مدد فرما، یااللہ! ان پر ان کے دین کی وجہ سے مال وجان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے، یارب العالمین!

یااللہ! ان کی ان پر ظلم ڈھانے والوں کے خلاف مدد فرما، یااللہ! تباہی ظالموں اور کافروں کا مقدر بنادے، یارب العالمین! بیشک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ! عراق میں ہمارے بھائیوں پر رحم و کرم فرما، یااللہ! پوری دنیا میں تمام مسلمانوں پر رحم و کرم فرما، یارب العالمین! یااللہ! انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف نجات دے، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! ہم سب مسلمان جادو گروں کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یااللہ! ہم ان کے شر سے تیری ہی پناہ چاہتے ہیں، یااللہ! جادو گروں نے اس دھرتی پر سرکشی، بغاوت اور فساد پھیلا رکھا ہے، یااللہ! ان پر اپنی پکڑ نازل فرما، یااللہ! اپنی رحمت سے ان کی مکاریاں تباہ فرما، یاذوالجلال والاکرام!

یااللہ! خادم حرمین شریفین کو تیری مرضی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! انہیں تیری مرضی کے مطابق توفیق عطا فرما، یااللہ! ان کی تمام تر کاوشیں تیری رضا کیلیے مختص فرما، اور ان کی ہر اچھے کام پر مدد فرما، یارب العالمین! یااللہ! انہیں تیری رضا کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یااللہ! انہیں صحت و عافیت سے نواز، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، بیشک تو ہی معبود برحق ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، یااللہ! ان کے دونوں نائبوں کو تیری مرضی اور اسلام و مسلمانوں کیلیے بہتر فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرما، یارب العالمین!

یااللہ! ہمارے ملک کی ہر قسم کے شر و برائی سے حفاظت فرما، یارب العالمین!

یااللہ ! یاذوالجلال والاکرام ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو مسلمانوں کے دلوں میں الفت ڈال دے، یااللہ ! مسلمانوں کے دلوں کو آپس میں ملا دے۔

یااللہ ! بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! ہمارے بیماروں کو شفایاب فرما، یااللہ ! اپنی رحمت کے صدقے ہمارے بیماروں کو شفایاب فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! برے فیصلوں، دشمنوں کی پھبتی، بد بختی اور سخت آزمائش سے ہم تیری پناہ چاہتے ہیں، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! ہمیں دنیاوآخرت میں بھلائی عطافرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (90)
وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتاہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتاہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور اللہ تعالی سے کئے وعدوں کو پورا کرو، اور اللہ تعالی کو ضامن بناکر اپنی قسموں کو مت توڑو، اللہ تعالی کو تمہارے اعمال کا بخوبی علم ہے۔

(16) مستقبل کی منصوبہ بندی کے لئے تعلیمات اور رہنمائی

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جس نے دین کے ذریعے مسلمان کا مستقبل محفوظ بنایا، اُن پر اپنی شریعت کا انعام کیا اور انہیں خوب سیرت بنایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی نے اپنے بندوں کو اسلام کے ذریعے شرف و عزت سے نوازا، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سیدنا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو اپنا مقرب بنایا اور اخلاقی جمال و کمال بھی عطا فرمایا، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، صحابہ کرام اور اللہ تعالی کی توفیق سے ان کے نقش قدم پر چلنے والوں پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الٰہی کی نصیحت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے کما حقّہ ڈرو اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

انسانی کی زندگی گزر جانے والے ماضی، حال اور وعدہ شدہ مستقبل کے درمیان گھومتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا

نوح–14
اور اس نے تمہیں مختلف مراحل سے گزار کر پیدا کیا۔

اللہ تعالی نے انسان کو آنکھوں سے اوجھل ماں کے پیٹ میں پیدا کیا، پھر بچے کی شکل میں اس کی پیدائش ہوئی، اس کے بعد کڑیل جوان ہو کر بوڑھا ہو گیا، زندگی میں یہی کچھ ہوتا ہے کہ مستقبل حال بنتا جاتا ہے اور حال گزرا ہوا ماضی! انسانی عقل کو جو چیز مشغول کر کے رکھتی ہے وہ مستقبل کے بارے میں سوچ وبچار ہے۔

اور یہ بات ہر مسلمان کے عقیدے میں ہے کہ مستقبل سے متعلق ہر چیز علم غیب سے تعلق رکھتی ہے اور ان کا مکمل ادراک صرف اللہ تعالی کو ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

النمل–65
آپ کہہ دیں: آسمان اور زمین میں جو بھی ہے اللہ کے سوا غیب کوئی نہیں جانتا۔

چنانچہ مستقبل میں رونما ہونے والے تمام امور کا علم اللہ تعالی کے پاس ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

لقمان–34
اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ کل اس نے کیا کمانا ہے، اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا، بیشک اللہ تعالی جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

لیکن پھر بھی مستقبل کے بارے میں غور وخوض اور مستقبل کی ٹوہ میں رہنا، اسے جاننے کی کوشش کرنااللہ تعالی کی طرف سے لوگوں میں پیدا کردہ فطرتی چیز ہے، روح کواسی پر پیدا کیا گیا ہے۔

بلکہ مستقبل کی جستجو عین اسلام اور انبیائے کرام کا پیغام بھی ہے؛ جیسے کہ اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام نے مستقبل سامنے رکھتے ہوئے منصوبہ بندی کی تو اللہ تعالی نے ملک و قوم کو کمر توڑ اقتصادی بحران سے بچالیا۔

رسول اللہ ﷺ بھی مستقبل پر گہری نظر رکھتے تھے، اور اس کیلیے اللہ تعالی کے وعدوں پر مکمل اطمینان کرتے ہوئے فرماتے: (اللہ کی قسم! اللہ تعالی اس دین کو ضرور غالب فرمائے گا، حتی کہ مسافر صنعا سے حضر موت تک سفر کرتے ہوئے اللہ کے سوا کسی کا خوف دل میں نہیں رکھے گا، بلکہ بکریوں کو بھیڑیے سے بھی خطرہ نہیں ہوگا، لیکن تم جلد بازی سے کام لیتے ہو) بخاری

مستقبل کیلیے منصوبہ بندی زندہ دلوں کو جلا بخشتی ہے، عزائم کو پختہ بناتی ہے، مایوسی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے اور سستی کا خاتمہ کرتی ہے، بلکہ موجودہ وسائل کو بروئے کار لا کر روشن مستقبل کی تعمیر کیلیے غور و فکر کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

مستقبل کیلیے منصوبہ بندی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بے مہار امیدیں بنائیں۔ آج کا کام کل پر مت چھوڑیں اس سے ہمت ٹوٹ جاتی ہے، عزائم میں رخنے پڑتے ہیں اور سستی پیدا ہوتی ہے، معاملات میں تاخیر ہو جاتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ

الحجر–3

آپ انھیں (ان کے حال پر) چھوڑ دیجئے کہ کچھ کھالیں، مزے اڑالیں، اور لمبی چوڑی امیدیں انھیں غافل کئے رکھیں۔ پھر جلد ہی انھیں (سب کچھ) معلوم ہو جائے گا۔

مستقبل کی تعمیر و ترقی محض خالی اُمنگوں سے ممکن نہیں کہ جن میں عملی اقدامات اور مثبت تبدیلیاں نہ ہو، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

النحل–76

نیز اللہ مثال بیان کرتا ہے کہ : دو آدمی ہیں جن میں سے ایک گونگا ہے کسی چیز کی استطاعت نہیں رکھتا، وہ اپنے مالک پر بوجھ بنا ہوا ہے، مالک اسے جہاں بھیجتا ہے وہ خیر نہیں لاتا۔ کیا ایسا شخص اس کے برابر ہو سکتا ہے جو انصاف کا حکم دے اور سیدھی راہ پر گامزن رہے؟

کچھ لوگ مستقبل کے بارے میں جاننے کیلیے اللہ تعالی کی نافرمانیوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں اور کہانت، جادو اور شعبدہ بازی میں ملوث ہو جاتے ہیں، کوئی علم غیب کے متعلق اٹکل پچو لگانے والے کاہن کے پاس جاتا ہے اور وہ جناتی شیطانوں کو حاضر کرتے ہیں، شیطانوں کے بتلائے ہوئے طلسم پڑھتے ہیں، ہاتھوں اور چائے کے کپوں کی لکیروں اور برجوں کے احوال بتاتے ہیں، یہ بہت خطرناک اور بہت بڑے گناہگار لوگ ہیں، یہ جھوٹے اور دغا باز ہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص کسی نجومی کے پاس آئے اور اس سے کچھ پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں) ایک اور حدیث میں فرمایا: (جو شخص نجومی یا کاہن کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ وحی سے کفر کیا) مستقبل پر گہری نظر عقل مندوں اور دانش وروں کی صفت ہے، لیکن اس بات کا خیال رہے کہ مستقبل کے بارے میں غور و فکر حد سے بڑھ کر بے چینی کا باعث نہ بنے اور زندگی کو تباہ نہ کرے، کہ اٹھتے بیٹھتے مستقبل کی ہی پریشانی لگی رہے، یا ہر وقت کسی بیماری، غربت، مصیبت، یا حالات تنگ ہونے کی فکر میں پھنسا رہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا

البقرة–268

شیطان تمہیں فقر کا ڈراوا دیتا ہے اور تمہیں شرمناک چیزوں کا حکم دیتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی طرف سے بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

ہمارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات اسوۂ حسنہ ہے؛ آپ ﷺ یتیمی کی حالت سے مظلوم پناہ گزین بنے اور پھر پوری امت کے سربراہ بن گئے، آپ ﷺ نے زندگی کے اتار چڑھاؤ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ایک ایسی امت تیار کر دی جس نے تاریخ کا دھارا بدل کر رکھ دیا۔

مستقبل کیلیے عملی اقدامات کی ابتدا تاریخ کے اسباق اور سابقہ لوگوں کے تجربات سے سیکھنے سے شروع ہوتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ

آل عمران–137

تم سے پہلے بہت سے [لوگوں پر] اللہ کے طریقے گزر چکے ہیں۔ لہذا زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا تھا۔

اسی طرح فرمایا:

لَقَدۡ كَانَ فِي قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّأُولِي الۡأَلۡبَابِ

یوسف-111

بلاشبہ یقیناًاُن کے بیان میں عقلوں والوں کے لیے ہمیشہ سے ایک عبرت ہے۔

مستقبل کی تیاری زمانۂ حال پر مبنی ہوتی ہے، اس لیے جو اپنے حال میں اچھے اقدامات کرے اس کا مستقبل روشن ہو جاتا ہے، اور اگر کوئی اپنے حال میں کچھ نہ کرے تو اس کا مستقبل ضائع ہو جاتا ہے، اگر کوئی شخص اپنی ذہن سازی نہ کرے، اپنے جسم و دماغ کی تعمیر نہ کرے تو اسے نتیجے میں غربت، بے روزگاری اور بیماریاں ہی ملتی ہیں، اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے بچوں کی تربیت نہ کرے تو اس کی اولاد نافرمان اور منحرف ہو جاتی ہے۔

درست خطوط پر روشن مستقبل استوار کرنے کیلیے ضروری ہے کہ ہر فرد اپنی زندگی کو فکری تعمیر کیلیے صرف کرے، اپنی سوچ ایسی بنائے کہ پریشانی میں بھی مایوس نہ ہو، بلکہ اپنے اندر اتنی صلاحیت پیدا کرے کہ دکھ کو سکھ میں بدل ڈالے، مایوسی کو آس میں بدلنے کا دھنی ہو، اسی طرح مسلمان اپنے اہداف حاصل کرنے کیلیے جہدِ مسلسل جاری رکھے، اللہ تعالی کے فیصلوں پر قناعت کرے، اللہ تعالی کی لکھی ہوئی تقدیر پر مکمل بھروسا رکھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (اگر قیامت قائم ہو رہی ہو اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کا بچہ ہو اور قیامت قائم ہونے سے پہلے وہ اسے زمین میں بو سکتا ہو تو وہ اسے بو دے)

مستقبل کی منصوبہ بندی اس وقت ٹھوس بنیادوں پر قائم ہوتی ہے جب اس کی اساس راستے کو منور کر دینے والے علم پر ہو، جس علم سے زندگی میں خوشحالی آئے، ملک و قوم کی ترقی میں مثبت کردار ادا کرے اور انہیں ہمہ قسم کے بحرانوں سے بچائے، امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: "کچھ لوگوں نے علم چھوڑ کر عبادات تلاش کیں تو امت محمد ﷺ کے خلاف تلواریں سونت کر اعلان بغاوت کر بیٹھے"۔

مستقبل اسی وقت بار آور ہوتا ہے اور اسی وقت اس کے مثبت نتائج اور ثمرات سامنے آتے ہیں جب تربیت و تزکیہ دونوں ساتھ ساتھ چلیں؛ کیونکہ کسی بھی عظیم امت کے پیچھے تربیت و تزکیہ ہی ہوتے ہیں جو اس امت کو پر امن ساحل تک پہنچاتے ہیں، نسلِ نو کی تعمیر کرتے ہیں اور ان کے مستقبل کو پروان چڑھاتے ہیں۔

یہ بات یقینی ہے کہ مستقبل کی جانب پیش قدمی اس بات کا تقاضا بھی کرتی ہے کہ مسلمان ہر وقت بیداری کے ساتھ آگے بڑھے، ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں جاتے ہوئے دنیاوی اصولوں کے مطابق اپنا محاسبہ کرے، زندگی کے اس سفر کے دوران سیکھنے کیلیے سوچ و بچار کرے، مستقبل کے منصوبوں میں عقل و قلب اور جوش جذبے کو بروئے کار لائے، عبادات کے موسموں کو نیکی کیلیے غنیمت سمجھے کیونکہ ان سے مستقبل میں روشنی، برکت اور خوشحالی ملتی ہے، نیز نقصانات سے تحفظ اور کامیابیاں میسر آتی ہیں۔

عقلمند اور دانشمند مسلمان یقینی طور پر جانتا ہے کہ جس قدر وہ اللہ تعالی کے قریب ہو گا اس کا مستقبل بھی اسی قدر روشن ہو گا، اس لیے وہ سچی توبہ کا اہتمام بھی کرتا ہے؛ کیونکہ اس سے مستقبل میں شیطان، نفسِ امارہ، خواہشات اور غفلت سے تحفظ ملتا ہے۔

بلند اہداف پر مبنی کامیاب شادی ہر مسلمان کی امنگ ہوتی ہے، کامیاب شادی سے امان، اطمینان، سکون اور راحت ملتی ہے۔

بالکل اسی طرح زندگی میں باپ اور ماں بننے کا مرحلہ بھی مستقبل کو ایک مسرت اور خوشی سے نوازتا ہے؛ کیونکہ بچے مستقبل کے ستون ہوتے ہیں، ان سے زندگی میں مٹھاس بھر جاتی ہے، بچے رزق کا باعث بنتے ہیں، رحمت نازل ہوتی ہے اور اجر میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

اقوام اور معاشروں کا؛ مستقبل اور خوشحال کل؛ وقت حاضر کے نوجوان ہی بناتے اور ترتیب دیتے ہیں، اگر باصلاحیت نسل تیار کرنے میں امت کامیاب ہو جائے تو اس کا مستقبل روشن ہے، بلکہ شان و شوکت اس کی منتظر ہوتی ہے، زورِ بازو اس کا محافظ ہوتا ہے، اور اعلی اخلاقی اقدار اس کی حفاظت کرتی ہیں، اس لیے یہ بات ذہن نشین کرنا ہماری ذمہ داری ہے کہ مستقبل کی تعمیر ہر فرد، پوری قوم اور معاشرے کے کندھوں پر ہے، اور جس قدر امت اسلامی تعلیمات کے قریب ہوتی جائے گی ارتقائی اور بلندی کے مراحل عبور ہوتے جائیں گے، اور اس کے برعکس جس قدر اسلامی تعلیمات سے دور ہو گی امت میں تنزّلی اور کمزوری بڑھتی جائے گی۔

کسی بھی عقلمند کو ذرّہ برابر تامل نہیں ہے کہ روشن مستقبل امن وامان کے سائے تلے پروان چڑھتا ہے، جبکہ امن کی مخدوش صورتحال ترقی کے پہیے کو روک دیتی ہے اور زندگی کو عدم استحکام اور سرنگوں مستقبل کی جانب دھکیل دیتی ہے:

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ (1) إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ (2) فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ (3) الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ

قریش–4/1

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو بابرکت بنائے، اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو قرآن مجید سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

اللہ تعالی کی نعمتوں، رحمتوں اور عنایتوں پر تمام تعریفیں اسی کیلیے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے آسمان وزمین اور ان کے مابین بلندیوں میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد اللہ کے بندے اور رسول

ہیں، حبِ الہی، قربانیوں اور وفائے عہد میں آپ کا کوئی ثانی نہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، صحابہ کرام اور ان کے پیروکاروں پر دائمی رحمتیں قیامت تک نازل فرمائے۔

حمد اور درود کے بعد: میں تمام سامعین اور اپنے آپ کے تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں۔

اللہ کے بندوں!

کچھ لوگ اپنے ذاتی مفادات بھول کر حالاتِ حاضرہ اور عیش پرستی میں اتنے گم ہو جاتے ہیں کہ دنیا کو آخرت پر ترجیح دے بیٹھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھو: جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، امیری کو غربت سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے)۔

انسان اپنے مستقبل سے اس وقت ناآشنا ہو جاتا ہے جب ظاہری زندگی سے دل لگا بیٹھے، دنیا کی چکا چوند اور آب وتاب سے دھوکا کھا جائے۔

دائمی مستقبل ہم سب کا منتظر ہے، اس میں ہمیشہ فرحت ومسرت ہو گی یا عذاب وعقاب! اور وہ ہے روزِ قیامت یوم جزاوثواب!

یہ دائمی مستقبل اسی وقت سے شروع ہو جاتا ہے جب انسان اہل وعیال کو چھوڑ دیتا ہے اور اسے مٹی تلے دفن کر دیا جاتا ہے، پھر اسے مزید عمل کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

یہ مستقبل ایسا ہے جسے ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ کر اس کیلیے تیاری کرنا لازمی امر ہے، ہمارے اس مستقبل کو تحفظ دینے کیلیے عملی اقدامات رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان میں موجود ہیں: (سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر بندے کیلیے قبر میں بھی جاری رہتا ہے: کسی کو علم سکھانا، نہر کھدوانا، پانی کا کنواں تیار کروانا، کھجور کا درخت لگانا، مسجد تعمیر کروانا، یا قرآن مجید کا نسخہ ترکے میں چھوڑنا، یا نیک اولاد کا والدین کی وفات کے بعد بخشش کی دعا کرنا)

قرآن کریم میں ایسی اقوام کا ذکر بھی کیا ہے جن کے پاس دائمی مستقبل اچانک بغیر کسی تیاری اور عمل کے آگیا، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذَلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ

الروم–55

اور جس دن قیامت قائم ہو گی تو مجرم لوگ قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ: ''ہم تو ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے'' اسی طرح وہ (دنیا میں بھی) غلط اندازے لگایا کرتے تھے۔

اسی طرح فرمایا:

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا

النازعات—46

جب وہ اسے دیکھیں گے تو انہیں ایسا معلوم ہو گا کہ گویا وہ (دنیا میں) بس ایک پچھلا یا پہلا پہر ٹھہرے تھے۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب—56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، کافروں کیساتھ کفر کو بھی ذلیل و رسوا فرما، یا اللہ! تیرے اور دین کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، یا اللہ! اس ملک کو اور تمام اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنا دے۔

یا اللہ! اپنے دین، قرآن، سنت نبوی اور تیرے مومن بندوں کی مدد فرما۔

یا اللہ! تیرے دین کے غلبے کیلیے کوشاں لوگوں کی مدد فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو رسوا کرنے والوں کو ذلیل و خوار فرما۔

یا اللہ! جو بھی ہمارے بارے میں یا اسلام اور مسلمانوں کے متعلق برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنا دے، یا سمیع الدعاء!

یااللہ ! پوری دنیامیں اسلام اور تمام مسلمانوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! پوری دنیامیں کمزور مسلمانوں کی مدد فرما، یااللہ ! ان کا حامی و ناصر اور مددگار بن۔

یااللہ ! مسلمان بھوکے ہیں ان کے کھانے پینے کا بندوبست فرما، وہ ننگے پاؤں ہیں انہیں جوتے فراہم فرما، ان کے تن برہنہ ہیں انہیں ڈھانپنے کیلیے کپڑے عطا فرما، یااللہ ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکادے، یااللہ ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکادے، یااللہ ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکادے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں، اور جہنم سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لیے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے ابتدا سے لے کر انتہا تک ہر قسم کی جامع خیر کا سوال کرتے ہیں، شروع سے لے کر اختتام تک، ظاہری ہو یا باطنی سب کا سوال کرتے ہیں، اور جنت میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین !

یااللہ ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، یااللہ ! ہمیں غلبہ عطا فرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے، یااللہ ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لیے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ ! ہم پر ظلم ڈھانے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ ! ہمیں تیرا ذکر، شکر اور تیرے لیے ہی مر مٹنے والا بنا، تیری طرف رجوع کرنے والا اور تجھ ہی سے توبہ مانگنے والا بنا۔

یااللہ ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہ معاف فرما، ہمارے دلائل ثابت فرما، ہماری زبانوں کو درست سمت عطا فرما، اور ہمارے سینوں کے میل نکال باہر فرما۔

یااللہ ! تمام مسلمان فوت شدگان پر رحم فرما، یااللہ ! تمام مسلمان فوت شدگان پر رحم فرما، یااللہ ! تمام مسلمان فوت شدگان پر رحم فرما، بیماروں کو شفا یاب فرما، اور ہمارے معاملات کی باگ ڈور سنبھال لے، یاارحم الراحمین !

یااللہ ! تو ہی معبودِ برحق ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی غنی ہے ہم تیرے در کے فقیر ہیں، ہمیں بارش عطا فرما، اور ہمیں مایوس مت فرما، یا اللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! عذاب، تباہی، غرق اور منہدم کرنے والی بارش نہ ہو، یااللہ !

بارش کے ذریعے دھرتی کو زندہ فرما، بندوں کو پینے کا پانی مہیا فرما، اور اس پانی کو شہروں اور دیہاتوں سب کے لئے مفید بنا، یاارحم الراحمین! یااللہ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ ان کے تمام کام اپنی رضا کے لئے بنالے یارب العالمین! یااللہ! ان کے دونوں نائبوں کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو کتاب وسنت کے نفاذ اور شریعت کو بالادستی دینے کی توفیق عطافرما، یاارحم الراحمین!

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں, ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے, اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطافرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو، وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی عبادت ہے، اور اللہ تعالی تمہارے تمام اعمال سے بخوبی واقف ہے۔

(17) سالِ نو اور ماہِ محرم کے لیے سنہری تعلیمات

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالرحمٰن بعیجان حفظہ اللہ

پہلا خطبہ

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اپنے گناہوں کی بخشش بھی اسی سے مانگتے ہیں، نیز نفسانی وبُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عنایت کردے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جسے وہ گمراہ کردے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں، اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں محمد اللہ بندے اور اس کے رسول ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں ہی آئے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

النساء–1

لوگوں! اپنے اس پروردگار سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے [دنیا میں] بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، نیز اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور قریبی رشتوں کے بارے میں بھی اللہ سے ڈرتے رہو، بلاشبہ اللہ تم پر ہر وقت نظر رکھے ہوئے ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

الاحزاب–71/70

ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سچی بات کیا کرو، اللہ تعالی تمہارے اعمال درست کر دے گا، اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا، اور جو اللہ کے ساتھ اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی کا مستحق ہے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندوں! میں آپ سب اور اپنے آپ کو خلوت و جلوت میں تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں، اولین و آخرین سبکے لئے اللہ تعالی کی یہی نصیحت ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ

النساء–131

اور ہم نے تم سے پہلے ان لوگوں کو بھی تاکیدی نصیحت کی تھی جنہیں کتاب دی گئی کہ تم تقوی الہی اختیار کرو۔

یہ بات ذہن نشین کر لو-اللہ تعالی آپ پر رحم فرمائے–وقت گزرتا جارہا ہے، ایک سال مزید کم ہو چکا ہے، گزرا ہوا وقت واپس نہیں آتا، گزرتا ہوا ہر لمحہ تمہیں وعدہ شدہ دن کے قریب کرتا ہے، جس میں عام لوگوں کے ساتھ فرشتے بھی حاضر ہوں گے، گزرنے والا ہر لحظہ جدائی اور قبر کی طرف دھکیلتا ہے۔

اس لیے زندگی کو غنیمت سمجھو، اپنا محاسبہ کر و اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے، بڑی پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ، اس دن اُسی شخص کا حساب آسان ہو گا جو دنیا میں اپنا محاسبہ خود کر لے۔

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا

المزمل–20

جو بھی بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے تو اسے اللہ کے ہاں اس حال میں موجود پاؤ گے کہ وہ (اصل عمل سے) بہتر اور اجر کے لحاظ سے بہت زیادہ ہو گی۔

مسلمانوں!

آپ نئے سال میں داخل ہو چکے ہیں، سال کی ابتدا حرمت والے مہینے سے ہوتی ہے اور سال کی انتہا بھی حرمت والے مہینے سے ہوتی ہے۔ دعا ہے کہ آپ سال کی ابتدا اور تمام دنوں میں خوشحال رہیں، اور پورے سال کے اوقات و لمحات آپکے لئے بابرکت بن جائیں۔

ماہِ محرم ان مہینوں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ

التوبۃ–36

جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس دن سے اللہ کے نوشتہ کے مطابق اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہی ہے، جن میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔ یہی مستقل ضابطہ ہے۔ لہذا ان مہینوں میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔

رسول اللہ ﷺ نے اس ماہ کے بارے میں فرمایا: (زمانہ اپنی اسی اصلی حالت میں واپس آگیا ہے جیسے اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کے تخلیق کے دن انہیں بنایا تھا، سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں، ان میں سے چار حرمت والے ہیں، تین ایک ساتھ ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، اسی طرح مضر قبیلے کا رجب جو کہ جمادی اور شعبان کے درمیان ہے) متفق علیہ

اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ اپنے نئے سال کا استقبال اللہ تعالی کی اطاعت اور احکامات کی تعمیل کے ساتھ کرے، حرمت والے مہینوں کی حرمت ذہن نشین کرے اور ان کی فضیلت و مقام و مرتبے کا خیال رکھے؛ کیونکہ یہ ایک ایسی نیکی ہے جس کا ثواب تلاش کیا جاتا ہے اور [یہ نیکی چوک جانے کی صورت میں] اس کی سزا سے بچا جاتا ہے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''اللہ تعالی نے سال کی ابتدا حرمت والے مہینے سے کی ہے اور اس کا اختتام بھی حرمت والے مہینے پر فرمایا، اللہ تعالی کے ہاں رمضان کے بعد ماہِ محرم سے افضل کوئی مہینہ نہیں ہے، ماہِ محرم کی حرمت مؤکد ہونے کے باعث اسے اللہ تعالی کا ٹھوس [یعنی: محترم ترین] مہینہ کہا جاتا تھا''۔

اللہ کے بندوں!

صاحبِ شریعت نے ماہِ محرم کے نفلی روزے رکھنے کی ترغیب دلائی ہے، اس لیے بھرپور کوشش کریں کہ آپ زیادہ سے زیادہ اس مہینے میں روزے رکھیں، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ماہ رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں، اور فرائض کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے) مسلم

مسلمانوں!

متعدد اہل علم نے اس بات کو راجح قرار دیا ہے کہ ماہِ محرم حرمت والے تمام مہینوں میں سے افضل ترین مہینہ ہے؛ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام کے دلوں میں اس مہینے کی قدر بہت زیادہ تھی اسی لیے ہجری سال کی ابتدا اسی مہینے سے کی گئی۔

امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ جمع ہوئے اور ان سے مشورہ لیا کہ اسلامی سال کی ابتدا کب سے کی جائے؟

تو کسی نے کہا: نبی ﷺ کی ولادت سے۔

کسی نے کہا: آپ ﷺ کی بعثت سے۔

کسی نے کہا: آپ ﷺ کی ہجرت سے۔

اور کسی نے کہا: آپ ﷺ کی وفات سے۔

تاہم آپ رضی اللہ عنہ کا میلان ہجرت سے ابتدا کرنے پر ہوا؛ کیونکہ اللہ تعالی نے ہجرت کے ذریعے حق و باطل الگ الگ کر دیا، اور اسی کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے ایک الگ مملکت وجود میں آئی۔

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ: کس مہینے سے اسلامی سال کی ابتدا ہو؟

توکسی نے کہا: ربیع الاول؛ کیونکہ آپ ﷺ اسی مہینے میں ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تھے۔

اور کسی نے کہا: رمضان سے۔

چنانچہ جناب عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اسلامی سال کی ابتدا ماہِ محرم سے کرنے پر متفق ہو گئے، اور ساری امت نے ان کے اس فیصلے کو قبول کیا؛ کیونکہ ماہِ محرم حرمت والا مہینہ ہے، اور اس کے ساتھ ذوالحجہ بھی حرمت والا مہینہ ہے نیز محرم ایسے مہینے کے ساتھ بھی ہے جس میں نبی ﷺ نے انصار سے ہجرت کے لئے بیعت لی تھی، چنانچہ ابتدائے سال کے لئے تمام مہینوں پر اس مہینے کو ترجیح دی گئی، اللہ تعالی عمر رضی اللہ عنہ سمیت نبی ﷺ کے تمام صحابہ کرام سے راضی ہو۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ: اس نئے سال میں مسلمانوں پر کرم فرماتے ہوئے انہیں غلبہ، واضح فتح، اور عزت نصیب فرمائے، مسلمانوں کے دلوں کو آپس میں ملا دے، اور انہیں متحد فرما کر ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرمائے۔

اللہ کے بندے!

آپ کو لہو و لعب کے لئے یا فضول پیدا نہیں کیا گیا، آپ کو سونے، کھانے پینے اور کاہلی کے لئے پیدا نہیں کیا گیا، اس لیے وقت گزرنے سے پہلے وقت کو غنیمت سمجھو، اور ایسے مت ہو جانا جس کے بارے میں کسی اونٹوں کے چرواہے نے کہا تھا:

قَطَعْتَ شُهورَ العامِ لهواً وغفلةً

ولمْ تَحْتَرِمْ فيما أَتَيْتَ المُحَرَّما

سال کے مہینے تم نے لہو اور غفلت میں گزار دیے، تم نے محرم کا بھی احترام نہیں کیا۔

فلا رجباً وافَيْتَ فيه بِحَقِّهِ

ولا صُمتَ شهرَ الصَوْمِ صوماً مُتَمِّماً

تم نے ماہِ رجب کا بھی پورا حق ادا نہیں کیا اور نہ ہی پورے ماہِ صیام کے روزے رکھے۔

ولا في ليالي عشرِ ذي الحجةِ الذي

مضى كُنتَ قوّاماً ولا كُنتَ مُحرِماً

گزری ہوئی عشرہ ذوالحجہ کی راتوں میں تم نے کوئی قیام نہیں کیا اور نہ ہی تم نے احرام باندھا.

فَهَل لك أن تمحو الذُّنوبَ بِعَبرةٍ

وتبكِي عليهَا حسرةً وتندُّماً

کیا اب بھی تم اپنے گناہوں کو آنسوؤں سے دھونا چاہتے ہو اور اپنی کارگزاری پر حسرت وندامت کے اشک بہا سکتے ہو؟.

وتستقبلَ العامَ الجديدَ بِتَوبةٍ

لعلّك أن تمحُو بِهَا ما تَقَدّما

تم نئے سال کا استقبال توبہ کے ساتھ کرو عین ممکن ہے کہ تم اپنے سابقہ گناہوں کو مٹوالو۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (9) وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ (10) وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

المنافقون–11/9

اے ایمان والو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کردیں اور جو لوگ ایسا کریں وہی خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے تمہیں رزق دیا ہے۔ اس میں سے وہ وقت آنے سے پہلے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کو موت آئے تو کہنے لگے: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی مدت اور مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ کرلیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ حالانکہ جب کسی کی موت آجائے تو پھر اللہ کسی کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ کے لئے قرآن مجید کو بابرکت بنائے، مجھے اور آپ کو قرآنی آیات اور حکمت بھری نصیحتوں سے مستفید فرمائے، میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور عظمت و جلال والے اللہ سے اپنے اور سب مسلمانوں کے لئے تمام گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں، اس لیے آپ بھی اسی سے بخشش طلب کرو، بیشک وہ بخشنے والا ہے اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اس کی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ حصولِ رضائے الہی کی دعوت دینے والے تھے، اللہ تعالی ان پر، ان کی آل و صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلم اقوام!

چند دنوں کے بعد یوم عاشورا آنے والا ہے اور یہ دس محرم کا نام ہے، یہ ایک عظیم دن ہے، اس کی فضیلت بھی بہت قدیم ہے، اس دن کو تاریخی اور دینی امتیازات حاصل ہیں:

یومِ عاشورا کا روزہ، نبی ﷺ اس دن کا روزہ رکھتے تھے اور قریش بھی روزہ رکھتے تھے، جس وقت آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو روزہ رکھتے ہوئے پایا، پھر آئندہ سال آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا، اور جب اسی سال ماہِ رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو صوم یومِ عاشورا کی فرضیت ختم ہو گئی، چنانچہ راجح موقف کے مطابق عاشورا کے روزے کا استحباب باقی رہ گیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورا کا روزہ رکھتے ہوئے پایا، جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: "اس دن میں اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرما، چنانچہ ہم اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں" اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ہمارا موسی سے تعلق ان سے زیادہ ہے، اس لیے تم بھی اس دن کا روزہ رکھو)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: "میں نے نبی ﷺ کو یومِ عاشورا سے زیادہ کسی بھی فضیلت والے دن کا روزہ اتنی دلچسپی سے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اسی طرح ماہِ رمضان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے اتنی دل صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "یومِ عرفہ کے روزے سے متعلق مجھے اللہ تعالی سے امید ہے کہ وہ سابقہ اور لاحقہ دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، اور عاشورا کے روزے سے متعلق مجھے اللہ تعالی سے امید ہے کہ سابقہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے" جمی سے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا" بخاری۔۔

نبی ﷺ کو آخری عمر میں علم ہوا کہ یہودیوں نے عاشورا کو اپنا مذہبی تہوار بنالیا ہے تو آپ ﷺ نے ارادہ فرمالیا کہ ہم آئندہ سال نو اور دس محرم کا روزہ رکھیں گے لیکن اس سے پہلے آپ کی وفات ہوگئی۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:''جس وقت رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو انہوں نے کہا:''اللہ کے رسول! اس دن کی یہود و نصاری تعظیم کرتے ہیں'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:(آئندہ سال ان شاء اللہ ہم نو کا روزہ رکھیں گے)یعنی دس کا بھی ساتھ ملا کر، لیکن آئندہ سال آنے سے پہلے آپ ﷺ کی وفات ہوگئی'' مسلم۔

اس لیے افضل یہی ہے کہ: یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے عاشورا سے ایک دن پہلے کا روزہ رکھیں اور اگر کوئی 9 کا روزہ نہ رکھ سکے تو پھر 10 محرم یعنی عاشورا کا لازمی رکھے۔

عاشورا کی خصوصیت ہے کہ: اس دن میں اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام اور آپ کی قوم کو نجات دی اور فرعون کو اس کی قوم سمیت ہلاک کر دیا۔

اسی لیے موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل سب نے اللہ تعالی کا شکر ادا کرتے ہوئے روزہ رکھا، پھر نبی ﷺ نے بھی اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے اس دن کا روزہ رکھا۔

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اس دن کا روزہ رکھنے کی توفیق دے، اور ہماری سرحدوں پر پہرہ دینے والے فوجیوں کی مدد فرمائے، جیسے کہ اللہ تعالی نے فرعون اور اس کے لاؤ لشکر پر موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو عاشورا کے دن غالب فرمایا۔

اس کے بعد مسلمانوں!

یہ اس دن کی ثابت شدہ امتیازی خصوصیات ہیں، لیکن من گھڑت روایات بنانے والوں نے عاشورا کے بارے میں بہت کچھ گھڑ لیا ہے جو کہ نبی ﷺ ، صحابہ کرام یا ائمہ سلف میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں ہے، چنانچہ کچھ لوگوں نے غلو کرتے ہوئے بدعات ایجاد کیں اور ایسی عبادتیں گھڑ لیں جن کا شریعت میں کوئی تصور نہیں، اور ایسی خیالی اور گمراہی پر مبنی چیزوں پر جم گئے جس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

فَلَوْ كَانَ يَدْرِيْ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ

مَا كَانَ يَجْرِيْ فِيْهِ مِنْ بَلَاءٍ

اگر یومِ عاشورا کو علم ہو جائے کہ اس دن میں کیا کچھ کارستانیاں ہوتی ہیں۔

مَا لَاحَ فَجْرُهُ وَلَا اسْتَنَارَا

وَلَا أَضَاءَتْ شَمْسُهُ نَهَارًا

تو اس دن فجر ہی روشن نہ ہو اور نہ ہی دن میں سورج چمکے!۔

اس لیے اللہ کے بندو! اپنے اور اپنے دین کے بارے میں اللہ تعالی ڈرو، بدعات میں مت پڑو، اللہ کی شریعت کو مت بدلو، تمہیں شریعت کا امین بنایا گیا ہے اس لیے تم ہی لوگوں کے لئے نکالی جانے والی بہترین امت ہو، تمہیں خبر دار بھی کیا گیا ہے تم ہی بہترین امت ہو، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسی شریعت پر چھوڑا ہے جو کہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے اس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں، (اور جو شخص بھی ہمارے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کرے جو دین میں پہلے نہیں تھی تو وہ مردود ہے)، (جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس کے متعلق ہمارا کوئی حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے) اللہ تعالی کی عبادت اُسی طریقے سے کی جاسکتی ہے جو اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے جاری کروایا ہے، اس طریقے پر اضافہ کرنا غلو، افراط اور زیادتی ہے، جبکہ آپ کے طریقے میں کمی کرنا کوتاہی اور کاہلی ہے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''ایسی کوئی بھی عبادت جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نے نہیں کی تو وہ تم بھی مت کرو؛ کیونکہ انہوں نے بعد میں آنے والوں کے لئے [کمی پوری کرنے کی] کوئی گنجائش نہیں چھوڑی، اس لیے اللہ تعالی سے ڈرو اور ان لوگوں کا راستہ اپناؤ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں، اللہ کی قسم! اگر تم ان کے راستے پر ڈٹ گئے تو تم بلندیوں تک پہنچ جاؤ گے، اور اگر تم ان کے راستے کو چھوڑ کر دائیں بائیں نکل گئے تو تم بہت ہی زیادہ گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔''

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں سنت پر چلنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں بدعات سے دور رکھے اور ان سے بچائے، ہمیں غلو اور نفرت دونوں راستوں سے محفوظ رکھے، حق کے لئے ہماری شرح صدر فرمائے، اور ہمیں اعتدال و میانہ روی اختیار کرنے کی توفیق دے، بیشک وہی اس کی قدرت و صلاحیت رکھتا ہے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، یا اللہ! شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما اور اپنے نیک بندوں کی مدد فرما، یا اللہ! اس ملک کو اور دیگر تمام اسلامی ممالک کو امن و امان سے بھر پور فرما، یا اللہ! ہمیں ہمارے علاقوں میں امن و امان عطا فرما اور ہمارے حکمرانوں کی اصلاح فرما۔

یا اللہ! ہمارے حکمران کو خصوصی توفیق سے نواز، ان کی خصوصی مدد فرما، ان کے ذریعے اپنا دین غالب فرما، یا اللہ! انہیں اور ان کے دونوں نائبوں کو اسلام اور مسلمانوں کے حق میں بہتر فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرما، ایسے کام کرنے کی توفیق دے جس میں ملک و قوم کی بہتری ہو، یا رب العالمین!

یا اللہ! سرحدوں پر پہرہ دینے والے ہمارے فوجیوں کی مدد فرما، یا اللہ! ان کے نشانے درست فرما، ان کے عزائم مضبوط فرما، اور ان کی خصوصی مدد فرما، یا رب العالمین!

یااللہ ! جان نچھاور کرنے والے ہمارے فوجیوں کی شہادت قبول فرما، بیماروں کو صحت یاب فرما، زخمیوں کے زخم مندمل فرما، یااللہ ! فوجی جوانوں کے اہل خانہ، مال ودولت اور اولاد کی حفاظت فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! اس ملک کی خصوصی حفاظت فرما، اس ملک کا خصوصی تحفظ فرما، یااللہ ! جو بھی اس ملک کے بارے میں برے ارادے رکھے یااللہ ! اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اور اس کی عیاری اسی کی تباہی کا باعث بن جائے، یاقوی ! یاعزیز !

یااللہ ! ہم دشمن کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اور تیری مدد سے اسے پچھاڑتے ہیں، یااللہ ! تو ہمیں دشمن کے مقابلے میں کافی ہو جا، یارب العالمین !

یااللہ ! مسلمانوں کے حالات درست فرما، یااللہ ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، یااللہ ! ملک شام میں ہمارے بھائیوں کی مشکلات رفع فرما، یااللہ ! ملک شام میں ہمارے بھائیوں کی مشکلات رفع فرما، یااللہ ! اے درجات کو بلند کرنے والے ! حاجت روائی کرنے والے ! دعائیں قبول کرنے والے ! اور مشکل کشائی کرنے والے ! ان کی مشکلات رفع فرما، ان کی مصیبتیں ختم فرما، اور ان کے معاملات کی باگ ڈور سنبھال لے، اور جلد از جلد ان کے دکھ وا فرما، اور ان میں اتحاد پیدا فرما۔

یااللہ ! ان کی جانوں کی حفاظت فرما، ان کی عیب پوشی فرما، اور دہشت زدہ لوگوں کو امن عطا فرما، یااللہ ! وہ بھوکے ہیں ان کے کھانے پینے کا بندوبست فرما، یااللہ ! جسم سے عاری ہیں انہیں لباس مہیا فرما، یااللہ ! ان پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے ان کا بدلہ لے۔ پروردگار ! ان پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں، انہیں ظلم وزیادتی، استبداد، جلاوطنی اور حصار کا سامنا ہے، یااللہ ! اے کمزور لوگوں کی مدد کرنے والے ! مومنوں کو نجات دینے والے ! ان تمام مصیبتوں کو ان کی مدد کا باعث بنادے: کیونکہ تنگی کے بعد آسانی ہے، بیشک ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔

اللہ کے بندوں !

اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود وسلام پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہُ یُصَلُّونَ عَلَى النَّبِیِّ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیمًا

الاحزاب—56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو ! تم بھی ان پر درود وسلام بھیجا کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد

یااللہ ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یااللہ ! اپنے رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یااکرم الاکرمین !

(18) جدید دور کی فضولیات ! ہمارا کردار اور ذمہ داریاں

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد الباری بن عواض ثبیتی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو دلوں کو گمراہی اور فضولیات کے پنجوں سے محفوظ بناتا ہے، میں اللہ تعالی کے فضل و کرم اور عنایتوں پر اسی کی حمد و شکر بجالاتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی نے ہمارے نفسوں کو ایمان و سعادت سے بھر پور بنایا، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی سید نا محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ قیادت و حکمرانی کے لئے عظیم ترین مثالی شخصیت ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے امت کو خود مختاری اور راہِ حکمرانی پر گامزن کیا۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقوی الہی کی نصیحت کرتا ہوں، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–102

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے کماحقّہ ڈرو اور تمہیں موت آئے تو صرف اسلام کی حالت میں۔

اسلامی حکمتوں، تعلیمات، اخلاقی اقدار اور آداب کے ذریعے اسلام نے سوچ اور فکر بلند رکھنے کی تربیت دی، اور ایسے عزائم رکھنے کی ترغیب دلائی جس سے مسلمان کی زندگی پروان چڑھے، مسلمان کے اہداف یقینی بن جائیں، کارنامے تعمیر و ترقی کے باعث ہوں؛ تاکہ مسلمان کی شخصیت دوسروں سے ممتاز نظر آئے، مسلمان بے مقصدیت اور فضولیات سے برتر ہو کر ان کا مقابلہ با مقصد عملی اقدامات اور بلند نظری سے کرے؛ جو زندگی کو تعمیر و ترقی کے ذریعے خوشحال بنادیں، مسلمان کی یہ تربیتی خصوصیات وقت اور حالات کے بدلنے پر کبھی تبدیل نہیں ہوتیں، مسلمان ان خصوصیات سے کنارہ کش نہیں ہوتا چاہے اسباب و ذرائع کتنے ہی رنگا رنگ ہوں، دورِ جدید کی ٹیکنالوجی کیسی بھی ہو، چنانچہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"میرا نفس ہمیشہ آرزو مند رہتا ہے، جب بھی میری تمنا پوری ہوئی تو اس سے اچھے کی جانب نفس نے نظریں گاڑ لیں، مجھے گورنر بننے کا شوق ہوا پھر جب میں گورنر بن گیا تو دل میں خلیفہ بننے کا شوق پیدا ہوا، پھر جب مجھے خلافت بھی مل گئی تو اس سے بھی اچھی چیز پانے کی تمنا پیدا ہو گئی اور وہ ہے جنت، امید ہے کہ وہ بھی مجھے مل جائے گی۔"

اسلام نے مسلمان کو لایعنی، آوارگی اور فضولیات کی دلدل سے بچا کر بلند اہداف پانے اور اعلی کردار ادا کرنے کی تہذیب دی، نیز مسلمان کو اللہ تعالی کی بندگی سے منسلک کیا جو کہ سب سے بڑا اور اعلی مقام ہے، بلکہ یہی بندگی مسلمان کیلیے مشعل راہ، سب کاموں کا محور، دلچسپی کا منبع ہے۔

آوارگی اور بیکارگی انسان کو کردار کی بلندی سے روکتی ہیں، انسان میں احساسِ ذمہ داری ختم کرتی ہیں، مثبت کام کرنے کا جذبہ ماند کرتی ہیں؛ چنانچہ ایسے انسان سے فائدے کی امید کی بجائے نقصان کا خدشہ یقینی رہتا ہے، لاپروائی شخصیت کو ہر قسم کی مثبت سرگرمیوں سے گرا دیتی ہیں؛ جس کی وجہ سے سارا وقت فضول گزرتا ہے، عمر بے مقصد ختم ہو جاتی ہے، اسی طرح حقوق ضائع ہوتے ہیں، شخصیت کی کوئی عزت باقی نہیں رہتی، اور زندگی بے کار اور بے وقعت بن جاتی ہے۔

جذبے اور ولولے اس وقت گدلے ہو جاتے ہیں جب انہیں مختلف انداز سے بے سود امور میں صرف کر دیا جائے، مثال کے طور پر: شہرت کیلیے فضول اور نامناسب ویڈیوز بنا کر انہیں سوشل میڈیا پر نشر کرنا، اور اوچھے واقعات کی ویڈیو بنانے سے فائدے کی بجائے نقصان ہوتا ہے، ان سے خرابیاں تو متوقع ہوتی ہیں بہتری کی امید نہیں ہو سکتی، ایسے لوگوں ساکھ خراب ہوتی ہے اور ان کی برائیاں سامنے آتی ہیں؛ کیونکہ جب وہ غیر مناسب لباس پہن کر سامنے آئے یا بدکلامی کرے، یا کوئی نامناسب حرکت کرے، یا عقل و خرد اور مروّت کے منافی کام کرے تو یہ دین، قوم اور ملک سب کیلیے رسوائی اور جگ ہنسائی کا باعث ہے۔

ایسی فضول حرکتیں حقیقت میں اخلاقی تنزلی، کم عقلی، مفہوم زندگی سے لاعلمی، سطحی سوچ کی علامت اور علم و عرفان سے دوری ہے؛ نیز ان سے عزائم کمزور پڑتے ہیں ترقی پستی میں بدلتی ہے، مزید ان سے سماجی اور گھریلو نقصانات بھی ہوتے ہیں۔

نامعقول حرکتوں میں گرنے والا شخص ہوس پرستی اور احکامات الٰہی کی بے قدری میں مبتلا ہو جاتا ہے، دل کو خطاؤں اور اپنے ارادوں کو گناہوں سے گدلا کر لیتا ہے اور اس کی فطرت ہی بدل جاتی ہے۔

کسی بھی اہل دانش سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ امت اسلامیہ کی اللہ تعالی اور اس کی مخلوق کے سامنے ذلت کا سبب: اللہ تعالی کی حرمتوں کی پامالی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے

ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ

الحج–30

یہ اور جو کوئی اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے ہاں بہتر ہے۔

فضول اور بے کارگی کی وجہ سے انسان لوگوں کو خاطر میں نہیں لاتا، اور حیا کا خون کرنے والی بے باکی پیدا ہو جاتی ہے، حالانکہ اس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (میری ساری امت بخشی جاسکتی ہے سوائے کھلم کھلا گناہ کرنے والوں کے یہ کھلم کھلا گناہ میں سے ہے کہ رات کو ایک آدمی کوئی کام کرے اور اللہ اس پر پردہ ڈالے رکھے پھر صبح ہونے پر وہ آدمی کہے: ''اوئے! میں نے گزشتہ رات فلاں فلاں گل کھلائے'' رات کو اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا اور یہ صبح کو پردہ فاش کر دے) بخاری

اللہ تعالی پردہ پوشی فرماتا ہے، اللہ تعالی قیامت کے دن بھی بندے کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا، لیکن یہ صرف ان کیلیے ہو گا جو بے باکی سے گناہ نہیں کرتے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اللہ تعالی مومن کو قریب بلائے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر اسے چھپائے گا، پھر فرمائے گا: ''کیا تمہیں فلاں فلاں گناہ معلوم ہے؟'' وہ کہے گا: ''ہاں! اے میرے پروردگار!'' یہاں تک کہ اللہ تعالی اس سے گناہوں کا اقرار کروالے گا، تو مومن اپنے دل میں سمجھے گا: ''وہ تو تباہ ہو گیا'' لیکن اللہ تعالی فرمائے گا: ''میں نے دنیا میں تیرے گناہ پر پردہ ڈالا، آج میں تیرے گناہ کو بخش دیتا ہوں'' پھر اس کی نیکیوں کی کتاب اسے دے دی جائے گی) بخاری، مسلم

فضول چیزوں میں دلچسپی اور بے وقعت لوگوں کو فالو کرنے کی وجہ سے ہم ہی انہیں اس قابل بنا دیتے ہیں کہ وہ منظر عام پر آئیں، حالانکہ وہ رذیل شخصیت کے مالک ہوتے ہیں، ہم ہی ان کی کارستانیوں اور گھٹیا حرکتوں کی تشہیر کر کے انہیں مشہور بناتے ہیں، ہم ہی ان کا راستہ ہموار کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کے ذہن خراب کریں، اخلاقیات میں گراوٹ لائیں، اور لوگوں کو کامیابی اور ترقی کے راستے سے روک دیں۔

اس سے بڑی بات یہ ہے کہ اس قسم کے لوگ اپنی شہرت کے دھوکے میں آکر ایسے مسائل میں کود پڑیں جنہیں وہ سمجھتے تک نہیں، ایسے علوم و فنون کے متعلق موشگافی شروع کر دیں جس کی الف ب بھی نہیں جانتے؛ چنانچہ کچھ نوجوان جہالت و ہوس میں ڈوب کر شرعی اور دینی مسائل بتلانے لگ

گئے ،اور کچھ دختران نے حجاب کا مذاق اڑانا شروع کر دیا، تیسرا شخص اسلامی تعلیمات اور احکامات کو نشانہ بنانے لگا، چوتھے نے حکمرانوں کی پگڑیاں اچھالنا شروع کر دیں اور پانچویں شخص نے علمائے کرام، اہل علم اور واعظین پر نشتر چلائے؛ ایک بات عہد قدیم میں کہی گئی تھی کہ :'' برتن سے پانی نکل جائے تو وہ ہوا سے بھر جاتا ہے''

بیکار گی اور بیکاروں کے پیچھے لگنے والا شخص: جھگڑ کر اپنا دن اور دین برباد کر لیتا ہے، اپنے اخلاق کو افواہیں پھیلا کر اور معاشرے کے امن وامان کو چغلی کے ذریعے خراب کر ڈالتا ہے، ان بیکار لوگوں نے کتنے ہی انمٹ زخم لگائے ہیں اور کتنی نا ختم ہونے والی دشمنیاں پیدا کی !

شہرت کی ہوس خفیہ ترین بیماری ہے، اگر یہ بیماری عقل پر مسلط ہو جائے تو انسان شہرت کے کسی بھی ذریعے کو جائز قرار دے دے اور ہر قیمت پر شہرت حاصل کر کے رہے، انسانی دل پر ایسا پردہ پڑ جاتا ہے کہ اسے خیر اور نورِ حق نظر ہی نہیں آتا؛ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے شہرت پرستی، اور اعمال ضائع ہونے کی وجہ ریاکاری سے بھی منع کیا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص شہرت کیلیے کوئی لباس پہنے تو اللہ تعالی اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا) ابن ماجہ

فضولیات میں اپنا وقت ضائع کرنے والا جب بیدار ہو گا تو اس وقت تک کامیاب لوگ آگے نکل چکے ہوں گے، بامقصد امور میں مصروف رہنے والے لوگ ترقی کر چکے ہوں گے، اور یکسو ہو کر محنت کرنے والے بلندیوں پر فائز ہوں گے، اس وقت وہ اپنے ہاتھوں پر کاٹے گیں جب وہ اپنے آپ کو گھرے زوال اور سراب میں سر گرداں پائیں گے، وہ تذبذب کا شکار اور جہالت کی وجہ سے انحطاط پذیر ہوں گے، لیکن وہ پشیمانی کا وقت نہیں ہو گا !
اللہ کے بندو! مسلمان کا اپنی زندگی میں ایک پیغام ہوتا ہے، وہ اپنے آپ کو فضولیات اور بیکاری کی دلدل سے بچا کر رکھتا ہے، اپنے عزائم بلند رکھتا ہے، اپنے اوقات کو رضائے الہی کا موجب بننے والے کاموں میں صرف کر کے ایسے کارنامے انجام دیتا ہے جس سے وہ اپنے دین، ملک اور قوم کی علمی یا عملی خدمت کا فریضہ ادا کرے۔

اسلامی تعلیمات نے معاشرے کو منفی کرداروں کے اثرات سے بچانے کیلیے بھر پور کوشش کی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک اللہ تعالی کرم والا ہے اور کرم کے ساتھ بلند اخلاقی اقدار کو بھی پسند فرماتا ہے، نیز بے مقصدیت سے نفرت فرماتا ہے) حاکم نے اسے مستدرک میں روایت کیا ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو بابرکت بنائے، اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو قرآن مجید سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

اللہ کیلیے ایسی تعریفیں جس کی کوئی حد نہیں، میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتااور اکیلاہے اس کا کوئی شریک نہیں، ہمارا اس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتاہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد اللہ کے چنیدہ اور برگزیدہ بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل وصحابہ کرام پر اور آپ کے پیروکاروں پر رحمتیں، سلامتی، اور برکتیں نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

تقوی الہی کماحقّہ دلوں میں بساؤ، خلوت وجلوت میں اسی کو اپنا نگہبان ونگران سمجھو۔

اللہ کے بندو! فضولیات میں دلچسپی کے سامنے خاندان سب سے پہلی رکاوٹ ہے، خاندان نو عمر افراد کو مثالی طور پر حسن سلوک، اعلی نمونہ بن کر دکھائے، خاندان ہی حوصلہ افزائی کا باعث بنے اور ان کیلیے بلند اہداف پانے کیلیے راستہ واضح کرے۔

میڈیا کی بھی غیر معمولی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بھی فضولیات پھیلانے والے ذرائع کی روک تھام کرے، اس کیلیے سب سے پہلے عقائد میں ثابت قدمی پیدا کریں اور مثالی شخصیات تیار کریں۔ ہمارے نوجوان بھی فضولیات کے خاتمے کیلیے اپنا کردار ادا کریں، اس کیلیے فضول چیزوں کو نشر مت کریں، آگے مت پھیلائیں، اور نشر کرنے والوں کو روکیں، دوسری طرف صنف نازک کیلیے حیاداری ہی اس کا اعزاز اور خوبصورتی ہے، لہذا فضولیات اور بے مقصدیت کے پیچھے چلنا قدم پھسلنے اور نقصانات کا باعث ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: (حیا اور ایمان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ نتھی کر دیا گیا ہے، چنانچہ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز بھی اٹھائی گئی تو دوسری بھی ساتھ ہی اٹھ جائے گی) اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے، اسی طرح صنف نازک کیلیے فرمانِ باری تعالی ہے:

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ

الاحزاب–32

نرم لہجے میں بات مت کریں کہیں جس کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کرنے لگے۔

مسلمان اپنے آپ کو بے مقصدیت اور فضولیات سے بچاتا ہے، اس کیلیے ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھتا ہے کہ ایک دن اللہ تعالی کے سامنے کھڑے ہونا ہے، یہی سوچ اسے فضول دیکھنے، فضول سننے اور فضول بولنے کے ساتھ ساتھ فضول مجلسوں سے دور رکھتی ہے، اسی طرح ہر وقت اللہ تعالی کو اپنا نگہبان ونگران تصور کرنے سے انسان کا تعلق اللہ تعالی کے ساتھ مضبوط ہو جاتا ہے، جو کہ شہرت پسندی اور خوشنمائی سے کہیں بالا تر کر دینے کا باعث ہے۔

آخرت کے میزان دنیا کے میزانوں سے یکسر مختلف ہوں گے، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ (1) لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ (2) خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ

الواقعة–3/1

جب قیامت قائم ہو جائے گی [1] اس کے وقوع کو کوئی جھٹلانے والا نہیں ہے [2] وہ [ترازو کو] تہہ و بالا کرنے والی ہو گی۔

اللہ کے بندوں!

رسولِ ہدیٰ پر درود و سلام پڑھو، اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اسی کا تمہیں حکم دیا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجا کرو۔

یا اللہ! محمد -ﷺ- پر انکی اولاد اور ازواج مطہرات پر رحمت و سلامتی بھیج، جیسے کہ تو نے ابراہیم کی آل پر رحمتیں بھیجیں، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے، اور محمد -ﷺ- پر انکی اولاد اور ازواج مطہرات پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

یا اللہ! چاروں خلفائے راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، انکے ساتھ ساتھ اہل بیت، اور تمام صحابہ کرام سے راضی ہو جا، اور اپنے رحم و کرم، اور احسان کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا ارحم الراحمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، کافروں کیساتھ کفر کو بھی ذلیل و رسوا فرما، یا اللہ! دین کے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے، یا اللہ! اس ملک کو اور سارے اسلامی ممالک کو امن کا گہوارہ بنا دے۔

یا اللہ! پوری دنیا میں کمزور مسلمانوں کی مدد فرما، یا اللہ! ان کا حامی و ناصر اور مددگار بن جا۔

یا اللہ! حلب میں مسلمانوں کی مدد فرما، یا اللہ! موصل میں مسلمانوں کی مدد فرما، یا اللہ! شام میں مسلمانوں کی مدد فرما، یا اللہ! عراق میں مسلمانوں کی مدد فرما، یا اللہ! فلسطین میں مسلمانوں کی مدد فرما، یا اللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کی مدد فرما، یا رب العالمین! یا اللہ! پوری دنیا میں کمزور مسلمانوں کی

مدد فرما، یااللہ! وہ بھوکے ہیں ان کے کھانے پینے کا بندوبست فرما، وہ ننگے پاؤں ہیں انہیں جوتے فراہم فرما، انہیں تن ڈھانپنے کیلیے کپڑے عطا فرما، یا اللہ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکا دے، یااللہ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکا دے، یااللہ! ان پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کا بدلہ چکا دے۔

یااللہ! جو بھی مسلمانوں کے بارے میں برے ارادے رکھے تو اسے اپنی جان کے لالے پڑ جائیں، اس کی مکاری اسی کی تباہی کا باعث بنادے یا سمیع الدعاء! یااللہ! ان مسلمانوں کے دشمنوں کے تار پور بکھیر دے، ان کے جتھوں میں پھوٹ ڈال دے، یااللہ! تباہی اور بربادی ان کا مقدر بنادے، یا رب العالمین!

یااللہ! کتاب نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو پچھاڑنے والے دشمنانِ اسلام کو شکست سے دوچار فرما، اور مسلمانوں کو ان پر غلبہ عطا فرما، یارب العالمین! یا قوی! یا متین!

یااللہ! ہم جنت کا تجھ سے سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! ہمارے دینی معاملات کی اصلاح فرما، اسی میں ہماری نجات ہے، یااللہ! ہماری دنیا بھی درست فرمادے اسی میں ہمارا معاش ہے، اور ہماری آخرت بھی اچھی بنادے ہم نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور ہمارے لیے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے، یارب العالمین!

یااللہ! ہم تجھ سے ابتدا سے لیکر انتہا تک ہر قسم کی جامع خیر کا سوال کرتے ہیں، شروع سے لیکر اختتام تک، اول سے آخر تک، ظاہری ہو یا باطنی سب کا سوال کرتے ہیں، اور جنت میں بلند درجات کے سوالی ہیں، یارب العالمین!

یااللہ! ہماری مدد فرما، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، یااللہ! ہمیں غلبہ عطا فرما، ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے، یااللہ! ہمارے حق میں تدبیر فرما، ہمارے خلاف کوئی تدبیر نہ ہو، یااللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لیے ہدایت آسان بھی بنادے، یااللہ! ہم پر ظلم ڈھانے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

یااللہ! ہمیں تیرا ذکر، شکر اور تیرے لیے ہی مر مٹنے والا بنا، تیری طرف رجوع کرنے والا اور تجھ ہی سے توبہ مانگنے والا بنا۔

یااللہ! ہماری توبہ قبول فرما، ہمارے گناہ معاف فرما، ہمارے دلائل ثابت فرما، ہماری زبانوں کو درست سمت عطا فرما، اور ہمارے سینوں کے میل نکال باہر فرما۔

یااللہ! ہم تیری نعمتوں کے زوال، تیری طرف سے ملنے والی عافیت کے خاتمے، تیری اچانک پکڑ اور تیری ہمہ قسم کی ناراضی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

یااللہ! فوت شدگان پر رحم فرما، بیماروں کو شفایاب فرما، اور ہمارے معاملات کی باگ ڈور سنبھال لے، نیز ہمارا خاتمہ بالخیر فرما، یارب العالمین!

یااللہ! ہمارے تمام معاملات درست فرمادے اور ہمیں ایک لمحہ کیلیے بھی تنہامت چھوڑ، یااللہ! ہم تجھ سے حسن خاتمہ کا سوال کرتے ہیں، ماضی کی تمام غلطیوں اور کوتاہیوں سے معافی مانگتے ہیں۔

یااللہ! ہم پر اپنی برکت، رحمت، فضل، اور رزق کے دروازے کھول دے۔

یااللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ یااللہ! تو ہی معبودِ حقیقی ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو غنی ہے ہم فقیر ہیں، یااللہ! ہمیں بارش عطافرما اور ہمیں مایوس مت فرما، یااللہ! بارش عطافرما، یااللہ! بارش عطافرما، یااللہ! بارش عطافرما، یااللہ! رحمت و فضل والی بارش ہو، تباہی، غرق، اور آزمائش میں ڈالنے والی بارش نہ ہو۔ یااللہ! ہمارے حکمران کو تیرے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطافرما، یااللہ تیری رہنمائی کے مطابق انہیں توفیق دے، ان کے تمام کام اپنی رضا کیلیے بنالے یارب العالمین! یااللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو نفاذ قرآن اور تیری شریعت نافذ کرنے کی توفیق عطافرما، یارب العالمین!

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

الحشر–10

اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں, ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے, اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو (امداد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔

تم اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اسکی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ کی یاد بہت ہی بڑی چیز ہے، اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے تمام اعمال کا بخوبی علم ہے۔

(19) فرقہ آرائی اور گروہ بندی کے نقصانات

فضیلۃ الشیخ جسٹس ڈاکٹر عبد المحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلب گار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ تعالی ہدایت عنایت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ بر حق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں درود و سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

اللہ کے بندوں! کما حقہ اللہ سے ڈرو اور تقوی الہی راہِ ہدایت اور اس سے تصادم کا راستہ بد بختی ہے۔

مسلمانوں!

اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیااور اپنی عبادت کیلیے زمین پر انہیں خلیفہ بنایا، تو اولاد آدم دس صدیوں تک اللہ تعالی کی وحدانیت اور محبت پر متحد رہی، پھر شیطان نے انہیں پھسلا کر دینِ الہی اور اللہ کی اطاعت سے منحرف کر دیا، ایک امت رہنے کے بعد بکھرنے لگے، حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: (میں نے اپنے تمام بندوں کو یکسو پیدا کیا، لیکن شیاطین نے ان کے پاس آکر انہیں دین سے گمراہ کر دیا) مسلم

تو اللہ تعالی نے ان کے بکھرنے پر مذمت فرمائی اور رسولوں کو مبعوث فرمایا تاکہ ان میں اتحاد اور حق بات پر ان کے دل متحد ہو جائیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ

البقرة–213

لوگ ایک ہی امت تھے، تو اللہ تعالی نے نبیوں کو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا۔

یعنی: ان کے بکھرنے کے بعد۔

اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو چنا اور ان میں انبیائے کرام اور رسولوں کو بھیجا؛ لیکن انہوں نے رسولوں کی مخالفت کی اور کتابِ الہی کو پس پشت ڈال کر گروہوں اور فرقوں میں بٹ گئے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (یہودی اکہتر فرقوں میں بٹے، عیسائی بہتر فرقوں میں بٹے، اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی) ابن حبان

اور آپ ﷺ نے اس امت میں تفرقہ بازی رونما ہونے کی خبر دی، عہدِ نبوت سے جس قدر دور ہوتے جائیں گے گروہ بندیاں اور اختلافات بڑھتے جائیں گے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک تم میں سے جو بھی میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا) احمد

نبی ﷺ نے فرقہ آرائی سے خبردار فرمایا تاکہ مشیئتِ الہی میں جس کیلیے سلامتی لکھی ہوئی ہے وہ فرقہ واریت سے بچ جائے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اپنے آپ کو فرقوں میں بٹنے سے بچاؤ) ترمذی

اللہ تعالی نے بھی اپنے بندوں کو گروہ بندی سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

آل عمران–103

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور گروہ بندی میں مت پڑو۔

نیز اللہ تعالی نے یہ بھی بتلا یا دیا کہ اس کا راستہ ایک ہی ہے، لہذا جو بھی کتاب وسنت سے متصادم راستہ ہوگا وہ شیطان کا راستہ ہے، جو کہ مخلوق کو رحمن سے دور کرتا ہے، اللہ تعالی نے اقامتِ دین اور گروہ بندی سے دوری کی تاکیدی نصیحت تمام اقوامِ عالم کو اسی طرح فرمائی جیسے انبیائے کرام کو فرمائی، فرمانِ باری تعالی ہے:

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ

الشوریٰ–13

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کر دیا ہے جسے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیجا ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں گروہ بندیاں مت کرنا۔

اللہ تعالی نے گروہ بندی اور تفرقہ پردازوں کی مذمت فرمائی:

وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ

البقرة–176

اور بیشک جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ دور کی بدبختی میں پڑ گئے۔

تفرقہ پردازوں کی کیفیت بیان کرنے کیلیے فرمایا:

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ

المؤمنون–53

جس گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اسی پر اترا رہا ہے۔

گروہ بندی کیلیے تگ ودو منافقوں کی صفات میں سے ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ

التوبة–107
اور کچھ لوگوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کے لئے، کفر کے لئے اور مومنوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے۔

اور مزید یہ بھی فرمایا کہ منافقین اسی پر پروان چڑھتے ہیں:

تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى

الحشر–14
تم انہیں متحد سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل جدا جدا ہیں۔

فرقہ واریت جاہلوں کی خصوصی صفات میں سے ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جو شخص بھی اطاعت سے روگردانی کرے اور اجتماعیت سے نکل جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا) مسلم

اللہ تعالی نے فرقہ آرائی میں ملوث لوگوں سے مشابہت اور ان کی ڈگر پر چلنے سے منع فرمایا اور کہا:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ

آل عمران–105
اور ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے نشانیاں آنے کے بعد بھی اختلاف کیا اور بٹ گئے۔

اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ کو دھڑے بندیاں کرنے والوں سے لاتعلق قرار دیا اور فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ

الانعام–159
بیشک جن لوگوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور دھڑوں میں بٹ گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

فرقہ واریت میں ملوث لوگ رسول اللہ ﷺ کے مخالف اور مومنوں کے ساتھ تصادم رکھتے ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

النساء–115

جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول اللہ کے خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔

سب سے بڑا اختلاف رب العالمین کی وحدانیت سے انحراف ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ

یونس–106

اور اللہ کے سوا کسی کو مت پکاریں جو نہ آپ کو کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان اگر آپ ایسا کریں گے تو تب یقیناً ظالموں سے ہو جائیں گے۔

بالکل اسی طرح بدعات ایجاد کرنا خیر المرسلین ﷺ کی اتباع سے دوری ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے) متفق علیہ

حکمرانوں اور حکومتی قائدین کے خلاف بغاوت، ملکی قیادت سے قیادت چھیننے کے لئے اختلاف بہت بڑی خرابی کا باعث ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس شخص نے اللہ تعالی کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا تو وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے پاس کوئی عذر نہیں ہو گا، اور جو شخص اجتماعیت کو چھوڑنے کی حالت میں مرے تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے) احمد

تمام معاشروں میں اہل علم افراد ہی قابل اتباع ہوتے ہیں، لوگوں کے دلوں میں الفت ڈالنے اور ان میں باہمی اتحاد قائم کرنے کی ذمہ داری بھی انہیں پر عائد ہوتی ہے، اگر وہی آپس میں چپقلش رکھیں تو یہ ان کی باتوں کو مسترد کرنے کا باعث بنتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا معاذ اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہما کو یمن ارسال کرتے ہوئے فرمایا تھا: (آسانی کرنا تنگی میں مت ڈالنا، خوشخبریاں سنانا، متنفر مت کرنا، ایک دوسرے کی بات ماننا اختلاف مت کرنا) متفق علیہ

اسی طرح حق بات میں اختلاف سے منع کرتے ہوئے فرمایا: (قرآن مجید کی اس وقت تک تلاوت کرو جب تک تمہارے دل مانوس رہیں اور جب [قراءت میں اختلاف کی وجہ سے] اختلاف ہونے لگے تو اٹھ جاؤ) متفق علیہ

نماز کے لئے الگ الگ دھڑے بنانا اور اکٹھے باجماعت نماز ادا نہ کرنا شیطان کے غلبہ پانے کی صورت ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (کسی بھی بستی یا بادیہ میں تین افراد نماز باجماعت کا اہتمام نہ کریں تو شیطان ان پر غالب ہے، اپنے آپ کو اجتماعیت سے جوڑے رکھو؛ کیونکہ بھیڑیا دور نکلنے والی بکری کو کھا جاتا ہے۔) ابو داود

بلکہ نبی ﷺ نے بکھر کر نماز کے انتظار کو بھی اچھا نہیں سمجھا، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ [نماز پڑھانے کے لئے] داخل ہوئے تو ہمیں ٹولیوں کی شکل میں [نماز کا انتظار کرتے ہوئے] دیکھ کر فرمایا: (کیا ہے کہ میں تمہیں ٹولیوں میں دیکھ رہا ہوں!؟)" مسلم

نبی ﷺ نے صف بندی کرتے ہوئے نمازیوں کو اختلاف سے روکا اور اختلاف کرنے والوں کو چہروں میں بگاڑ اور دلوں میں نفرت پیدا ہونے کی وعید سنائی؛ کیونکہ ظاہری طور پر بگاڑ کا پیدا ہونا اندرونی بگاڑ کا باعث ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے: (تم ضرور صفیں سیدھی کرو گے یا اللہ تعالی تمہارے چہروں میں بگاڑ پیدا کر دے گا) مسلم

نماز میں امام کی مخالفت بھی اختلاف کے ان مظاہر سے ہے جن سے اسلام نے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک امام اقتدا کے لئے مقرر کیا گیا ہے؛ لہذا امام کی مخالفت مت کرو) بخاری

اسلام نے جس طرح دینی امور میں اختلاف سے روکا ہے اسی طرح دنیاوی امور میں بھی اختلافات سے روکا ہے؛ چنانچہ کھانے کے لئے اکٹھے ہونے سے برکت حاصل ہوتی ہے اور الگ الگ کھانے سے برکت ختم ہو جاتی ہے، جیسے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ: ہم کھاتے تو ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: (لگتا ہے تم کھانا اکٹھے نہیں کھاتے) انہوں نے کہا: "بالکل ایسے ہی ہے" تو آپ ﷺ نے فرمایا: (کھانے کے لئے اکٹھے بیٹھو اور اس پر بسم اللہ پڑھو، تمہارے لیے اس میں برکت ڈال دی جائے گی) ابو داود

دورانِ سفر رفقائے سفر سے بکھر جانے کو شیطانی راستہ قرار دیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: (ان گھاٹیوں اور وادیوں میں تمہارا بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے) ابو داود

معاشرے کے افراد کی باہمی قطع تعلقی اور بے رخی سے منع فرمایا اور بتلایا کہ: (جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کے دن کھولے جاتے ہیں، تو ہر اس شخص کو معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا، سوائے اس شخص کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ چپقلش ہو، تو اس کے بارے میں کہا جاتا ہے: ان دونوں کو آپس میں صلح کرنے تک مہلت دو، ان دونوں کو آپس میں صلح کرنے تک مہلت دو) مسلم

نبی ﷺ نے تعصب اور جاہلانہ نعروں سے بھی منع فرمایا: ایک انصاری شخص نے آواز لگائی: ''اے انصاریو!'' تو دوسرے نے صدا لگادی: ''اے مہاجرو!'' تو اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: (جاہلانہ نعرے کیوں لگا رہے ہو؛ انہیں ترک کردو یہ بدبودار ہیں) متفق علیہ

اللہ تعالی کو اپنے بندوں کے درمیان اختلاف پسند نہیں ہے، لہذا لوگوں میں اختلافات غیر اللہ کی جانب سے ہوتے ہیں، شرعی اصولوں نے یہ واضح طور پر کسی بھی ایسی چیز کو حرام قرار دے دیا ہے جو گروہ بندی اور اختلاف کا باعث بنے، بلکہ ادیانِ رسالت میں ممنوعہ چیزوں کی ممانعت کا مقصد بھی یہی ہے، چنانچہ ہر اس چیز کو منع کر دیا گیا جو مسلمانوں میں اختلافات کا باعث بنے، مثلاً: بد ظنی، حسد، جاسوسی، چغلی، سود، کسی کی بیع پر بیع کرنا، کسی کی منگنی پر منگنی کا پیغام بھیجنا، عیب جوئی کرنا، ملاوٹ کرنا وغیرہ، نیز اللہ تعالی نے باہمی اتحاد قائم کرنے اور اختلافات سے بچانے کے لئے اچھی سے اچھی گفتگو کرنے کا حکم دیا اور بری گفتگو سے روکا، فرمان باری تعالی ہے:

وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ

الاسراء–53

اور میرے بندوں سے کہہ دیں کہ وہی بات کیا کریں جو بہترین ہو، بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈلواتا ہے۔

اختلاف کا سب سے بڑا موجب شرک ہے، شرک اختلاف پرور اور معبودانِ باطلہ میں اضافے کا موجب ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (31) مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا

الروم–32/31

اور مشرکوں کی طرح مت ہو جانا۔ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور دھڑوں میں بٹ گئے۔

کتاب وسنت سے مکمل روگردانی یا کچھ حصے کو مان لینا اور باقی مسترد کر دینا تنازعات اور تصادم کا راستہ ہے

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

المائدۃ–14

جو اپنے آپ کو نصرانی کہتے ہیں ہم نے ان سے بھی عہد وپیمان لیا، انہوں نے بھی اس کا بڑا حصہ فراموش کر دیا جو انہیں نصیحت کی گئی تھی، تو ہم نے بھی ان کے آپس میں بغض اور عداوت ڈال دی جو تا قیامت رہے گی۔

متشابہ نصوص کی ٹوہ لگانا گمراہی اور سب کے لئے آزمائش ہے:

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ

آل عمران–7

جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے۔

شبہات اور شہوات کے دروازے میں قدم رکھنے کی وجہ سے کئی اقوام تباہ ہو گئیں اور نسلوں میں اختلافات ڈال دئے۔

شیطانی راستوں پر چلنے کا نتیجہ اختلاف ہی ہوتا ہے، جیسے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ

الانعام–153

اور مختلف راستوں پر مت چلو یہ تمہیں اللہ کے راستے سے دور لے جائیں گے۔

کوئی بھی قوم سرکشی کرے تو وہ گروہوں میں تقسیم ہو جاتی ہے فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ

آل عمران–19

جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے علم آجانے کے بعد ہی اختلاف کیا صرف آپس میں سرکشی کی وجہ سے۔

جس اختلاف کی بنیاد بھی ہوس پرستی، تعصب، سرکشی اور تقلید، حمیت، گروہی تعصب ہو تو وہ فرقہ آرائی کا راستہ ہے اس سے بچنا انتہائی ضروری ہے: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''فرقہ آرائی اور اختلاف عام طور پر بدظنی اور ہوس پرستی سے جنم لیتے ہیں''۔

حصولِ دنیا کے لئے بڑھ چڑھ کر دوڑ دھوپ کرنا عداوت اور بغض کا باعث ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں دنیا ایسے ہی فراوانی کے ساتھ دے دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کو دی گئی، پھر تم بھی انہیں کی طرح بڑھ چڑھ کر دنیا کے لئے آگے بڑھو گے، اور یہی دنیا تمہیں بھی تباہ کر دے گی جیسے سابقہ اقوام کو دنیا نے تباہ کیا) متفق علیہ

جب لوگ گروہوں میں بٹ جائیں تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اپنے آپ کو ملت سے پیوستہ رکھو، اور الگ ہونے سے بچاؤ؛ کیونکہ شیطان تنہا کے ساتھ ہوتا ہے، جبکہ دو افراد سے دور رہتا ہے) ترمذی

ابلیس کا چہیتا چیلا بھی وہی ہے جو امت میں سب سے زیادہ تفریق پیدا کرے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (بیشک ابلیس اپنا تخت پانی پر لگا کر اور اپنے چیلوں کو بھیجتا ہے، ان میں سے شیطان کا قریبی وہی ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ پرور ہو، ان چیلوں میں سے ایک آ کر کہتا ہے: ''میں نے یہ کیا، میں نے وہ کیا'' تو ابلیس اسے کہتا ہے: توں نے کچھ نہیں کیا! پھر ایک اور آ کر کہتا ہے: ''میں نے اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑا جب تک میاں بیوی میں تفریق نہیں ڈال دی'' آپ نے فرمایا: ابلیس اس کے قریب ہو کر کہتا ہے: ''توں سب سے اچھا ہے'') مسلم

دینی امور میں اختلاف، ہوس پرستی اور گمراہ نظریات اللہ کے راستے اور دینِ الٰہی سے روکتے ہیں، اسی کی وجہ سے انبیائے کرام کے راستے اور منہج سے انحراف پیدا ہوتا ہے؛ کیونکہ سب انبیائے کرام نے دینِ الٰہی کے قیام اور حق بات پر باہمی اتحاد کا حکم دیا نیز تفرقہ سے روکا، اور جب اختلاف پیدا ہو جائے متخاصم لوگوں کا دین خطرے میں پڑ جاتا ہے، انہیں کتاب و سنت سے تعلیمات لینے کی برکت سے محروم کر دیا جاتا ہے، ان پر ہوس غالب آ جاتی ہے، علم و ہدایت کا تسلط ختم ہو جاتا ہے، گروہ بندی سے دلوں میں کدورت اور رابطِ اخوت منقطع ہو جاتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (تم اختلاف میں مت پڑو و گرنہ تمہارے دل گدلے ہو جائیں گے) مسلم

گروہ بندی دشمنی اور بغض کا باعث بنتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ

آل عمران–103

اور تفرقہ میں نہ پڑو اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کی جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔

کوئی بھی قوم بٹ جائے تو کمزور اور ناتواں بن جاتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

الانفال–46
تنازعات میں مت پڑو ورنہ تمہاری ہوا تک اکھڑ جائے گی۔

اور اگر کسی قوم میں گروہ بندی پیدا ہو جائے تو یہ اللہ تعالی کے ان سے ناراض ہونے کی علامت ہوتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ

الانعام–65
آپ کہہ دیں کہ وہ قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے لئے بھیج دے یا تو تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کرکے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھادے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''یعنی: تمہیں خواہشات اور اختلافات کا مزہ چکھادے''۔

اختلافات کی فوری سزا دشمنوں کے مسلط ہونے کی صورت میں ملتی ہے، اللہ تعالی نے اپنے نبی کو وعدہ دیا ہوا ہے کہ: (ان کے اپنے نفسوں کے علاوہ بیرونی کوئی دشمن مسلط نہیں کیا جائے گا جو انہیں تہس نہس کر دے، چاہے ساری دھرتی کے دشمن ان کے خلاف متحد ہو جائیں، یہاں تک یہ خود ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگے گیں اور ایک دوسرے کو قیدی بنانے لگے گیں) مسلم

تنازعات، اختلافات اور تفرقہ بازی سے حق تباہ ہوتا ہے، دینی اقدار منہدم ہوتی ہیں اور یہ مشرکین کی مشابہت بھی ہے، یہ گمراہی پھیلنے اور جہالت پر مبنی باتیں پھیلنے کا ذریعہ ہیں، ان میں ملوث ہو کر دینی احکام پر عمل، دین کی تعلیم اور دعوت شدید متاثر ہوتی ہیں، بلکہ دینی شعائر معطل ہو جاتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دیگر نیک سرگرمیاں معدوم ہو جاتی ہیں، اختلافات کے باعث نعمتیں زائل ہوتی ہیں، نبی ﷺ کو لیلۃ القدر دکھائی گئی تو آپ ﷺ نے لیلۃ القدر کے متعلق بتلانے کے لئے نکلے، [باہر] دو آدمی جھگڑ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتلانے کے لئے نکلا تھا، لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو اس کی تعیین اٹھالی گئی) بخاری

اگر گروہ بندی پیدا ہو جائے تو یہ بڑے سنگین جرائم کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے، جن کی وجہ سے قتل وغارت اور خون بہہ سکتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا

البقرۃ–253

اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو ان رسولوں کے بعد لوگ آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرتے جبکہ ان کے پاس واضح احکام بھی آچکے تھے۔ لیکن انہوں نے آپس میں اختلاف کیا۔

اختلافات کا نتیجہ تباہی ہوتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اختلافات مت کرو؛ کیونکہ تم سے پہلے لوگوں نے اختلافات کئے تو تباہ ہو گئے) بخاری

آخرت میں اختلافات کرنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے، فرمانِ باری تعالی ہے:

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ

آل عمران–106

اس دن جب کہ کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ سیاہ ہو رہے ہوں گے تو جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے (انہیں کہا جائے گا) کیا تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا تھا؟ سو جو تم کفر کرتے رہے اس کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''اہل سنت کے چہرے سفید ہوں گے اور اہل بدعت وفرقہ واریت والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے'' اللہ تعالی کا ہاتھ ملت اور اجتماعیت کے ساتھ ہوتا ہے، اور جو کوئی ملت سے بیزار ہو کر تنہا ہو گا اسے جہنم میں بھی تنہا ہی ڈالا جائے گا۔

ان تمام تر تفصیلات کے بعد: مسلمانوں!

گروہ بندی ذلت اور خفت ہے، تنازعات بدی اور بلا ہیں، اختلافات کمزوری اور دیوانگی ہیں، انتشار دین ودنیا دونوں کے لئے تباہی ہے، اس کی وجہ سے دشمن خوش ہوتا ہے اور امت کمزور ہوتی ہے، اس کی وجہ سے دعوت الی اللہ کے راستے میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں، علم کی نشر واشاعت بند ہوتی ہے، سینے میں کینہ اور دلوں میں ظلمت چھا جاتی ہے، معیشت کمزور اور وقت رائیگاں ہو جاتا ہے، انسان کو نیک کاموں سے موڑ دیتی ہے۔

عقلمند انسان اختلافات سے روگردانی کر کے کتاب وسنت پر کاربند رہتا ہے اور دوسروں کے ساتھ اپنی بھی اصلاح کرتا ہے، یہی نبی ﷺ کی امت کو انتشار اور اختلاف سے خلاصی کے لئے نصیحت ہے۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

النساء–59

اے ایمان والو! اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان حاکموں کی بھی جو تم میں سے ہوں۔ پھر اگر کسی بات پر تمہارے درمیان جھگڑا پیدا ہو جائے تو اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس معاملہ کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو۔ یہی طریق کار بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کے لئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو ذکرِ حکیم کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے بخشش مانگو، بیشک وہی بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ اس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اس کی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود بر حق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالی ان پر، ان کی آل و صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانو!

جو شخص بھی کتاب و سنت اور آثار صحابہ کا جس قدر تابعدار ہو گا وہ اتنا ہی زیادہ کامل ہو گا، وہ شخص اتحاد، ہدایت، اللہ کی رسی کو تھامنے والا اور فرقہ واریت، اختلافات سمیت فتنوں سے بھی اتنا ہی دور ہو گا۔

اسلام کے بڑے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کو یک زبان بنادے، ان کے دلوں میں الفت ڈال دے، ناراض لوگوں کی آپس میں صلح کروا دے، مخلوق کے لئے بہتری دین اور حق بات پر متحد ہونے کی صورت میں ہی حاصل ہو گی، اللہ تعالی نے تمام مومنوں کو بھائی بھائی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

الحجرات–10

بیشک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

اور اسی طرح نبی ﷺ کے ہاں مومنوں کی (باہمی محبت، شفقت اور پیار کی مثال ایک جسم جیسی ہے، ایک عضو بھی تکلیف میں ہو تو اس کا سارا جسم بے خوابی اور بخار کسی سی کیفیت میں رہتا ہے) مسلم

ایک اور جگہ فرمایا: (ایک مومن اپنے دوسرے مومن بھائی کے لئے دیوار کی طرح ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط بناتا ہے) متفق علیہ

باہمی اتحاد واتفاق اللہ تعالی کی نعمتیں ہیں، جو کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو خاص فضل و کرم کے ساتھ عنایت فرماتا ہے:

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ

الانفال—63

مسلمان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اس نعمت کی حفاظت کے لئے اپنا سینہ صاف رکھے، دوسروں سے محبت کرے اور ان کی خیر خواہی چاہے۔ یہ بات جان لو کہ، اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب—56

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد، یا اللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یا اللہ! اپنے رحم و کرم اور سخاوت کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یا اللہ! دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرما، یا اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنادے۔

یا اللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، یا اللہ! ان کے علاقوں کو امن وامان اور ایمان والا بنا، یا قوی! یا عزیز!

یا اللہ! ہماری سرحدوں کو پر امن بنا، ہمارے فوجیوں کی مدد فرما، انہیں ثابت قدم بنا، اور دشمنوں کے خلاف ان کی مدد فرما، یا قوی! یا عزیز!

یااللہ ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق توفیق عطافرما،اوران کے سارے اعمال اپنی رضا کے لئے مختص فرما، یااللہ ! تمام مسلمان حکمرانوں کو تیری کتاب پر عمل کرنے اور نفاذِ شریعت کی توفیق عطافرما، یاذوالجلال والاکرام !

یااللہ ! توہی اللہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں ہے، توہی غنی ہے ہم فقیر ہیں، ہمیں بارش عطافرما،اور ہمیں مایوس مت فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطافرما، یااللہ ! رحمت کی بارش ہو، عذاب والی نہ ہو، گرانے یاپانی میں غرق کرنے والی یا آزمائش میں ڈالنے والی بارش نہ ہو، یاارحم الراحمین ! یااللہ ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم ڈھائے اگر تو ہمیں نہ بخشے تو ہم خسارہ پانے والوں میں ہو جائیں گے۔

اللہ کے بندوں !

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–90

اللہ تعالی تمہیں عدل،احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتاہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتاہے کہ تم اسے [قبول کرو] اور یادرکھو۔

تم عظیم و جلیل اللہ کا ذکر کرو وہ تمہیں یادرکھے گا، اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا، یقیناًاللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالی جانتا ہے۔

(20) دعا کی اہمیت فوائد، آداب و شرائط

فضیلۃ الشیخ پروفیسر ڈاکٹر علی بن عبد الرحمن الحذیفی حفظہ اللہ

پہلا خطبہ:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے، وہ دعائیں سننے، نعمتیں اور رحمتیں عطا کرنے والا ہے، وہی مشکل کشائی فرماتا ہے، میں اپنے رب کی تعریف اور شکر گزاری کرتے ہوئے اسی کی جانب رجوع کرتا ہوں اور گناہوں کی معافی چاہتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، وہی عزت و کبریائی والا ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی جناب محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کو کامل اور روشن شریعت دے کر بھیجا گیا، یا اللہ! اپنے بندے، اور رسول محمد، ان کی آل اور نیکیوں کیلیے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی کما حقُّہ اختیار کرو، تقوی حاصل کرنے والے کے لئے اللہ تعالی دنیا و آخرت کی خیر یکجا فرما دے گا، جب کہ تقوی سے رو گردانی کرنے والا اپنے انجام میں بد بخت ٹھہرے گا چاہے اسے کتنی ہی دنیا مل جائے۔

مسلمانو!

اللہ تعالی نے دنیاو آخرت کیلیے خیر وسعادت کے اسباب مقرر کر دیے ہیں، اسی طرح دونوں جہانوں میں نقصان کے اسباب بھی مقرر فرمادیے ہیں، لہذا خیر وفلاح کے اسباب اپنانے والے کیلیے اللہ تعالی نے دنیاوی کامیابی کی ضمانت دی ہے، اور اسی کیلیے آخرت میں اچھا انجام ہو گا وہ ہمیشہ نعمتوں والی جنت میں رہے گا، اور ربِ رحیم کی رضا پائے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

الرحمن–60

بھلائی کا بدلہ صرف بھلائی ہی ہے۔

اور برائی کے اسباب اپنانے والے کو زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی برا انجام ہی ملے گا، فرمانِ باری تعالی ہے:

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

النساء–123

[جنت میں داخلہ] نہ تمہاری آرزوؤں پر [موقوف] ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر، جو بھی برے کام کرے گا اس کی سزا پائے گا اور اللہ کے سوا کسی کو اپنا دوست و مددگار نہ پائے گا۔

یاد رکھیں! اپنی اور دوسروں کی اصلاح، کامیابی، دائمی خیر و بھلائی، مصیبتوں اور عقوبتوں سے تحفظ، اور موجودہ مصائب کے ازالے کا اہم طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالی سے اخلاص، دلی توجہ اور گڑ گڑا کر دعا کی جائے؛ کیونکہ اللہ تعالی دعا پسند فرماتا ہے، اور دعا مانگنے کا حکم دیتا ہے، دعا موجودہ اور پیش آمدہ مصائب کیلیے بہترین اکسیر ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

غافر–60

تمہارے پروردگار نے فرمایا: "مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں جلد ہی ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے"۔

حقیقت میں دعا عبادت ہی ہے، جیسے کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (دعا عبادت ہی ہے) ابو داود، ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالی کے ہاں کوئی چیز بھی دعا سے بڑھ کر معزز نہیں ہے) ترمذی، ابن حبان، اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے، نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا۔

دعا کرنے کی ہر وقت ترغیب دلائی گئی ہے، دعا کرنے پر اللہ تعالی بڑے ثواب سے نوازتا ہے، دعا کے ذریعے خاص اور عام تمام قسم کے مطالبات پورے کروائے جاسکتے ہیں، چاہے ان کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے، زندگی سے ہو یا موت کے بعد سے۔

دعا کے فوائد کی وجہ سے اللہ تعالی نے فرض عبادات میں بھی دعا کو فرض یا مستحب قرار دیا ہے، یہ ہمارے رب کا ہم پر رحم و کرم اور فضل ہے کہ ہم بھی اس پر اسی طرح عمل کرنے کے قابل ہوئے جیسے اللہ تعالی نے ہمیں سکھایا، اگر اللہ تعالی ہمیں نہ سکھاتا تو ہم خود اس پر عمل نہیں کر سکتے تھے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَعُلِّمْتُمْ مَا لَمْ تَعْلَمُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ

الانعام–91
اور تمہیں وہ کچھ سکھایا گیا جو تم اور تمہارے آبا بھی نہیں جانتے تھے۔

اس عظیم نعمت پر ہمہ قسم کی ڈھیروں، پاکیزہ اور برکتوں والی تعریفیں اللہ تعالی کیلیے ہی ہے، جیسے ہمارا رب پسند فرمائے اور راضی ہو۔

دعا کی ضرورت ہر وقت ہوتی ہے لیکن آج کل کے پر فتن دور، تباہ کن سانحوں اور مسلمانوں کی زبوں حالی کی وجہ سے دعا کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے، کیونکہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے والے بدعتی فرقے پھل پھول رہے ہیں جو کہ معصوم لوگوں کی جان و مال حلال سمجھتے ہیں، مسلم خطوں میں بے چینی اور تخریب کاری کے ساتھ ساتھ فساد پھیلانے کی کوشش میں ہیں، وہ علم و علما کیساتھ جفا کرتے ہیں اور جہالت و گمراہی کیساتھ فتوی دیتے ہیں، اسلام دشمن قوتیں ان کے ساتھ ہیں اور اہل ایمان کے خلاف ریشہ دوانیوں میں سر گرم ہیں، مسلمانوں میں پھوٹ، اختلاف اور تصادم پیدا کرنے کے درپے ہیں، ان حالات میں دعا کی ضرورت مزید دوچند ہو جاتی ہے۔

مسلمانوں کو پہنچنے والے نقصانات کے باوجود انہیں ظلم و بربریت کیساتھ بے گھر کیا گیا، ضروریات زندگی میسر آنا مشکل ہو گئیں کہ زمین اپنی کشادگی کے باوجود تنگ ہونے لگی، ایسے سنگین اور سخت حالات میں دعا کی ضرورت بہت بڑھ جاتی ہے، ان حالات کی آگ میں مسلمان ایسے خطوں میں جل رہے ہیں جہاں فتنوں کی بھرمار ہے۔

اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کی تعریف بیان کی ہے جو مشکل حالات میں اللہ تعالی سے دعائیں کرتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالی نے پوری انسانیت کے والدین آدم اور حوا علیہا السلام کے متعلق فرمایا:

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

الاعراف–23

ان دونوں نے کہا: "ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم بہت نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے"۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (155) الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (156) أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

البقرۃ–157/155

اور ہم ضرور تمہیں خوف اور فاقہ میں مبتلا کر کے، جان و مال اور پھلوں کے خسارے سے آزمائیں گے، اور ایسے صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دیجئے۔ جنہیں کوئی مصیبت آئے تو فوراً کہہ اٹھتے ہیں کہ: ہم بھی اللہ ہی کی ملکیت ہیں، اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے ہی لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمتیں برستی ہیں ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہوتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالی یونس علیہ السلام کے بارے فرمایا:

فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

الانبیاء–87

انہوں نے اندھیروں میں پکارا: تیرے سوا کوئی معبود بر حق نہیں ہے، تو پاک ہے، میں ہی ظالموں میں سے تھا۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جو بھی مسلمان کسی بھی چیز کیلیے مچھلی والے [یونس علیہ السلام] کی دعا مانگے تو اللہ تعالی اس کی دعا قبول فرماتا ہے) اسے احمد، ترمذی، اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

اسی طرح جب نبی ﷺ نے ثقیف قبیلے کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت قبول کرنے سے انکار ہی نہیں کیا بلکہ اتنے پتھر بھی مارے جن سے آپ کی ایڑھیاں خون میں لت پت ہو گئیں تو آپ ﷺ نے یہ کہتے ہوئے دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ أَشْكُو إِلَيْكَ ضَعْفَ قُوَّتِي، وَقِلَّةَ حِيلَتِي، وَهَوَانِي عَلَى النَّاسِ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ! إِلَى مَنْ تَكِلُنِي؟ إِلَى بَعِيدٍ يَتَجَهَّمُنِي؟ أَمْ إِلَى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ أَمْرِي؟ إِنْ لَمْ يَكُنْ بِكَ غَضَبٌ عَلَيَّ فَلَا أُبَالِي، وَلَكِنَّ عَافِيَتَكَ أَوْسَعُ لِي، أَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَنْ يَحِلَّ بِي غَضَبُكَ، أَوْ يَنْزِلَ بِي سُخْطُكَ، لَكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

[یا اللہ! میں اپنی کمزوری، تدبیر کی کمی، اور لوگوں کی نظروں میں ہلکا ہونے کی شکایت تجھ سے کرتا ہوں، یا ارحم الرحمین! تو مجھے کس کے سپرد کرنے والا ہے؟ کسی (تیوڑی چڑھا کر ملنے والے) سخت دشمن کے؟ یا کسی ایسے دشمن کے سپرد کرنے لگا ہے جسے تو نے میرے معاملہ کا مالک بنا دیا ہے؟ اگر تو مجھ پر غضبناک نہیں ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، لیکن تیری طرف سے عافیت میرے لیے زیادہ بہتر ہے، میں تیرے چہرے کے نور کی پناہ چاہتا ہوں جس سے اندھیرے بھی روشن ہو گئے ہیں اور دنیا و آخرت کے معاملات درست ہو گئے ہیں، کہ مجھ پر تیرا غضب نازل ہو، یا مجھ پر تیری ناراضی اترے، میں تجھے مناتا رہوں گا حتی کہ تو راضی ہو جائے، نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت تیرے بغیر ممکن نہیں ہے] اسے ہیثمی نے مجمع الزوائد میں روایت کیا ہے۔

اگر انسان کسی مشکل یا مصیبت کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہوں تو دعا کے ذریعے اس کا مقابلہ کریں، چنانچہ ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ: (تقدیر کو دعا ہی ٹال سکتی ہے، عمر میں نیکی ہی اضافہ کر سکتی ہے، اور انسان کو گناہ کا ارتکاب کرنے پر روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے) ابن حبان اور حاکم نے اسے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دعا موجودہ اور آئندہ آنے والی ہر قسم کی مصیبت میں فائدہ دیتی ہے، اس لیے اللہ کے بندو! دعا لازمی کیا کرو) ترمذی، حاکم

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالی فرماتا ہے: میں بندے کے گمان کے مطابق اپنے بندے کیساتھ ہوتا ہوں، جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں) بخاری و مسلم، یہ بات مسلمان کیلیے کسی اعزاز سے کم نہیں۔

اسی طرح اللہ تعالی نے مصیبت اور پر فتن وقت میں دعا نہ کرنے والے لوگوں کی مذمت فرمائی، چنانچہ فرمایا:

وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ

المؤمنون–76

اور ہم نے انہیں عذاب میں مبتلا کیا تب بھی وہ اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ ہی گڑگڑائے۔

اسی طرح فرمایا:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ [42] فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

الانعام—43/42

آپ سے پہلے ہم نے بہت سی قوموں کی طرف رسول بھیجے، پھر ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ گڑگڑا کر دعا کریں [42] پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ گڑگڑائے؟ مگر ان کے دل تو اور سخت ہو گئے اور جو کام وہ کر رہے تھے شیطان نے انہیں وہی کام خوبصورت بنا کر دکھائے۔

اسی طرح فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ

الاعراف—94

اور ہم نے جب بھی کسی بستی میں نبی بھیجا تو وہاں کے رہنے والوں کو سختی و تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ گڑگڑا کر دعا کریں۔

سنگین حالات میں بھی دعائیں نہ کرنا گناہوں پر اصرار میں شامل ہوتا ہے، بلکہ اللہ تعالی کی سخت پکڑ کو معمولی سمجھنے کی مانند ہے، حالانکہ فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ

البروج—12

بیشک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

اسی طرح فرمایا:

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ

ھود–102

اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ [سخت] ہوتی ہے جب وہ کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے، بیشک اس کی پکڑ بہت دردناک ہے۔

خیر و برکت کے حصول اور مشکل کشائی یا بلاؤں کو ٹالنے کیلیے دعا بہت عظیم ذریعہ ہے، دعا در پیش مصیبت سے نکلنے کیلیے قوی ترین اقدام ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (83) فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَابِدِينَ

الانبیاء–84/83

ایوب نے جب اپنے پروردگار کو پکارا: "مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے"۔ تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کی بیماری کو دور کر دیا، نیز ہم نے اُنہیں صرف اہل و عیال ہی نہ دیئے بلکہ ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی دیئے، یہ ہماری طرف سے خاص رحمت تھی اور [اس میں] عبادت گزاروں کے لئے سبق ہے۔

اسی طرح فرمایا:

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ

النمل–62

کون ہے جو لاچار کے پکارنے پر اس کی مدد کرتا ہے اور مشکل کشائی فرماتا ہے؟

یعنی: اللہ کے سوا کوئی لاچار کی پکار نہیں سنتا۔

اسی طرح فرمایا:

قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَئِنْ أَنْجَانَا مِنْ هَذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ

الانعام–63

آپ ان سے پوچھیں کہ : بر وبحر کی تاریکیوں میں پیش آنے والے خطرات سے تمھیں کون نجات دیتا ہے ؟ جسے تم عاجزی کے ساتھ اور چپکے چپکے پکارتے ہو کہ :''اگر اس نے ہمیں [اس مصیبت سے] نجات دے دی تو ہم ضرور اس کے شکر گزار ہوں گے۔

مسلمان کو اپنے تمام معاملات کی درستگی کیلیے اللہ تعالی سے رجوع کرنا چاہیے، اپنی تمام تر ضروریات اللہ تعالی کے سامنے رکھے، ہر چیز اللہ تعالی سے ہی مانگے، اور مانگنے کی سب سے بڑی چیز جنت میں داخلہ اور آگ سے نجات ہے، حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: (میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو، سوائے اس شخص کے جسے میں ہدایت دوں، اس لیے مجھ سے ہدایت مانگو میں تمھیں ہدایت دونگا، میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، سوائے اس شخص کے جسے میں کھلاؤں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو میں تمھیں کھانا کھلاؤں گا، میرے بندو! تم سب کے سب بے لباس ہو، سوائے اس شخص کے جسے میں لباس پہناؤں، اس لیے مجھ سے لباس مانگو میں تمھیں لباس پہناؤں گا، میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو، اور میں سارے گناہ معاف کر سکتا ہوں اس لیے تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمھیں معاف کر دونگا) مسلم نے اسے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ سے ہدایت، کھانا، لباس، اور مغفرت مانگو، [اس لیے ہم بھی اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ] یا اللہ ! ہمیں ہدایت دے، ہمیں کھلا، پہنا اور ہمارے سارے گناہ بخش دے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ :(تم اپنے رب سے جوتے کا تسمہ اور کھانے کا نمک تک مانگو)۔

کتنی ہی ایسی دعائیں ہیں جنہوں نے تاریخ کا دھارا ہی بدل کر رکھ دیا، شر کو خیر میں اور بہتر کو بہترین سے تبدیل کر دیا، چنانچہ اللہ تعالی نے ہمارے جد امجد ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

البقرۃ–129

اے ہمارے پروردگار ! ان میں ایک رسول مبعوث فرما جو انہی میں سے ہو، وہ ان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاکیزہ بنا دے۔ بلاشبہ تو غالب اور حکمت والا ہے''۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ! آپ کی ابتدا کیسے تھی ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اپنے والد ابراہیم [علیہ السلام] کی دعا، عیسی [علیہ السلام] کی خوش خبری ہوں، اور میری والدہ نے دیکھا کہ ان کے بطن سے نور نکلا جس سے شام کے محل بھی روشن ہو گئے، دیگر انبیا کی مائیں بھی اسی طرح نور دیکھتی ہیں)'' احمد

مسلمان اس دعا کی وجہ سے سرمدی خیر میں ہیں، اس دھرتی کو بھی اس دعا سے فائدہ ہوا، نوح علیہ السلام کی دعا بھی موحد مؤمنوں کیلیے نجات اور خیر و برکت کا باعث بنی، اور مشرکین کیلیے تباہی اور نقصان کا باعث بنی۔

ایک وقت آئے گا جب عیسی ﷺ اور آپ کے حواری طور پہاڑ میں محصور ہو کر دعا کریں گے، یہ دعا بھی مسلمانوں کی فتح اور یاجوج وماجوج کیلیے تباہی و بربادی کا باعث ہو گی، جو کہ ٹڈیوں کی طرح آئیں گے اور پوری زمین پر پھیل جائیں گے، وہ بدترین اور فسادی و سرکش ہوں گے، چنانچہ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: (جس وقت عیسی علیہ السلام دجال کو قتل فرمائیں گے تو اللہ تعالی عیسی ﷺ کی جانب وحی فرمائے گا: ''میں نے اپنے ایسے بندے نکال دیے ہیں جن کا مقابلہ کرنے کی کسی میں سکت نہیں ہے، اس لیے میرے بندوں کو طور پہاڑ کی طرف لے چلو، تو اللہ تعالی یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر اونچی جگہ سے گھستے ہوئے آئیں گے، ان کا ہراول دستہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، جس وقت ان میں سے آخری شخص گزرے گا تو وہ کہے گا: ''یہاں لگتا ہے کہ کبھی پانی تھا'' اللہ کے نبی عیسی ﷺ اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے، حتی کہ ان کے ہاں ایک بیل کی سری تمہارے 100 دینار سے بھی مہنگی ہو گی، تو اللہ نے نبی عیسی علیہ السلام وآپ کے حواری اللہ سے دعا کریں گے، پھر اللہ تعالی یاجوج ماجوج کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا، جس کی وجہ سے وہ سب کے سب یک لخت مر جائیں گے، اس کے بعد اللہ کے نبی عیسی اور ان کے ساتھی نیچے اتریں گے اور انہیں زمین پر ایک بالشت کے برابر بھی جگہ نہیں ملے گی جہاں یاجوج ماجوج کی چربی اور بدبو نہ ہو، پھر اللہ کے نبی عیسی ﷺ اور آپ کے رفقا اللہ تعالی سے دعا کریں گے تو اللہ تعالی ان پر ایسے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹ جیسی ہوں گی اور وہ انہیں اللہ کے حکم سے اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا پھینک دیں گے'') مسلم

ہمارے نبی اور سید البشر محمد ﷺ نے صحابہ کیساتھ بدر میں جو دعا فرمائی تھی وہ اسلام کیلیے ابدی طور پر کارآمد اور کفر کیلیے سرمدی طور پر رسوائی کا باعث بنی، فرمانِ باری تعالی ہے:

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ

الانفال–9

اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو لگاتار چلے آئیں گے۔

آپ ﷺ نے بدر کے موقع پر دعا کرتے ہوئے بہت ہی الحاح اور اصرار کیساتھ دعا فرمائی تھی یہاں تک کہ آپ کی چادر گر گئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ کر تسلی دی اور عرض کیا: ''اللہ کے رسول! اللہ تعالی سے آپ نے کافی اصرار کر لیا ہے، اللہ تعالی آپ سے کیا ہوا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا''، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ابو بکر! خوش ہو جاؤ، یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو فرشتوں کو ترتیب دے رہے ہیں اور جبریل کے اگلے دانتوں پر غبار چڑھی ہوئی ہے)'' اس سے پہلے کسی بھی نبی کیساتھ فرشتوں نے لڑائی میں براہ راست حصہ نہیں لیا، آپ ﷺ کے مقام و مرتبے، اللہ تعالی پر آپ کے کامل اعتماد اور صحابہ کرام کے مخلص ہونے کی وجہ سے یہ بلند مقام آپ کو دیا گیا۔

حق کے غلبے اور باطل کے مٹانے کی دعا کرنا حقیقت میں اللہ، کتاب اللہ، رسول اللہ، اور مسلم حکمرانوں سمیت تمام مسلمانوں کی بھی خیر خواہی ہے، دعا سے بے رغبتی وہی شخص کرتا ہے جو دنیا وآخرت میں اپنا نصیب کھونا چاہتا ہے، نیز اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے اپنی ذمہ داری میں کوتاہی برت رہا ہے، ایک حدیث میں ہے: (جو شخص مسلمانوں کے معاملات کی پرواہ نہیں کرتا وہ مسلمانوں میں سے نہیں)۔

اگر ہم دعا کے مثبت نتائج، اثرات، برکات، خیر وبھلائی جمع کرنے لگیں تو بہت وقت درکار ہوگا اس لیے جو ہم نے بیان کر دیا ہے وہی کافی ہے۔

دعا کی کچھ شرائط اور آداب ہیں: چنانچہ دعا کی شرائط میں حلال کھانا پینا اور پہننا شامل ہے، جیسے کہ نبی ﷺ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: (سعد! اپنا کھانا پاکیزہ رکھو تمہاری دعا قبول کی جائے گی)۔

اسی طرح دعا کی شرط ہے کہ: انسان سنت پر کاربند ہو، اللہ تعالی کے احکامات کو بجالائے اور ممنوعات سے بچے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

البقرۃ–186

اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں کہہ دیجئے کہ میں قریب ہی ہوں، جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں لہذا انہیں چاہیے کہ میرے احکامات بجالائیں اور مجھ پر اعتماد رکھیں تاکہ وہ ہدایت پاجائیں۔

اور اسی طرح فرمایا:

وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ

الشوریٰ–26

جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ بھی دیتا ہے۔

لیکن مظلوم کی بد دعا اللہ تعالی قبول فرماتا ہے چاہے وہ کافر یا بدعتی ہی کیوں نہ ہو۔

دعا کی یہ بھی شرط ہے کہ: اس میں اخلاص، حاضر قلبی، اللہ تعالی کے سامنے الحاح، اور سچے دل کیساتھ التجائیں کی جائیں، فرمانِ باری تعالی ہے:

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

غافر–14

اللہ کیلیے عبادت خالص کرتے ہوئے اللہ کو ہی پکارو چاہے یہ کافروں کیلیے ناگوار ہو۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ: (اللہ تعالی کسی ایسے دل سے دعا قبول نہیں فرماتا جو سہو ولہو میں مبتلا ہو)۔

اسی طرح یہ بھی دعا کی شرط ہے کہ: گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کی جائے اور دعا میں حد سے تجاوز نہ ہو۔ دعا کی قبولیت کے اسباب میں یہ شامل ہے کہ اللہ تعالی کے اسماء وصفات کے ذریعے اللہ تعالی کی خوب حمد وثنا بیان کی جائے، اور نبی ﷺ پر درود وسلام پڑھیں، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، الأَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ"

یا اللہ! میں تجھ سے اپنی گواہی کا واسطہ دیتے ہوئے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی معبود برحق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی یکتا اور بے نیاز ہے، اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی وہ کسی سے پیدا ہوا ہے، اور اس کا کوئی ہم سر نہیں ہے] تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اللہ تعالی کے اس نام سے مانگا ہے جب بھی اس نام سے مانگا جائے تو وہ قبول فرماتا ہے) ابو داود، ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن کہا ہے، ابن ماجہ، ابن حبان، اور حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے اسے بیان کیا ہے۔

اور فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: (ایک بار رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی داخل ہوا اور نماز پڑھتے ہوئے کہنے لگا: "یا اللہ! مجھے معاف کر دے مجھ پر رحم فرما" تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھنے والے! تم نے جلد بازی سے کام لیا ہے، جب تم نماز پڑھو اور تشہد میں بیٹھو تو اللہ کی شایانِ شان حمد وثنا بیان کرو، اور پھر مجھ پر درود بھیجو، اس کے بعد دعا کرو) احمد، ابو داود، ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ: (دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک نبی ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے)

دعا کے آداب اور قبولیت کی شرائط میں یہ بھی شامل ہے کہ: قبولیت کیلیے جلد بازی نہ کرے، بلکہ دعا کرتا رہے اور صبر سے کام لے چنانچہ حدیث میں ہے کہ: (تمہاری دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک جلد بازی نہ کرے اور کہے: "دعا تو بہت کی لیکن قبول ہی نہیں ہوتی [!]") بخاری و مسلم نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

لہذادائمی طور پر دعا کرتے رہنے سے آخر کار دعا قبول ہو جاتی ہے،ایک حدیث میں ہے کہ :(روئے زمین پر کوئی بھی مسلمان اللہ تعالی سے کوئی بھی دعامانگے تواللہ تعالی اسے وہی عطا کر دیتا ہے یااس کے بدلے میں کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے بشر طیکہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے)، یہ بات سن کرایک شخص نے کہا:''پھر تو ہم بہت زیادہ دعائیں مانگیں گے!''توآپ ﷺ نے فرمایا:(اللہ تمھیں اس سے بھی زیادہ دے گا) ترمذی نے اسے حسن صحیح کہاہے، نیز حاکم نے اسے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہوئے یہ بھی اضافہ نقل کیا ہے کہ :(یااللہ تعالی اس کی دعا کو[آخرت کیلیے]ذخیرہ فرمالیتاہے)

مسلمان کو قبولیتِ دعاکے اوقات تلاش کرنے چاہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیاگیا:''کون سی دعاسب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟''تو آپ ﷺ نے فرمایا:(رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے آخر میں) ترمذی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے حسن قرار دیاہے۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ :''ہمارا پروردگار رات کی آخری تہائی میں آسمان دنیاتک نازل ہو کر فرماتا ہے:''کوئی دعا کرنے والا ہے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی سوالی ہے میں اسے عطا کروں، کوئی بخشش چاہنے والا ہے میں اسے بخش دوں'' بخاری و مسلم نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے۔

اذان اور اقامت کے درمیان دعارد نہیں کی جاتی، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ :(اپنے رب کے قریب ترین بندہ سجدے کی حالت میں ہوتاہے، اس لیے سجدے میں کثرت سے دعائیں کرو) مسلم نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے۔

کعبہ کو دیکھتے ہوئے، بارش نازل ہوتے وقت، مشکل کے وقت، ختم قرآن کے بعد، صدقہ کے بعد بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

ایسے شخص کی سعادت مندی اور کامیابی کے کیاہی کہنے جس کادل اللہ تعالی کی جانب متوجہ رہتاہے،اسی سے دعائیں مانگتاہے اور امید رکھتاہے،اسی پر توکل و بھروسا رکھتاہے اور مدد مانگتاہے۔

اور وہ شخص کتناہی بدبخت اور شرک و کفر میں مبتلا ہے جو مزاروں اور قبر والوں سے مانگے، یاانبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے مدد مانگے، یااللہ تعالی کو چھوڑ کر اولیا کو پکارے، اپنی حاجت روائی اور فریاد رسی کیلیے فرشتوں اور نبیوں سے درخواست کرے، حالانکہ انبیائے کرام لوگوں کو یہی دعوت دینے کیلیے آئے تھے صرف ایک اللہ کو پکارو، عبادت صرف اللہ کی کرو، ہمیں وہی عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے جو اولیا کرتے تھے نیز ان سے محبت کا حکم بھی دیاگیاہے، لیکن ان سے دعائیں مانگنا منع ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا

الجن—18

بیشک مساجد اللہ کیلیے ہیں اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔

اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا

الجن—20

آپ کہہ دیں: میں صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہوں اور اس کیساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

غائب یا فوت شدگان کوئی بھی دعا کا جواب دینے کی سکت نہیں رکھتے، کیونکہ یہ کام صرف اللہ تعالی کا ہی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے:

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

الرعد—14

اسی کو پکارنا برحق ہے اور جو لوگ اس کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ انھیں کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے۔ انھیں پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف اپنے ہاتھ اس لئے پھیلائے کہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی کبھی اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ کافروں کی دعائیں صرف گمراہی میں ہیں۔

اسی طرح فرمانِ باری تعالی ہے:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ (5) وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ

الاحقاف—6/5

اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر قیامت تک جواب نہ دینے والوں کو پکارے، بلکہ وہ ان کی پکار سے غافل بھی ہوں۔ اور جب لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا تو وہ ان کے دشمن بن جائیں گے اور وہ [معبودان باطلہ] ان کی عبادت کا یکسر انکار کر دینگے۔

اللہ تعالی نے اپنے افعال کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ (13) إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ

فاطر–14/13

وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب وماہتاب کو اسی نے مسخر کیا، ہر ایک میعاد معین پر چل رہا ہے، یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے، جنھیں تم اللہ کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں [13] اگر تم انہیں پکار و وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر [بالفرض] سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے بلکہ قیامت کے دن تمہارے شریک اس شرک کا صاف انکار کر دینگے۔ آپ کو کوئی بھی حق تعالی جیسا خبر دار خبریں نہ دے گا۔

اللہ تعالی نے کسی سے بھی دعا مانگنے کی اجازت نہیں دی چاہے وہ کتنا ہی مقرب کیوں نہ ہو، فرمانِ باری تعالی ہے:

وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ

المائدة–72

مسیح نے کہا تھا کہ: اے بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔

اسی طرح فرمایا:

وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

آل عمران–80

کوئی فرشتوں اور نبیوں کو رب ماننے کا حکم نہیں دے سکتا، کیا وہ تمھیں مسلمان بننے کے بعد کفر کا حکم دینا چاہتا ہے؟

اور ایک حدیث میں ہے کہ: (جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ وہ غیر اللہ کو پکارتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا) بخاری نے اس حدیث کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

مسلمانوں!

یہ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث تمہارے سامنے بیان کر رہی ہیں کہ (دعا عبادت ہی ہے) اور دعا صرف اللہ تعالی سے مانگنی چاہیے، جو شخص اللہ تعالی کیساتھ کسی کو دعا میں شریک کرتا ہے تو وہ شرک اکبر میں ملوث ہے۔

گمراہی اور شرک میں کوئی کسی کی اندھی تقلید نہ کرے؛ کیونکہ اولاد آدم میں شرک و کفر؛ اندھی تقلید اور گمراہ لوگوں کی پیروی سے ہی پیدا ہوا، فرمانِ باری تعالی ہے:

أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ (62) إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ (63) إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ (64) طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ (65) فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ (66) ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ (67) ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ (68) إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ (69) فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ

الصافات–70/62

کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا [زقوم] کا درخت۔ جسے ہم نے ظالموں کے لئے ایک آزمائش بنادیا۔ بیشک وہ درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔ جس کے خوشے شیطانوں کے سروں جیسے ہوتے ہیں۔ وہ اسی کو کھا کر اپنے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس پر گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائیگا۔ پھر انہیں دوزخ کی طرف لوٹنا ہوگا۔ انہوں نے اپنے آباواجداد کو گمراہ ہی پایا۔ تو وہ انہی کے نشان قدم پر دوڑتے رہے۔

فرمانِ باری تعالی ہے:

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ [55] وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

الاعراف–56/55

اپنے رب کو گڑ گڑا کر اور خفیہ انداز میں پکارو، بیشک وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ زمین میں خوشحالی کے بعد فساد بپا مت کرو، امید اور خوف کیساتھ اللہ تعالی کو ہی پکارو، بیشک اللہ تعالی کی رحمت احسان کرنیوالوں کے قریب ہے۔

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلیے قرآن کریم کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات سے مستفید ہونے کی توفیق دے، اور ہمیں سید المرسلین ﷺ کی سیرت و ٹھوس احکامات پر چلنے کی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں، تم بھی اسی سے گناہوں کی بخشش مانگو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں وہی رحمن و رحیم اور عزیز و حکیم ہے، اس کے اچھے نام اور اعلی صفات ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے، وہی بلند و بالا ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی اور سربراہ محمد ﷺ اس کے بندے اور چنیدہ رسول ہیں، یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد، انکی آل، اور متقی صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور برکتیں نازل فرما۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الہی اختیار کرو تو اللہ تعالی تمہارے امور سنوار دے گا، اور تمہیں حال و استقبال میں کامیاب ہونے والوں سے بنادے گا۔

اللہ کے بندو!

اللہ کی جانب متوجہ رہو، ہمیشہ صرف اسی سے دعائیں مانگو، کیونکہ اس سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں ہوا، اس سے امید رکھنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں دعا کی قبولیت کیلیے پریشان نہیں ہوتا، بلکہ میں دعا مانگنے کی توفیق ملنے کی تمنا کرتا ہوں؛ کیونکہ جب مجھے دعا کی توفیق مل گئی تو قبولیت کی ضمانت اللہ تعالی نے دی ہوئی ہے''۔

انسان کو ہر وقت نت نئی ضرورت کا سامنا ہوتا ہے بسا اوقات ایک ہی لمحے میں کئی ضروریات ہوتی ہیں، چنانچہ ہر انسان اپنے علم کے مطابق اللہ تعالی سے خیر مانگے، اسلام کی وجہ سے جن مسلمانوں پر ظلم ڈھایا جارہا ہے ان کیلیے دعائیں کرے، اور اپنے علم کے مطابق بری چیزوں سے پناہ چاہے۔

مانگنے کی سب سے بڑی چیز رضائے الہی اور جنت ہے، نیز جہنم اور جہنم کی طرف لے جانے والے اعمال سے پناہ مانگنا سب سے بڑی پناہ مانگنے کی چیزیں ہیں۔

مسلمان کو جس چیز کی بھی ضرورت ہو اللہ تعالی سے الحاح کیساتھ مانگے؛ کیونکہ اللہ تعالی غنی، کریم، حمید، اور عظیم سخی ہونے کیساتھ ساتھ قادر مطلق بھی ہے، حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: (میرے بندو! اگر ابتدا سے لیکر انتہا تک، جن ہوں یا انسان سب کے سب ایک ہی میدان میں جمع

ہو کر مجھ سے مانگنے لگیں تو میں ہر ایک کو اس کی ضرورت بھی دے دوں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے آتی ہے) مسلم نے اسے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ: (جو شخص اللہ تعالی سے نہ مانگے تو اللہ تعالی اس پر غضبناک ہوتا ہے)

مستحب ہے کہ نبی ﷺ سے منقول جامع دعائیں مانگی جائیں، جیسے کہ فرمانِ باری تعالی ہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

البقرة–201

ہمارے پروردگار ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

آپ ﷺ عام طور یہی دعا کثرت سے فرماتے تھے۔

اسی طرح حدیث نبوی میں ہے کہ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ

[یا اللہ! میں تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے قول و فعل کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے جہنم اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول و عمل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔] اور اسی طرح اللہ تعالی سے حسن خاتمہ کی دعا بھی کرے۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

الاحزاب–56

یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔

اور آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: (جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا)۔

اس لیے سید الاولین والآخرین اور امام المرسلین پر درود و سلام پڑھو۔

اللھم صلِّ علی محمد و علی آل محمد، کما صلّیت علی إبراھیم و علی آل إبراھیم، إنک حمید مجید، اللھم بارِک علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی إبراھیم و علی آل إبراھیم، إنک حمید مجید، وسلم تسلیما کثیراً

کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے راضی ہو جا، تابعین کرام اور قیامت تک انکے نقشِ قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے راضی ہو جا، یااللہ ! انکے ساتھ ساتھ اپنی رحمت و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یاارحم الراحمین !

یااللہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ نصیب فرما، یااللہ ! کفر اور کافروں کو ذلیل و رسوا فرما، اور دین کے دشمنوں کو تباہ و برباد فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! شرک اور مشرکوں کو ذلیل و رسوا فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! دین سے متصادم بدعات کو قیامت تک کیلیے ذلیل و رسوا فرما، یاذوالجلال والاکرام، یا قوی ! یامتین !

یااللہ ! تمام معاملات کا انجام ہمارے لیے بہتر فرما، اور ہمیں دنیاوی رسوائی اور اخروی عذاب سے پناہ عطا فرما۔

یااللہ ! ہمیں ہمارے نفسوں اور برے اعمال کے شر سے تحفظ عطا فرما۔

یااللہ ! ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان، شیطانی چیلوں، لشکروں اور اس کے ہمنواؤں سے محفوظ فرما، یارب العالمین !

یااللہ ! ہم تجھ سے ہر قسم کی خیر کا سوال کرتے ہیں چاہے وہ فوری ملنے والی ہے یا تاخیر سے، ہمیں اس کے بارے میں علم ہے یا نہیں، اور اسی طرح یا اللہ ! ہم ہر قسم کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں چاہے وہ فوری آنے والا ہے یا تاخیر سے، ہمیں اس کے بارے میں علم ہے یا نہیں۔

یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! ہمیں بارش عطا فرما، یااللہ ! یاارحم الراحمین ! دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں رحم کرنے والے ! تیرے ہی ہاتھ میں خیر و بھلائی ہے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، یااللہ ! ہمیں فائدہ مند بارش عطا فرما، جو نقصان کی باعث نہ ہو، یاذو الجلال والاکرام !

یااللہ ! ہماری سرحدوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! ہماری سرحدوں کی حفاظت فرما، یااللہ ! ہمارے فوجیوں کی حفاظت فرما، اور ہماری دھرتی کی حفاظت فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ہمارے ملک کی ہمہ قسم کے نقصانات اور شر سے حفاظت فرما، یارب العالمین ! یااللہ ! ہمیں ہر قسم کے شریر کے شر سے محفوظ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ! خادم حرمین شریفین کو تیری مرضی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما، یااللہ! انہیں تیری مرضی کے مطابق توفیق عطا فرما، یااللہ! ان کی تمام تر کاوشیں تیری رضا کیلیے مختص فرما، اور ان کی ہر اچھے کام پر مدد فرما، یارب العالمین! یااللہ! انہیں درست فیصلوں کی توفیق عطا فرما، یااللہ! یارب العالمین! ان کے ذریعے اپنے دین کو غالب فرما، ان کے ذریعے اعلائے کلمۃ اللہ فرما، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ یااللہ! ان کے دونوں نائبوں کو تیری مرضی اور تیری رہنمائی کے مطابق صرف وہی کام کرنے کی توفیق عطا فرما جن میں اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ ہو، یارب العالمین! بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یااللہ! تمام مسلمان فوت شدگان کی مغفرت فرما، یااللہ! تمام مسلمان فوت شدگان کی مغفرت فرما، یااللہ! ان کی قبروں کو منور فرما، ان کی نیکیوں میں اضافہ فرما، ان کے گناہوں سے درگزر فرما۔

یااللہ! ہمارے تمام امور آسان فرمادے، ہمارے سینوں کو بیماریوں سے پاک فرمادے، اور یااللہ! اپنی رحمت کے صدقے تمام مسلمان مرد وخواتین اور مومن مرد وخواتین کے معاملات سنوار دے، یاارحم الراحمین! یااللہ! ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

اللہ کے بندوں!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

النحل–91/90

اللہ تعالی تمہیں عدل واحسان اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور تمہیں فحاشی، برائی، اور سرکشی سے روکتا ہے، اللہ تعالی تمہیں وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

عظمت والے اور جلیل القدر پروردگار کو خوب یاد رکھو وہ تمہیں یاد رکھے گا، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو وہ تمہیں اور زیادہ عنایت کرے گا، اللہ تعالی کی یاد بہت بڑی عبادت، اللہ تعالی تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے۔

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم 0
مقدمہ 1
مختصر تعارف........ 2
تالیفات........ 3
(1) اعلی اخلاقی اقدار کی فضیلت اور اہمیت 4
فضیلۃ الشیخ جسٹس حسین بن عبد العزیز آل الشیخ حفظہ اللہ........ 4
(2) عذاب قبر کے اسباب اور نجات کے ذرائع 11
(3) اسراء و معراج، فضائل و اسباق 20
(4) اللہ پر توکل، باہمت بننے کا ذریعہ 30
(5) حقوق الوالدین........ 38
(6) آیت الکرسی کا مفہوم 51
(7) اعتدال اور فتوی نویسی کے ضوابط........ 60
(8) بری مجلس میں شرکت........ 70
(9) شکر! نعمتوں کو دوام بخشنے کا راز........ 76
(10) مُعَوَّذَتین ، فضائل ، مسائل اور آداب........ 87
(11) رمضان! قرآن اور خود احتسابی کا مہینہ 104
(12) نیکوں کا تحفظ اور میڈیا کے لئے ہدایات 115
(13) شرعی احکامات کی فوری تعمیل، ضرورت اور فوائد 122
(14) با اثر شخصیت کیسے بنیں؟........ 131
(15) موت کی تیاری اور حسن خاتمہ کے اسباب 142
(16) مستقبل کی منصوبہ بندی کے لئے تعلیمات اور رہنمائی 154
(17) سالِ نو اور ماہِ محرم کے لیے سنہری تعلیمات........ 165
(18) جدید دور کی فضولیات ! ہمارا کردار اور ذمہ داریاں 176
(19) فرقہ آرائی اور گروہ بندی کے نقصانات........ 185
(20) دعا کی اہمیت فوائد، آداب و شرائط........ 199

مؤلف کی مزید کتب
کا مطالعہ بھی کریں۔

مکتبہ دارالرحیل کراچی 03172134743